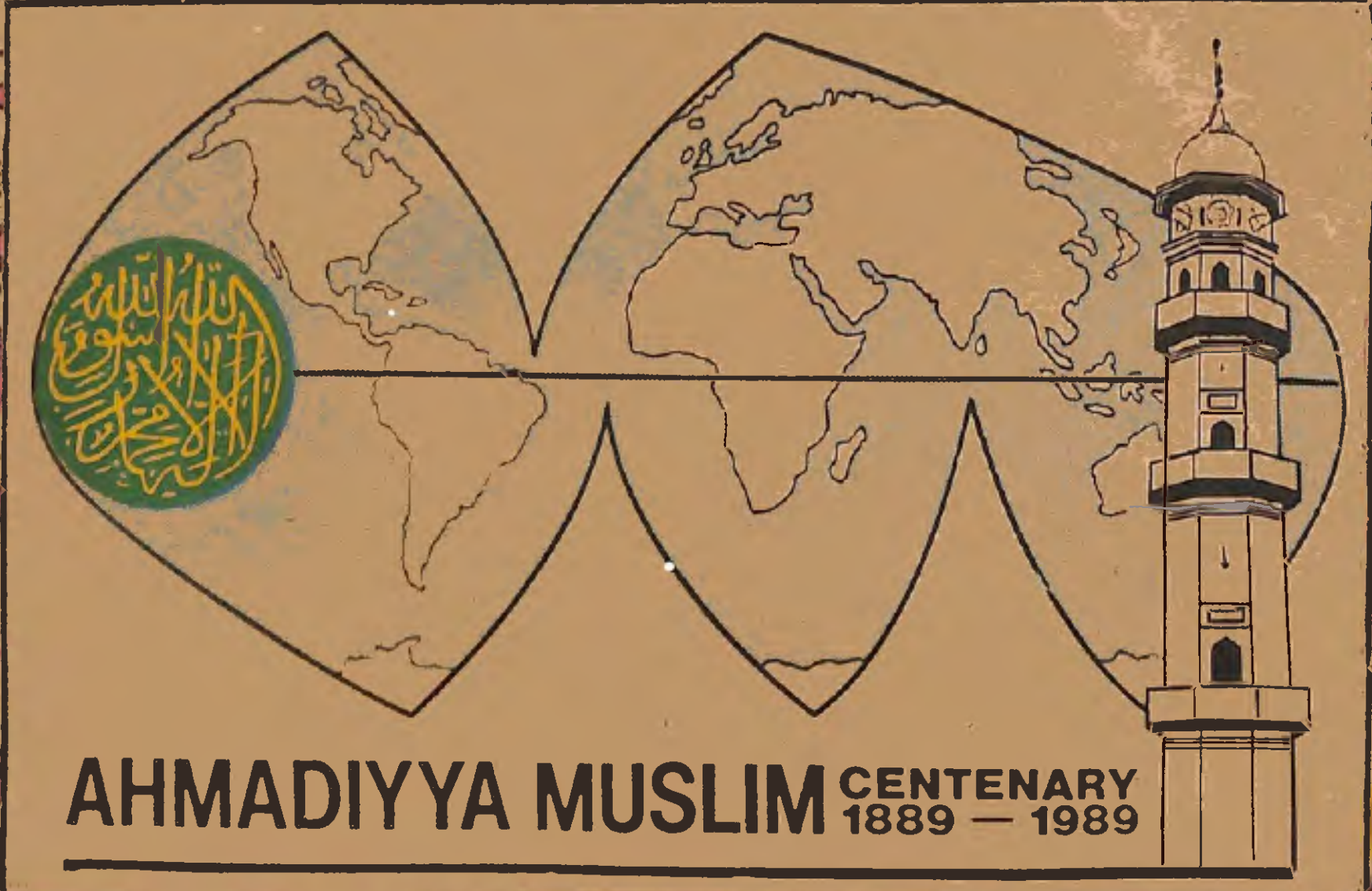


وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَنتُمْ أَذِلَّةٌ



سہ ماہیہ اہل احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا بیانیہ تعلیمی اور تربیتی ترجمان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اِدَارَتِیْهَا

جشن شکر

یار و جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا : یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بت چکا . (ردائین)

احمدیت کا کاروانِ حیات منزل بہ منزل آگے بڑھا۔
 •۔ بیس سال کے بعد ۱۹۱۴ء میں خلافتِ ثانیہ کے آغاز پر منکرینِ خلافت کے خوفناک ابتلاء نے سر نکالا بڑا سخت مقابلہ ہوا یہ فتنہ فرو ہوا۔ تو اچانک آسمانی آواز نے بتایا کہ خلافتِ ثانیہ کا معمولی مقام نہیں ہے بلکہ اس مقدس وجود میں پیشگوئی مصلح موعود اور پسر موعود پوری ہو رہی ہے جس کا تفصیلی انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا تھا اور اصولی اعتبار سے ہزاروں سال قبل بھی اسرئیلی انبیاء اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ اور صلوات میں تشہیر پاتی چلی آرہی تھی۔ گویا منکرینِ خلافت کے خوفناک ابتلاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے ظہور کو وابستہ کر رکھا تھا ہے۔ تندی بادِ مہا سے تو نہ گھبراے عقاب یہ تو آتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے۔

•۔ اس کے بیس سال بعد ۱۹۳۴ء میں اس سے بھی بڑا طوفانِ مخالفت طعنِ اطوار کی طرف سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدیدہ کا عظیم الشان نشانہ وابستہ کر رکھا تھا جس کا آغاز اسی سال ہوا۔ آج تحریکِ جدیدہ ایک ایسا ثمر آور درخت ثابت ہوئے ہے کہ زمین کے کناروں تک اس کی شاخیں پہنچ گئی ہیں۔ یہ ان مجاہدینِ تحریکِ جدیدہ کا ثمر ہے جو ہزاروں ہزار کی تعداد میں اس مقدس تحریک میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

کارواں در کارواں در کارواں

•۔ اس کے بیس سال بعد ۱۹۵۴ء میں اس سے بھی زیادہ خوفناک مخالفت کا شور پاکستان میں برپا ہوا۔ اخبارات میں آ رہا تھا کہ یہ مخالفت اس قدر شدید ہے کہ شاید ایک دو ہفتہ میں پاکستان میں کوئی ایک احمدی زیارت کے لئے جس دکھائی نہ دے گا۔ اچانک مارشل لا لگا (باقی صفحہ پر)

الحمد لله بدر کا جشن شکر نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ شدید ترین مخالفتوں اور تلامخ خیز مزاحمتوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی جماعتِ احمدیہ مسد سالہ جشن شکر منا رہی ہے۔ آج خوشی اور مسرت سے لبریز ہو کر ہر احمدی کی روح انتہائی مجز و انکساری کے ساتھ آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز بننے کے لئے

جانے دئے دئے ہوئے آئے کے لئے

حقے تو یہ بتے کہ حقے ادا نہ ہوا۔

•۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو وہ مبارک دن طلوع ہوا جس میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں پہلی بیعت لیکر باذنِ الہی سلا علیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ ۱۸۹۳ء میں "جنگِ مقدس" ہوئی جس سے بوکھلا کر پادری عماد الدین نے ٹوزین الاقوال تصنیف کے ذریعہ اسلام پر خطرناک صدکیا اور خرہ لگایا تھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے علماء عیسائی ہو چکے ہیں۔ حضور اقدس نے اس کا جواب عربی نظم و نثر میں نورا لحق حصہ اول کی صورت میں دس ہزار روپے انعامی چیلنج کے ساتھ دیا۔ پادری عبداللہ آتم کا معاملہ بھی چل رہا تھا گویا ۱۸۹۴ء میں پادریوں اور غیر احمدی علماء کی طرف سے احمدیت کی مخالفت نکتہ تعدج تک پہنچ گئی تھی اس ابتلاء عظیم کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے آسمان پر چاند اور سورج گرہن کا نہایت چمکدار نشان دکھایا جسے حضور نے حلیفہ بیان کے ساتھ پیش کیا کہ "جھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔ اور اس وقت ظاہر کیا ہے جب مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب بلکہ کافر رکھا تھا..... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا" (تحفہ گورنریہ ص ۳۳)

احبابِ احمدیہ

قادیانیہ امانیہ (مارچ) سیدنا حضرت ادریس الیومین خلیفۃ المسیح الرابعی علیہ السلام نے بفرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع منظر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ احبابِ کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سستی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درو دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

•۔ بلاغی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر علیہ دامت برکاتہم و آلہم و سلم احمدیہ قادیانیہ مع محترم سید بیگم صاحبہ امدد دیشانیہ کرم و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے رہیں۔

ہفت روزہ بدر قادیان

صد سالہ جشن شکر نمبر

بابت

۱۳ شعبان ۱۴۰۹ ہجری

مطابق

۱۶/۲۳ امان ۱۳۶۸ ہش

۱۶/۲۳ مارچ ۱۹۸۹ عیسوی

جلد ۳۸

شرح چندہ

سالانہ ۶۰ روپے

ششماہی ۳۰ روپے

ملک غیر زیر بحر ہری ڈاک ۵۰ روپے

فی پرچہ ۱۰ روپے

خاص نمبر ۲۰ روپے

شمارہ ۱۱

جماعت احمدیہ عالمگیر کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر

اقوام عالم ہیں امن و اتحاد پیدا کرنے کیلئے

سیدنا حضرت علیؑ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 خیر و نفعی علی رسول اکرم
 خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جو انسان

مگر حضرت خضرؑ میں مشرقی پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں آج سے ایک سو سال پہلے ایک عجیب سا بڑا گزرا جسے آئندہ بنی نوع انسان کے لئے ایک عظیم عہد آفرین واقعہ بننا تھا۔ وہاں ایک ایسا مذہبی راہنما مبعوث ہوا جس نے خدا کے اذن سے دورِ آخر میں ظاہر ہونے والے آسمانی مصلح ہونے کا دعویٰ کیا۔ یوں تو دنیا میں ایسے سینکڑوں دعویدار پیدا ہوئے اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ لیکن اس کے دعویٰ میں ایک ایسی بات تھی جو سب سے الگ اور سب سے عجیب تھی۔ اُس نے ایک ایسا دعویٰ کیا جس نے ایک نئے انداز میں اقوامِ عالم کے اتحاد کی بنا ڈالی اور توحیدِ باری تعالیٰ کی ایک ایسی تفسیر کی جس نے دورِ آخر میں ظاہر ہونے والے متفرق مصلحین کے پرانے تصور کو وحدت کا جامہ پہنایا۔

وہ انقلاب آفرین اعلان کیا تھا جس نے اس دور کی مذہبی دنیا میں ایک ہیجان برپا کر دیا اور جس کا ارتعاش زمین کے کناروں تک محسوس کیا گیا۔ یہ وہ دور تھا جسے ہم بالعموم دورِ انتظار کہہ سکتے ہیں۔ تمام دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے پیروکار کیا یہودی اور کیا عیسائی، کیا مسلمان اور کیا ہندو، کیا بدھ اور کیا زرتشتی اور کیا کنفیوشس کے ماننے والے۔ سبھی اپنے اپنے مذہب کی راہ پر آخری زمانہ کے موعود مصلح کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ یہود کو بھی ایک مسیح کی انتظار تھی جس نے دورِ آخر میں ظاہر ہونا تھا۔ اور عیسائیوں کو بھی ایک مسیح کی آمد کا انتظار تھا۔ مسلمان بھی ایک موعود مسیح کا آمد کے منتظر تھے اور ایک مہدیؑ مہرود کی راہ دیکھ رہے تھے۔ ہندو کرشن کی آمد ثانی کے منتظر اور بدھ مت کے ماننے والے بدھا کے نئے روپ میں ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر مذہب میں ایسی قطعی اور واضح پیشگوئیاں موجود تھیں کہ آخری زمانے میں سچائی کے عالمگیر غائب کی خاطر اللہ تعالیٰ

کسی مصلح کو ضرور بھیجے گا۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ ہر مذہب اس ظاہر ہونے والے مصلح کو الگ الگ ناموں سے یاد کر رہا تھا۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے یہ راز سمجھایا کہ مختلف مذاہب میں جو مختلف ناموں سے آخری موعودِ عالم کی پیشگوئیاں ملتی ہیں اگرچہ وہ سب بنیادی طور پر درست ہیں لیکن یہ درست نہیں کہ خدائے واحد و یگانہ نے ہر مذہب میں الگ الگ مصلح بھیجا تھا بلکہ مراد یہ تھی کہ ایک ہی مذہب میں جسے خدا تعالیٰ اپنے جلوہ توحید کے لئے اختیار فرماتا، ایک ایسے موعودِ عالم کو مبعوث فرمانا تھا جو تمام مذاہب کے موعودِ مصلحین کی بھی نمائندگی کرتا۔ تاہنی آدم کو ایک عالمی وحدت کی لڑی میں پر دکر توحیدِ خالق کا ایک روح پرور نظارہ توحیدِ خلق کے آئینہ میں دکھایا جاوے۔

آپ نے اذنِ الہی کے تابع یہ اعلان کیا کہ وہ مذہبِ اسلام ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی توحید کے عالمگیر جلوہ کے لئے اختیار فرمایا ہے اور محمد بن عربی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آخری صاحبِ قانون رسول ہیں جو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور جن کی غلامی میں وہ مصلحِ عالم پیدا ہونا تھا جس کا مختلف ناموں کے ساتھ مختلف لبادوں میں مختلف مذاہب میں ذکر ملتا ہے۔

بہت عجیب یہ دعویٰ تھا اور وہ یکا دو تنہا آواز جو ہندوستان کی ایک چھوٹی سی گنام بستی سے بلند ہوئی تھی لظاہر کوئی ایسی اہمیت نہ رکھتی تھی کہ قابلِ توجہ اور قابلِ پذیرائی سمجھی جاتی۔ لیکن تعجب ہے کہ دنیا نے اس آواز کی طرف بڑی سنجیدگی سے توجہ کی۔ اور جہاں آپ کی تائید میں دنیا کے مختلف ممالک سے بعض آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں وہاں مخالفت کا بھی ایک ایسا شور برپا ہوا کہ جس کی نظیر انسانی تاریخ میں شاذ شاذ ملتی ہے اور ایسے تاریخ ساز ادوار کی یاد دلاتی ہے جب خدائے الٰہی نے اپنی نمائندگی میں اپنے بعض کمزور بندوں کو پیغامِ حق کے لئے کھڑا کرنا ہے اور باوجود اس کے کہ تمام دنیوی طاقتیں ان کی مخالفت ہو جاتی ہیں پھر بھی وہ ان کی پشت پناہی کرتا۔ ہر لحاظ ان کی حفاظت کے سامان فرماتا۔ اور قدمِ بقدم ان کی کمزوری کو طاقت میں تبدیل فرماتا چلا جاتا ہے۔ پس یہی معاملہ اس دعویٰ اور اس کی جماعت کے ساتھ کیا گیا۔

دنیا نے آپ کی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا۔ آپ کے خلاف کفر و الحاد کے فتاویٰ صادر کئے گئے۔ چھوڑے مقدموں میں موت کیا گیا۔ قتل کے منصوبے باندھے گئے۔ آپ کے تبعیین کو ہر لحاظ سے ستایا گیا۔ ان کی مذہبی آزادی کو پائمال کیا گیا اور بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ ان کے نفوس و اموال کو مباح قرار دے کر ان کو واجب القتل ٹھہرایا گیا۔ طالبانہ طور پر وہ شہید کئے گئے۔ اذیت ناک جسمانی سزائیں دی گئیں۔ دکانیں لوٹی گئیں۔ تجارتیں برباد کر دی گئیں اور گھر جلا دیئے گئے۔ سزاؤں کے

بارہا ساجد بھی منہدم کر دی گئیں۔ غرضیکہ مخالفت کا ہر وہ ذریعہ اختیار کیا گیا جس کا مقصد آپ کے پیغام اور آپ کی جماعت کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا تھا۔ لیکن دشمنی اور عناد کا یہ طوفان اس آواز کو دبانہ سکا اور مخالفت کی ہر لہر سے جماعت احمدیہ پہلے سے قوی تر اور بلند تر ہو کر ابھری۔

پس جماعت کے قیام سے لے کر ایک سو سال تک بلاشبہ اس نجیب اور کمزور جماعت کو قادر و توانا خدا کی تائید اور پشت پناہی حاصل تھی۔ اور ہر لمحہ اس کا دستِ قدرت اس کی حفاظت فرما رہا تھا۔

اس بے شمار فضلوں اور بہیم نوازشات پر اپنے محسن خدا کا ذکر بلند کرنے اور اظہارِ تشکر کی خاطر جماعت احمدیہ ۱۹۸۹ء کا سال عرسِ جشنِ تشکر کے طور پر منا رہی ہے۔

اس مبارک موقعہ پر بڑے بڑے خلوص اور بجز کے ساتھ ہی اپنے تمام انسان بھائیوں کو جماعت احمدیہ مسئلہ میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں اور عالم الغیب والشہادۃ خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک سچی اور مخلص جماعت ہے جو اسلام کو دینِ حق تسلیم کرتی ہے اور ایمان رکھتی ہے کہ آج بھی نوعِ انسان کی نجات اسلام ہی کے واسطے ہے۔ اسلام تمام بنی آدم کو وحدت اور امن کا پیغام دیتا ہے اور اپنی اشاعت کے لئے کسی قسم کے جبر و تشدد کے ذرائع کو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور انسانی آزادیِ ضمیر کا علمبردار ہے۔ اسلام انسان کو ہوائے نفس کی غلامی سے نجات بخشتا ہے اور ایک سادہ مگر انتہائی ترقی یافتہ نظام عطا کرتا ہے جو اس کے تمام اقتصادیں ترقی اور معاشرتی مسائل کا مؤثر حل اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسلام ایک ایسا سیاسی نظریہ دنیا کو عطا کرتا ہے جس میں تھوٹ اور فریب دہی کی کوئی گنجائش نہیں اور ایسے کامل عدل کی تعلیم دیتا ہے جو انفرادی، قومی اور گروہی مصالحت سے بالاتر ہے۔ اور دوست دشمنی کے حقوق کو مساوی میزان سے تولتا ہے۔

جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے کہ یہی دین ہے جو صلاحیت رکھتا ہے کہ آج تمام اقوامِ عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کرے اور توحید کی لڑی میں پرو دے۔ پس میں اس اہم اور مبارک موقعہ پر بحیثیت امام جماعت احمدیہ مسئلہ عالمگیر روئے زمین پر بسنے والے اپنے تمام انسان بھائیوں کو اسی دینِ امن اور دینِ توحید کی طرف دل کی گہرائی اور پرخلوں جذبہ اخوت کے ساتھ بلاتا ہوں۔ ہر چند کہ احمدیت بادی النظر میں ابھی ایک ایسی قوت کے طور پر نہیں ابھری جو ایک عالمی انقلاب برپا کرنے کی قدرت رکھتی ہو لیکن ہر صاحب بصیرت یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ گزشتہ ایک سو سال میں شدید مخالفتوں کے باوجود اس جماعت کا حیرت انگیز عالمی ترقی کوئی ایسا معمولی واقعہ نہیں جسے نظر انداز کیا جاسکے۔

اس عرصہ میں جماعت احمدیہ خداتعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں قائم اور مستحکم ہو چکی ہے اور اس کی ترقی کی رفتار خطہ خطہ

پیش کش: عبدالرحیم و عبد الرؤف ملک، چیمپد ساری مارٹ، صالح پور گلگ (اٹلیہ)

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بقیہ صفحہ ۱ ادارہ "جنت شکر"

اور بلوائی خود ہزاروں کی تعداد میں فوج کی گولیوں سے ہلاک ہو گئے۔ اس کے ساتھ وقف جدید کی عالمگیر تحریک کو خدا تعالیٰ نے ایک چمکدار نشان کے طور پر وابستہ کر رکھا تھا۔ اس شدید مخالفت کو پیچھے دھکیلتے ہوئے جماعت احمدیہ پھر آسمانِ رُوحانیت پر محورِ برداز ہو گئی۔

کھکشاں در کھکشاں در کھکشاں

اس کے میں سال بعد ۱۹۷۲ء میں اس سے بھی بڑا طوفان مخالفت اٹھ کھڑا ہوا۔ جماعت احمدیہ کا جانی و مالی نقصان بھی اور "غیر مسلم" بھی پاکستانی آئین میں قرار دیا گیا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بڑا چمکدار نشان دکھایا کہ حکومت کے سربراہ جو احمدیت کا توے سالہ مسئلہ حل کرنے کا نعرہ لگا رہے تھے وہ خود پھانسی کے پھندے کا شکار ہو گئے اور جن مذاؤں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ یہ کارنامہ سر انجام دیدیں گے تو وہ اپنی ڈاڑھیوں سے ان کے بوٹ پالش کریں گے وہی ان کی ہلاکت کا باعث بن گئے۔ اس ابتلاءِ عظیم کے ساتھ یہ چمکتا ہوا نشان وابستہ تھا۔

نغمہ شبیوں کے ساتھ غم بھی ملے ہی تو کیا ہوا
شبم کے اشک بھی تو ہیں کلی کا ہستی کیساتھ

شدید ترین مخالفت کے یہ پانچ دور جماعت احمدیہ پر آئے اور ہر دور کے ساتھ ایک چمکتا ہوا نشان اللہ تعالیٰ نے دکھایا۔ حضرت سراج موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشان کی بنا پر۔ یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے مجھانے کے دن

اس کے دس سال بعد ۱۹۸۲ء میں ایک انتہائی مخالفت کا دور آیا جبکہ جماعت احمدیہ کے تمام انسانی حقوق بھی چھین لئے گئے۔ اور انتہاء یہ ہوئی کہ جو کلمہ طیبہ اسلام کی بنیاد ہے اور جسے پڑھ کر خود منیاء الحق صاحب مسلمان کہلاتے تھے، اسی کے مٹانے کے احکام جاری کر دیئے۔ اور ارکان اسلام اذان و غیرہ پابندی لگا دی۔ گویا ان مخالفین احمدیت نے بزبان حال یہ اقرار کر لیا کہ جب تک اسلامی ارکان کو ملیا میٹ نہ کیا جائے، احمدیت کی مخالفت کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

امروز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مبالغہ کا چمکتا ہوا نشان دکھایا۔ یہاں تک کہ حدیث نبویؐ کے مطابق کلمہ طیبہ کے دشمن عظیم کا ذرہ ذرہ اس طور پر بکھیر دیا کہ اس کی لاش کو زمین نے بھی قبول نہ کیا۔ دوسری جانب مختلف ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگے۔ اور آج چمنستان احمدیت میں ہزاروں ہزاروں کی تعداد میں نئے نئے گل کھل رہے ہیں۔

گلستاں در گلستاں در گلستاں

آج جماعت احمدیہ ہبہا ہبہا کے پل صراط کے ذریعہ احمدیت کی پہلی صدی کا اختتام اور دوسری صدی کا آغاز کر رہی ہے۔ اس نہایت مبارک و مسعود موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ

کی خدمتِ اقدس میں والہانہ اطاعت کے عہد کی تجدید کرتے ہوئے ہم قلبی بشاشت سے سرشار ہو کر کہ

ہمیں یہ مہلت بکریاں

پیش کر رہے ہیں اور طالبِ دعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس آئندہ بھی ہمیں اور ہماری نسلوں کو بہت بڑھ کر خدمتِ مسلمانوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

ادارہ تبی، اس نہایت مبارک موقع پر جلد ناریں کی خدمت میں بھی قلبی مسرت سے ہدیہ تبریک پیش کر رہے اور دعا گو ہے کہ

"یہ روز کہ مبارک سبھی ان میں برافز" (سیدنا عبدالحق فضل)

تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس جماعت کے حق میں وہ سب کچھ رو نما ہو رہا ہے، جس کا ایک سو سال پہلے انسانی تخینوں کے لحاظ سے کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پس یقیناً وہ خدا کی ہی آواز تھی جس نے اس جماعت کے مستقبل کے بارہ میں باقی سلسلہ احمدیہ کو ان الفاظ میں خبر دی :-

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذریر آیا۔ پر دنیا سے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور اور جسوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

انہی الہی اشارات سے روشنی اور قوت پا کر باقی سلسلہ احمدیہ نے بنی نوع انسان کو یہ عظیم خبر دی کہ :-

"قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں"

کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بولی رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔

میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جو ش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مُشت خاک کو کھٹرا کر دیا ہے۔

ہر ایک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں، عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔"

(ازالہ ادہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

سعدِ نعت ہے وہ انسان جو آسمانی آواز پر

کان دھرے اور خدا کے قائم کر وہ امام کی دعوت پر

لیگ کہنے کی سعادت پائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

منتخب آیات قرآن مجید کا ترجمہ

ترجمہ از تفسیر صغیر حضرت مصلح سوسہ و رضی اللہ عنہما

۱ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ
الدِّينِ هُوَ الْيَقِينُ وَإِلَيْكَ نُشِيرُ الْأَشْيَاءَ هُوَ
الْمُتَعَلِّمُ الْمُسْتَقِيمُ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمُضْطَرِّبِ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ وَلَا الضَّالِّينَ (سورۃ فاتحہ)

۲ صفات الہی

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْتِمِنُ الْمُحِيطُ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوبُ لَهُ
الْإِسْتِغَاثَةُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سورۃ حشر ۲)

۳ آیت الکرسی

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا
نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ
عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (سورۃ بقرہ ۲۵۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (احزاب ۵۶)

۴

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رِحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِزْقًا
مِنْهُ وَانَابُوا إِلَيْهِمْ فِي رُجُوعِهِمْ مِنْ أَسْفَلِ السَّمَاءِ وَاللَّهُ
مُتَعَلِّمٌ لِمَا يَشَاءُ لِيَخْرِجَ مِنْهُ أَحْسَنَ نَسَبٍ مِمَّنْ سَبَّ
أَخْرَجَ شَطْرَهُ فَأَرْبُوعًا بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ طِينٍ
يَعِيبُ الْوَرْدِ لِيَفِيضَ بِهِمُ الْكُفَّارُ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

۴

(میں) اللہ کا نام لے کر جو نے حد تک کرنے والا (اور) بار بار
رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں) ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی
مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا رب (ہے) بلکہ حد تک
کرنے والا بار بار رحم کرنے والا (اور) جزا سزا کے وقت کا
مالک ہے۔ (اسے خدا یا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں
کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے (نہ پر نہ تو بدیہی تیرا)
غضب نازل ہوا ہے اور نہ وہ (بعد میں گراہ) ہو گئے ہیں۔

۵

(حق یہ ہے کہ) اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور بادشاہ ہے
(خدا) پاک ہے (اور) دوسروں کو پاک کرتا ہے (خدا) ہر عیب سے سلامت
ہے (اور) دوسروں کو سلامت رکھتا ہے (سب کو امن دینے والا ہے) اور
رب کا نیک نام ہے (عالمیت اور سب کو جوئے دلاں کو جوڑتا ہے) بڑی
شان والا ہے (جس چیزوں کو یہ لوگ: اس کا شریک قرار دیتے ہیں ان سے
اللہ پاک ہے (حق یہی ہے کہ) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا
سوجد بھی ہے (اللہ ہر چیز کو اس کی مناسب حال صورت دینے والا ہے
اس کی بہت سی اچھی صفات ہیں) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے
اس کی تسبیح کر رہا ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

۶

اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا پرستش کا (اور) کوئی مستحق
نہیں (کامل حیات والا) (اپنی ذات میں) قائم (اور) سب کو قائم رکھنے والا نہ
اسے اور نگہ آتی ہے اور نہ فیروز کا وہ محتاج ہے (جو کچھ آسمانوں میں ہے
اور جو کچھ زمین میں ہے) (سب) اس کا ہے (کون ہے جو اس کی اجازت
کے بغیر اس کے حضور میں سفارش کرے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو
کچھ ان کے پیچھے ہے) وہ (سب ہی کچھ) جانتا ہے اور وہ اس کی مرضی
کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو (بھی) پانہیں کہتے اس کا علم
آسمانوں پر (بھی) اور زمین پر (بھی) حاوی ہے اور ان کی حفاظت
اسے تمکاتی نہیں اور وہ بڑھ شان رکھتا (اور) عظمت والا ہے

۷

اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً)
اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں (اے مسلمانو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے
اور ان کے لئے دعائیں کر رہے رہا کرو) خوب جوش و خروش سے

۸

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف
بڑا جوش رکھتے ہیں، لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاحظت
کرنے والے ہیں (جس کو انہیں دیکھ کر انہیں شکر سے پاک اور
اللہ کا مطیع پائے گا وہ اللہ کے فضل اور رضا کی سببوں میں رہتے ہیں
ان کی شناخت ان کے پیروں پر سجدوں کے نشانات کے ذریعہ ہوگی)

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَعْبُرُوا عَظِيمًا
(سورۃ فتح - ع)

۴

وَمَا كَانَتْ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ فَلاَ يَكُنْ رَّسُولَ اللَّهِ فَخَاتَمَ
النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (احزاب ع)

۵

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ
يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب ع)

سید

۶

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (سورۃ مادہ ع)

۴ اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قُلْ أَطِيعُوا
اللَّهَ وَاتَّبِعُوا رَسُولَهُ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُكْفِرِينَ (سورۃ آل عمران ع)

قرآن مجید

۱۰

قُلْ لَّيْسَ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِشَيْءٍ
هَذَا الْقُرْآنِ لَآ يَأْتُونَ بِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَتْ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَاهِرِينَ (سورۃ بنی اسرائیل ع)

۱۱

إِذَا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَرَأَيْتُمُ
الشَّيْءَ لَدَيْنا لَيْسَ حَكِيمٌ (نحرف ع)

(نحرف ع)

۱۲ ہر قوم میں رسول بھیجتے ہیں

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَىٰ
اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّقْنَا لِنَيْبِهِ الصَّالِقِينَ
فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكْفِرِينَ (سورۃ نمل ع)

(سورۃ نمل ع)

ہے یہ انکی تورات میں بیان ہوئی ہے اور انجیل میں انکی حالت
یوں بیان ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح (سوں گے) جس نے اپنے ترائی روٹی کی
نکالی پھر اس کو آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے مضبوط کیا اور
وہ روٹی کی اور مضبوط ہوئی پھر اپنی جھمیر پر مضبوطی سے قائم ہوئی
یہاں تک کہ زمین راز کو پسند آنے لگی اس کا نتیجہ یہ نکلتے گا
کہ کفار ان کو دیکھ دیکھ کر جھمیر گے اللہ نے سونوں اور ایمان کے
مظاہر علی کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور
بڑا اجر دے گا۔

۶

نہ ختم میں سے کسی مرد کے باپ نھے نہ ہیں نہ ہوں گے لیکن
اللہ کے رسول ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر (نبیوں کی مہربان اور اللہ
ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

۷

تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اللہ اور اخروی دن سے لینے کی
امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول میں ایک
اعلیٰ نمونہ ہے جسکی انہیں پیروی کرنی چاہیے۔

۸

اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو کلام بھی تجھ پر اتارا گیا ہے اسے
(لوگوں تک) پہنچا اور اگر تو نے دیکھا کہ تو لوگوں کو اس کا پیغام (بالکل)
نہیں پہنچا اور اللہ تجھے لوگوں کے حلوں سے محفوظ رکھے گا اللہ
کا فر لوگوں کو ہرگز دکھائی جائے گا۔

۹

تو کہہ کہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری آیت کرو (اس
صورت میں) وہ (جی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور نہیں بخش دے گا۔
اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار تم کو دہرا ہے۔ تو کہہ کہ تم اللہ اور
اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ (اس پر) اگر وہ منہ پھیرے تو یاد رکھو کہ اللہ کا فر
سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

۱۰

تو انہیں کہہ کہ اگر تم انسان (یعنی) اور جن (یعنی) اس قرآن کی نظر لانے
کے لئے جمع ہو جاؤ تو پھر بھی وہ اس کی نظر نہیں لاسکتے گے نہ وہ ایک
دوسرے کے مددگار رہیں نہ ان جاسیں۔

۱۱

ہم نے اس کتاب کو قرآن بنا دیا ہے۔ (اور قرآن بھی ایسا جو عربی ہے تاکہ
تم سمجھو اور وہ (یعنی) قرآن) ام الکتاب میں ہے اور ہمارے نزدیک بڑی
شان والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

۱۲

اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول (یہ حکم دے کر)
بھیجا ہے کہ (اے لوگو!) تم اللہ کی عبادت کرو اور ہم سے بڑھ کر
والے سے کہو کہ تمہارے جو اس پران میں سے بنتی (تو) ایسے
لا چھ شایستہ ہوئے، اگر انہیں اللہ نے ہدایت دی نہ
اور یعنی ایسے کہ ان پر ہدایت واجب ہوئی (پس) تم (تو) ہم
کہ، میں پھر و اور دیکھو کہ (انہیں) ہم نے والوں کا ایم
کیا بڑھا تھا۔

فصل اور نیکوئی

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُغْفِرُ الصَّدَقَاتُ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ مَكْرًا
كَفَّالِرَابِئْتِهِمُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا
صَلَاةَ الصَّلَاةِ وَآتَوْا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا تَخَافُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخَافُونَ ۝

سورۃ بقرہ ع ۳۸

روزہ کی فرضیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(سورۃ بقرہ ع ۱۸۳)

حج بیت اللہ کی فرضیت

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مِّمَّا رُبِّهِمْ ۖ وَفِي ذَٰلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ وَاللَّهُ عَلَى النَّاسِ حَكِيمٌ
غَلِيظٌ ۝ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

(سورۃ آل عمران ع ۹۷)

اسلامی معاشرت

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۚ وَأَنَّكَ
لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْفَىٰ ۝

(سورۃ طہ ع ۱۳۱)

اخلاقی بندی

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ۖ ذِئَابَةِ
الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يُعِظُكُم لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(سورۃ نحل ع ۱۳۳)

شخصی حسن سلوک

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ إِذْ نَفَعُ بَابِي
رَبِّي أَحْسَنَ فَأَيُّ الْوَالِدِئِ يَنْبَغُكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ
كَانَتْهُ وَبِئْسَ عِمِيدُهُ ۝ وَمَا يَأْتِيهَا إِلَّا الَّذِينَ
صَبَرُوا ۚ وَمَا يَأْتِيهَا إِلَّا الَّذِينَ عَمِلُوا الصَّالِحِينَ ۝

(سورۃ طہ ع ۱۵)

(۱۳)

اللہ سو د کو مٹا دے گا اور صدقات کو بڑھائے گا اور اللہ
پر بڑے کا فر اور بڑے گنہگار کو پند نہیں کرتا جو لوگ
ایمان لاتے ہیں اور نیک اور مناسبت حال عمل کرتے ہیں
اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لئے ان
کے رب کے پاس یقیناً انکا اجر محفوظ ہے اور انہیں نہ
دور کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۱۴)

اسے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا
(اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے
پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

(۱۵)

اس میں کئی روشن نشانات ہیں وہ برابر ہم کی قبائلیہ ہے اور جو
اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے۔ اور اللہ نے لوگوں پر فرض
کیا ہے کہ وہ اس گھر کا راج کریں (یعنی جو ابھی اس تک جانے کو
توفیق پائے اور جو انکار کرے تو وہ یاد رکھے اللہ تمام جہانوں
سے بے پروا ہے۔

(۱۶)

یقیناً اس (جنت) میں تیرے لئے یہ (مقدر) ہے کہ تو
بھوکا نہ رہے (اور نہ تیرے ساتھی) اور تو نہنگا نہ رہے۔
اور نہ تو پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے۔

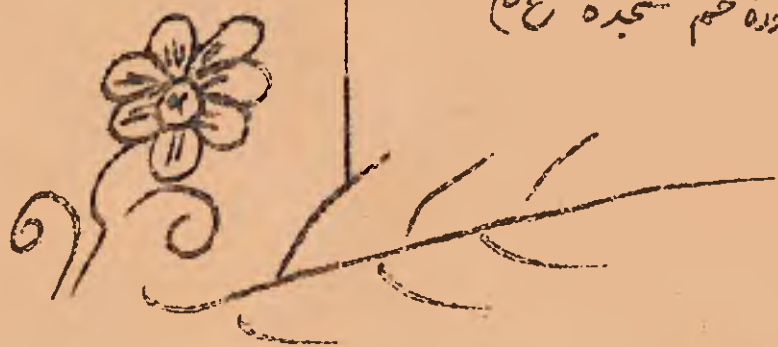
(۱۷)

اللہ یقیناً عدل سے کا اور احسان سے کا اور غیر دشمنہ داروں کو بھلا
قرابت والے (شخص) کی طرح (جاننے اور اسی طرح مدد دینے
کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں
اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے
تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

(۱۸)

اور نیکی اور بری برابر نہیں ہو سکتی اور تو بڑی کا جواب نہایت
نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ شخص کہ
اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے
من سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا
اور ربا و جہد ظالموں کے سینے کے (اسے قسم کے سلوک)
کے تو فیقے صرف انہی کو ملنے سے جو بڑے سے
کرنے والے ہیں اور یا پھر ان کے ملنے سے جو
کو دھرا کے طرف سے نیکوں کا ایک بہت
بڑا حصہ ملا ہو۔

(سلسلہ آگے) ←



مالی قربانیوں کے نتائج

(۱۹)

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ صَيِّبَةٍ
 آتَتْهُ تَبَعٌ سَائِلٌ فِي رَيْلٍ سُنْبُلَةٍ مِائَةِ صَاعٍ وَاللَّهُ
 يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ لَا يُتْبِعُهُمْ
 الْفَقْرُ مَا أَزَى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا
 خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
 (سورہ بقرہ ۲۶)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس نفل کی
 حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیاں اگائے اور ہر بالی
 میں سو دانہ ہو اور اللہ جن کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا کر دیکھ کر
 دیتا ہے (اور اللہ وسعت دینے والا اور) بہت جانتے والا ہے۔

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے
 بعد نہ کسی رنگ میں احسان جاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے
 ہیں ان کے رب کے پاس ان کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے اور نہ تو
 انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

کامل تہمتی

(۲۰)

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
 وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْحَمَلَ كَةِ وَالْكَفِّ
 وَالنَّيِّتِ وَأَمَّا الْبَالِ عَلَى حَبِّهِ ذُوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَ
 السَّلَامَتِ وَأَمَّا السَّبِيلِ وَالشَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ
 الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُسْتَضِئِينَ بِحَبِّهِ إِذَا ضَلُّوا
 وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ
 الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝
 (سورہ بقرہ ۱۷۷)

تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف تہمت پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے
 لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ اور آخرت (ملائکہ والی) کتاب
 اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور اس (اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ
 داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کو اور سوا بیوں کو نیز غلاموں
 (کی آزادی) کے لئے اپنا مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو دیا
 اور اپنے عہد کو جب بھی (کوئی) عہد کر لیں پورا کرنے والے اور
 (خاص کر) تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام
 لینے والے کامل نیک ہیں یہی لوگ ہیں جو اپنے قول کے
 سچے نکلے اور یہی لوگ کامل تہمتی ہیں۔

دفاعی جنگ کا مقصد

(۲۱)

أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
 بِظُرُوفِهِمْ لَقَدْ بَدَأَ
 الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا
 رَبَّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
 لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْجِبَالُ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
 فِيهَا اسْمَ اللَّهِ كَثِيرًا قَدْ نُفِصَتِ اللَّهُ مِنْهُ يَتُورُونَ
 إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝
 (سورہ حج ۴۱)

دو لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی (جنگ
 کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ
 ان کی مدد پر قادر ہے۔
 (یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے آقا
 کہنے پر کہ اللہ مجھ سے ہے بغیر کسی ناجائز وجہ کے نکالا گیا اور
 اگر اللہ ان (یعنی قتال) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (مشارت
 سے) باز نہ رکھتا تو گھر سے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور سب سے
 جن میں اللہ کا کثرت جسے نام لیا جاتا ہے ہر باد کر دیسے جاتے
 اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا۔ جو اس (سے دین) کی مدد کرے گا
 اللہ یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔

اللہ تم کو ان لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کا معاملہ کرنے
 سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑتے
 اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ انصاف
 کرنے والا ہے پسند کرتا ہے۔

مشاوری

(۲۲)

لَيْسَ بِأَنَّ سَمِعْنَا مَنَّا رِيًّا بِنَاوِي لِلْإِيمَانِ أَنْ أَتَيْنَا
 بِرَبِّكُمْ فَأَمَّا رَبُّنَا فَغَفُورٌ ذُو فَضْلٍ وَكَفُورٌ
 سَيِّئَاتِنَا وَتَرَفْنَا مِنَ الْإِيمَانِ ۝
 (سورہ آل عمران ۱۶۰)

اسے چار سے روپہ ایم سے یقیناً ایک ایسے پکارنے والے
 کی آواز جو ایمان (ذہنی) کے لئے بلاتا ہے (اور کہتا ہے) کہ
 اپنے رب، پر ایمان لاؤ۔ (یہ ہے پس ہم ایمان سے آئے
 اس لئے اسے چار سے رب تو ہمارے سے نفور معاف کر اور
 ہماری بدیاں ہم سے ہٹا دے اور ہمیں سے نیکیوں کے ساتھ دعا کرے
 وفاق سے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جو اسم ذات ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص زندگی میں ان کو مد نظر رکھے گا اور ان کے منظر ہفتے کی کوشش کرے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح شمار کئے۔ اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بن مانگے دینے والا۔ بار بار رحم کرنے والا۔ بادشاہ ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزه تمام آفات سے بچانے والا۔ امن دینے والا۔ نگہبان غالب نقصان کی تلافی کرنے والا۔ کبریائی والا۔ پیدا کرنے والا نیست سے ہست کرنے والا۔ ہست کرنے والا۔ مالا کرنے والا۔ صورت گری کرنے والا۔ ڈھانپنے والا اور پردہ پوشی کرنے والا۔ ممکن غلبہ رکھنے والا۔ بے دریغ عطا کرنے والا۔ روزی رسال مشکک شامب کچھ جاننے والا۔ روک لینے والا۔ کشادگی پیدا کرنے والا۔ عزت دینے والا۔ ذلت دینے والا۔ سنبھالنے والا۔ دیکھنے والا۔ قہیصلہ کرنے والا۔ عدل کرنے والا۔ باریک بینی۔ باخبر۔ علم والا۔ عظمت والا۔ خطا و پوش۔ قدر دان۔ بلند مرتبہ بڑی شان والا۔ نگرانی کرنے والا۔ سب کا حافظ۔ حساب کتاب لینے والا۔ جلال شان والا۔ ہمارے کرم و کرامت۔ قبول کرنے والا۔ وسعت والا۔ حکمت والا۔ بڑا محبت کرنے والا۔ قبول کرنے والا۔ بزرگی والا۔ دربارہ زندگے دینے والا۔ ہمہ بین۔ ہر کمال کا داعی اہل۔ کفالت والا۔ صاحب قوت۔ صاحب قدرت۔ مددگار لائق حمد شمار کنندہ۔ آفرینندہ باز آفرینندہ۔ زندگی بخشنے والا۔ موت دینے والا۔ زندہ جاوید قائم بالذات، بے نیاز۔ صاحب بزرگی۔ یکتا۔ یگانہ۔ مستغنی قدرت والا۔ صاحب اقتدار۔ آگے بڑھانے والا۔ پیچھے ہٹانے والا۔ پہلا۔ آخری۔ عیال۔ نہال۔ مالک متصرف بندہ و بالائیکوں کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا۔ انتقام لینے والا۔ عفو کرنے والا۔ نیک سلوک کرنے والا۔ بادشاہت کا مالک عظمت و کرامت والا۔ انصاف کرنے والا۔ بیکجا کرنے والا۔ بے نیاز بے نیاز کرنے والا۔ روکنے والا۔ ہنر کا مالک۔ نفع دینے والا روشنی۔ ہدایت دینے والا۔ نئی سے نئی ایجاد کرنے والا۔ صاحب بقاء اصل مالک۔ رہنما۔ سزا دینے میں دھیما۔ (ترمذی کتاب الدعوات جامع الدعوات)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی صفات اور حلاوت کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ عرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔ اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی

بہد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری کتاب الایمان باب حلاوة الایمان)

قرآن مجید کی عظمت

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن کریم پڑھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن)

حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

ہجری کے نویں سال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کا رخ فرمایا۔ اس دن آپ پر قرآن شریف کی یہ شہید آیت نازل ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم وانتم مکملین۔ یعنی آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اور جو غلطیوں اور انہماکات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر نازل ہو سکتے ہیں۔

یہ آیت آپ نے مزدلفہ کے میدان میں جبکہ حج کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ جب لوگوں کے سامنے باواز بلند پڑھ کر سنائی۔ مزدلفہ سے لوٹنے پر حج کے قاعد کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گیارہویں ذوالحجہ کو آپ نے تمام مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی جس کا مضمون یہ تھا۔ اے لوگو! میری امت کو اچھی طرح سنو کیونکہ میں تمہیں چاہتا ہوں کہ اس سال کے بعد کبھی جس میں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہو کر کوئی تقریر کروں گا۔ تمہاری جانوں اور تمہاری مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے خلاف قیام تک کے لئے محفوظ قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے وراثت میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ کوئی وصیت ایسی جائز نہیں جو دوسرے وارث کے حق کو نقصان پہنچائے جو بچہ جس کے گھر میں پیدا ہو۔ وہ اس کا بھیا جائے گا۔ اور اگر کوئی بدکاری کی بنا پر اس بچہ کا دعویٰ کرے گا تو وہ خود شری سزا کا مستحق ہوگا۔ جو شخص کسی کے باپ کی طرف سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے یا کسی کو جو نے خود پر اپنا آقا قرار دیتا ہے۔ خدا اور اس کے فرشتوں اور بنی ذریعہ ان کی لعنت اس پر ہے۔

اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہارا بیویوں پر ہیں۔ اور تمہاری بیویوں کے کچھ حق تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عفت کی زندگی بسر کریں۔ اور ایسی کمینگی کا طریق اختیار نہ کریں۔

میں سے خاندانوں کی قوم میں سے عزتی ہو۔ اگر وہ ایسا کرے تو تم
 دیکھو کہ قرآن کریم کی ہدایت ہے کہ باقاعدہ تحقیق اور عدالتی فیصلہ
 کے بعد ایسا کیا جا سکتا ہے۔ انہیں سزا سے سکتے ہیں۔ مگر اس
 میں بھی سختی نہ کرنا لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں
 جو خاندان اور خاندان کو بڑھانے والی ہو تو تمہارا کام ہے کہ
 تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی شورا کی اور لباس وغیرہ کا
 انتظام کرو۔ اور یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی جوبوں سے اپنا سٹوک
 کرنا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی
 ہے۔ عورت کمزور وجود ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے حقوق کی
 خود حفاظت نہیں کر سکتی تم نے جب ان کے ساتھ شادی
 کی تو خدا تعالیٰ کو ان کے حقوق کا غامنی بنا یا تھا۔ اور خدا
 تعالیٰ کے قانون کے ماتحت تم ان کو اپنے گھروں میں لائے
 تھے۔ ایسی خدا تعالیٰ کی ضمانت کی تحفظ نہ کرنا۔ اور عورتوں کے
 حقوق کے ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا) اسے لوگو تمہارے
 ہاتھوں میں ابھی کچھ جتنی قیدی بھی باقی ہیں۔ میں تمہیں نصیحت
 کرتا ہوں کہ ان کو وہی کھانا جو تم خود کھاتے ہو۔ اور ان کو
 وہی پہنا جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر ان سے کوئی ایسا قصور ہو جائے
 جو تم متعارف نہیں کر سکتے تو ان کو کسی اور کے پاس فروخت
 کر دو۔ کیونکہ وہ خدا کے بند ہے۔ اور ان کو تکلیف دینا
 کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اسے لوگو! جو کچھ میں تم سے
 کہتا ہوں سنو۔ اور اچھی طرح اسے یاد کرو۔ ہر مسلمان دوسرے
 مسلمان کا بھائی ہے۔ تم سب ایک ہی درجہ کے ہو۔ تم تمام
 انسان خواہ کسی قسم اور کسی حیثیت کے ہوں انسان ہونے کے
 لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے
 دونوں ہاتھ اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا دیں اور
 کہا جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں اسی
 طرح تم بھی نوع انسان آپس میں برابر ہو۔ تم میں ایک دوسرے
 پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تم آپس
 میں بھائیوں کی طرح ہو۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے آج کونسا
 عقیقہ ہے؟ کیا تمہیں معلوم ہے کہ علاقہ کونسا ہے؟ کیا تمہیں
 معلوم ہے یہ دن کونسا ہے؟ لوگو! نے کہا ہاں! یہ مقدس
 عقیقہ ہے۔ یہ مقدس علاقہ ہے۔ اور یہ حج کا دن ہے۔ ہر
 جواب پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس طرح
 یہ عقیقہ مقدس ہے۔ اس طرح یہ علاقہ مقدس ہے جس طرح
 یہ دن مقدس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو جان
 اور ہر سال کے مال کو مقدس قرار دیا ہے۔ اور کسی کی جان اور کسی
 کے مال پر حملہ کرنا ایسا ناگوار ہے۔ جیسے کہ اسی عقیقہ اس
 علاقہ اور اس دن کی تہک کرنا یہ حکم آج کے لئے نہیں بلکہ
 ان دنوں تک کے لئے ہے۔ کہ تم خدا سے ہاتھ پھر فرمایا یہ
 باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک
 پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے کہ آج جو سے آج جو سے سن رہے ہیں۔
 ان کے نسبت وہ لوگ ان سے زیادہ عمل کریں جو جو سے
 نہیں سن رہے۔

(زینیوں کا سردار معارفہ حضرت صلح موعودہ ص ۲۰۵)

حضرت ریح موعود و مہدی موعود علیہما السلام

حضرت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو۔ خواہ تمہیں اس کے
 نوروز پر سے گزر کر اس کے پاس جانا پڑے تو باوجود کیونکر وہ

خلیفۃ اللہ ہے اور مہدی ہے۔
 (ابن ماجہ کتاب الفتن)
 حضرت انس بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
 شخص تم میں سے عیسیٰ ابن مریم کو پائے۔ تو وہ اسے میری
 طرف سے سلام پہنچائے۔

(در منثور ص ۲۵۰ جلد ۲)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ تمہارا اسی وقت کیا حال ہو گا جب تم میں ابن مریم آئیں
 گے۔ اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ اور ایک روایت
 میں ہے کہ وہ تم میں سے تمہارے امام ہیں۔

(بخاری کتاب الانبیاء مسلم مستدرج)

نوٹ ہے۔ ان احادیث میں بتایا گیا ہے کہ وہ مسیح ابن مریم اسرائیلی نہیں بلکہ امت
 خمیرہ کے ہی ایک فرد ہیں جو اسرائیلی مسیح کے مشابہ ہوں گے بلاغت کا استعمال ہے
 کہ اذاحذف اداة التشبيه فهو تشبيه بلیغ۔ کہ جب حرف تشبیہ
 حذف کر دیتے جاتے ہیں تو وہ تشبیہ بلیغ ہوتی ہے جیسے کسی آدمی کو شیر کی
 طرح کہنے کی بجائے شیر کہ دیا جائے تو یہ زیادہ بلیغ ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر)

وفات مسیح

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنت الہی کے
 مطابق سلسلہ کے بانی نبی کی عمر اس سے پہلے سلسلہ کے آخری نبی کی
 عمر سے نصف ہوتی ہے اس سنت کے مطابق سلسلہ موسوی کے آخری
 نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر چونکہ ایک سو بیس سال تھی اس لئے میں
 سمجھتا ہوں کہ پھر اس کے بعد سات سال کے قریب ہوگی۔

(کتب الرجال ص ۱۲۱ مستدرک حاکم ص ۱۲۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ
 ہونے تو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کرنے کے سوا ان
 کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔

(الیواقیت والحوار مرتبہ امام شعرانی ص ۱۲۱ تفسیر ابن کثیر برہائشہ تفسیر القرآن ص ۱۲۱)

چاند سورج گم ہونے

حضرت محمد بن علیؑ نے فرمایا پیش گوئی کے مطابق ہمارے
 مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے
 زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے
 لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ اول یہ کہ اس کے بعد بعثت
 کے وقت رمضان میں چاند گم ہونے کی تاریخ ہوگی
 میرے سے پہلے تاریخ بعثت سے سارے رمضان کو چاند گم ہونے
 لگے گا۔ اور سورج گم ہونے کی تاریخ میرے سے
 درمیان میں تاریخ سے سارے رمضان کو سورج گم ہونے ہوگا۔
 اور یہ دو نشان اسے دیکھنے کے لئے کسی ظاہر نہیں
 ہونے۔

(منتخب حقاہ قطنیہ ص ۱۸۸ مطبع انصاری دہلی)

حلیہ بیان

۱۸۹۲ء میں جب یہ پیش گوئی حرف برف پوری ہو گئی تو حضرت امام
 خلیفہ نے ایسی صداقت کیلئے پیش کر کے جو سب نے مانا ہے کہ۔
 "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے میرا تھکانے کے لئے
 آسمان پر نشان ظاہر کیا ہے۔" (تحفہ گزروں ص ۱۲۱)



اللہ تعالیٰ

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذت ہمارے خدا ہی میں ہے۔
 کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت
 لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے لے اور یہ فعل خریدنے کے
 لائق ہے اگرچہ نام و جہو کھونے سے حاصل ہو اسے خر و مو اس
 چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے
 جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کسی طرح اس خوشخبری کو دنوں میں
 بھرا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا
 یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے
 کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔
 اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً بھوکے خدا تمہاری ہے۔
 (روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۲۱-۲۲)

ظاہر ہونے ہیں۔ اور خلق اللہ کی معرفت بوجہی سے وہ قوی اور
 قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دیکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب
 نشاٹوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔
 (روحانی خزائن جلد ۱۲ کتاب البحر یہ مقدمہ صفحہ ۱۹-۲۰)

مخبر کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو ان کو دیا گیا یعنی ان کا دل کو وہ عالم میں
 نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔
 وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل ابد یا قوت
 اور زمرہ اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز زمینی
 اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف ان میں تھا یعنی انسان کامل میں
 جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور رفیع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء
 سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور ان میں ان کو
 دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہر رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں
 کو بھی جو کسی قدر وہ رنگ رکھتے ہیں..... اور یہ شان اعلیٰ
 اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے باری ہی
 ہی، صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔
 (روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کلمات اسلام صفحہ ۲۰-۲۱)

اسے سننے والوں اسنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ پس یہی کہ تم اسی
 کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ
 زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب میں زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے
 زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی
 وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال غلام ہے کہ ان زمانہ
 میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے
 اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں او
 نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لا شریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور ہی
 کی کوئی بیوی نہیں اور وہی ہے۔ مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔
 (روحانی خزائن جلد ۲ الوصیت صفحہ ۴-۳)

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلب انبوت ہم
 اعلیٰ درجہ کا جو نور نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی
 صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سرور اور مولیٰ کا فر
 تمام مرساوں کا سراج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد عظیمی صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم ہے۔
 (روحانی خزائن جلد ۱۲ سراج منیر صفحہ ۸۲)

خدا کا اپنے وفات شعرا پر بندوں کے سلوک

”در حقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف حجت
 اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز خدا نہیں کیے جاتے۔ دشمن کہتا
 ہے کہ میں اپنے منہوں سے اسے ان کو ہاک کر دوں اور بداندیش ارادہ کرتا
 ہے کہ میں ان کو کھیل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ میں نے نادان کیا تو میرے
 ساتھ نہ رہے گا۔ اور میرے ہرگز کو نہ لیں گے۔ درحقیقت
 زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا۔ اور کوئی
 زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان
 پر لبا کیسا ہے۔ پس ظلم کے تصور یہ پانہ مٹھنے والے سوزنا
 نادان ہیں جو اپنے کردہ اور قابل شرم منصوبوں کے وقت اس برتر مہمتی
 کو یاد نہیں۔ کہتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں سکتا۔ لہذا
 وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور ان کی
 ہری سے راستہ بازوں کو کہ تو ضرور نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشانے

تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کو شش کر دو کہ کبھی حجت اس کا چاہو جمال
 کے نبی کے ساتھ دکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی ہڑائی
 مدت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھنا اور یاد رکھو کہ نجات
 وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد تلاش ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات
 وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھائی سہم۔ نجات یافتہ کون؟
 ہے۔ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا کے ساتھ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے
 نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم
 مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ
 ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ ہرگز بدوشی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کتب لوح صفحہ ۱۳-۱۲)

قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر علیہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار ان کو بلایا تو خدا اس کو ذلیل اور شرمندہ کرتا سو فہم قرآن جو جو کو عطا کیا گیا یہ اللہ جل شانہ کا ایک نشان ہے۔ میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ عنقریب دنیا جلیجے گی کہ میں اس بیانی میں سچا ہوں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۳ شرح منیر صفحہ ۲۱)

ایک تعویذی شمار آدمی کے لئے یہ کافی تھا کہ خدا نے مجھے مقربوں کی طرح ہلاک نہیں کیا۔ بلکہ میرے ظاہر اور باطن اور میرے جسم اور میری روح پر وہ احسان کئے جن کو میں شمار نہیں کر سکتا میں جو ان تھا جب خدا کی ذی اور الہام کا دعویٰ کیا۔ اور اب میں پورھا ہو گیا اور اب خدا دعویٰ پر نہیں برسی سے بھی زیادہ عمر عمر گزیر گیا۔ بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھ سے چھوڑے تھے فوت ہو گئے اور مجھے اسی سنہ عمر دراز بخشی اور ہر ایک مشکل میں میرا متکفل اور متولی رہا۔ پس کیا ان لوگوں کے ہی نشان ہوا کرتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھتے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتم صفحہ ۵۰)

پاک جماعت کا قیام اور نصائح

اے میرے دوستو! جو میرے سلم بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور ہمیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راغما ہو جائے آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتداء کا وقت تم پر ہے ای سنت اللہ کے موافق جو قدم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتداء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت تک رکھو کہ تمہارے شرع، مذاہب اور عقاید ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطبق سے کام لو یا تمہارے مقابل پر کھڑی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم کسی طرف باتیں نہیں باتیں ہوں گی۔ سن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کلمت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱ ازالہ اہام صفحہ ۵۴۶-۵۴۷)

خدا نے مجھے مخالفین کے لئے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ٹوٹی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے شرم نہیں ایسے لوگ دنیا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صاف اور کا قدم ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱ الوصیت صفحہ ۲۰۹)

سو اسے وہ تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچے تقویٰ کی راہوں پر قدم باندھو گے۔ سو اپنی

مصطفیٰ پر تیرا یہ صلہ ہر سلام اور رحمت ربط ہے جان، خدا سے ہر جہاں کو ملازم اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں شان حق تیرے کمال میں نظر آتی ہے چھو کے دامن تیرا ہر دامن سے ملتی ہے نجات دل بڑھ کو قسم سچھڑی بیکتائی کی بخی اولت سچھڑت گئے سب غیروں کے نقش ہم ہو۔ بے خیر ایم تجھ سے ہی اے خیر رسول آدنی فلا د تو کیا چیز فرشتے بھو تمام (روحانی خزائن جلد ۱۱ آئینہ کلمات اسلام صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

اس سے یہ اور کیا بار خدا یا ہم نے دل کو وہ جام لب لباب ہے پلا یا ہم نے لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑا یا ہم نے تیرے پاس سے ہی ان ذات کو پایا ہے لاجرم تیرے تیرے سر کو جھکا یا ہم نے آپ کو تیری محبت میں بھلا یا ہم نے جب سے دل میں یہ تر نقش جمایا ہم نے تیرے ہر ہنسنے سے قدم اگے بڑھایا ہم نے درج میں تیری وہ گائے میں جو گایا ہم نے (روحانی خزائن جلد ۱۱ آئینہ کلمات اسلام صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

اور میرے لئے نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیدو مولیٰ خیر الانبیاء اور خیر الوری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے۔ اور میں اس جذبہ میں بھلا تا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اس کے ایک مصلحت اور کمال محبت الہی بیاعت اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقت الوحی صفحہ ۵۴۶)

مقام حضرت سید محمد و علیہ السلام

خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک ٹھیکہ کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس ٹھیکہ کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا کہ اہل بیعت رسول اللہ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط انبظلم اس عہدہ کی محبت رسول ہے سو وہ اس شخص میں مستحق ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱ اصدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۹۸)

دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ یہ دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے پیہما ہے۔ اور جو مجھ سے پیہنا کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے غمگین ہو گا۔ مگر جو شخص میرے دور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ جبروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۳ فتح اسلام صفحہ ۳۲)

میرا اس خدا کی قسم ہے میں نے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے

ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شے یا نقطہ اس کی شرائط اور حدود اور احکام اور احکام سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تفسیح یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور لمحد اور کافر ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۲ ازالمہ اوہام صفحہ ۱۶۹-۱۷۰)

جہاد

اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اگر قرآن شریف اور تمام حدیث کی کتابوں اور تاریخ کی کتابوں کو غور سے دیکھا جائے اور جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہے تدبیر سے پڑھایا جاتا جائے تو اس قدر وسعت معلومات کے بعد قطعی یقین کے ساتھ معلوم ہو گا کہ یہ اعتراض کہ گویا اسلام نے دین کو جبر ٹھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے۔ نہایت بے بنیاد اور قابل شرم الزام ہے اور یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے تعصب سے الگ ہو کر قرآن اور حدیث اور اسلام کی معتبر تاریخوں کو نہیں دیکھا بلکہ جھوٹ اور بہتان لگانے سے پورا پورا کام لیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ قریب آتا جاتا ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں کی حقیقت پر مطلع ہو جائیں گے۔ کیا اس مذہب کو ہم جبر کا مذہب کہہ سکتے ہیں جس کی کتاب قرآن میں صاف طور پر یہ ہدایت ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنی دین میں دخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں کیا ہم اس بزرگ نبی کو جبر کا الزام دے سکتے ہیں جس نے مکہ معظمہ کے ترہ برس میں اپنے تمام دوستوں کو دن رات یہی نصیحت دی کہ شرک کا مقابلہ مت کرو اور عبرت لے رہو۔ ہاں جب دشمنوں کی بدعا حد سے گذر گئی اور دین اسلام کے منہ دینے کے لئے تمام قوموں نے کوشش کی تو اس وقت غیرت الہی نے تقاضا کیا کہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں۔ ورنہ قرآن شریف نے ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دی۔ اگر جبر کی تعلیم ہوتی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبر کی تعلیم کی وجہ سے اس لائق نہ ہوتے کہ امتحانوں کے موقع پر سچے ایمانداروں کی طرح صدق دکھلا سکتے۔ لیکن ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وفاداری ایک ایسا امر ہے کہ اس کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں۔ یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ ان کے صدق اور وفاداری کے نمونے اس درجہ پر ظہور میں آئے کہ دوسری قوموں میں ان کی نظیر ملنا مشکل ہے اس وفادار قوم نے تلواروں کے نیچے ہی اپنی وفاداری اور صدق کو نہیں چھوڑا بلکہ اپنے بزرگ اور ایک نبی کی رفاقت میں وہ صدق دکھلایا کہ کبھی انسان میں وہ صدق نہیں آ سکتا جب تک ایمان سے اس کا دل اور سینہ منور نہ ہو۔ غرض اسلام میں جبر کو دخل نہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۱ مہدستان میں صفحہ ۱۲۱)

تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گزرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوگا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلے گا۔ پس جو لوگ مسلمان کہتا ہے صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب ماہنامہ صفحہ ۱۶)

بجو قوتہ نمازدوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کر دے کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی ماہ نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بڑی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع و اقسام کی معصیت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنین کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار ہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے بختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کر دے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سوان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزما تا ہے کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ۔ اور خوش رہو۔ اور گالیوں سنوار کر دو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۱۷)

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا جھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متبکر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خان اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیر تمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چوٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بچ رہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے بات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اللہ کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دروت بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب، بیاہوں پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ سچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۱۲-۱۳)

ہمارے عقائد

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اسی دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بغض و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کو پچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا سے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم بختہ یقین کے

جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بد عملی اور نا انصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔
(روحانی خزائن جلد ۱۰، اربعین نمبر صفحہ ۲۴۴)

گناہ

گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی برخواست اور محبت اور حجاب یا د الہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جیسا زین سے اکھڑ جائے اور پانی جو سسے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہوتے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طور سے ہے۔
۱۔ ایک محبت ہے۔ استغفار میں کے معنی میں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ ۳۔ تیسرے علاج توبہ ہے یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تڑپنے کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے جباب سے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تمکین کے لئے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲، سراج الدین عیسیٰ کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۴۴)

دعا

جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب ہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر مقرر کرنا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اس لئے میں توجہ تک اس اذن الہی کے آثار نہ پاؤں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضا و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعائیں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضا کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۴)

ہمدردی کی توجی انسان

ہمارے اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ چکی ہے اور یہ نہیں اٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے سریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرنا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں نہیں بائبل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲، سراج منیر صفحہ ۲۸)

میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر میں روف۔ ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور

مذہب عالم

منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استیقام پکڑ گئے ہیں اور ایک حقہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر یا گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے چھوٹا نہیں۔ اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی چھوٹا ہے۔
(روحانی خزائن جلد ۱۲، تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۶)

یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہمارے ظاہر ہوئے یا فارسی میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔
(روحانی خزائن جلد ۱۲، تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۹)

آخری فتح

میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور بال پیدا ہوا ہے جس نے ایک تیز رفتاری کی طرح اسی مشقت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر ایک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عقرب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو آسمانی صدا کا احساس نہیں۔
(روحانی خزائن جلد ۱۲، از ارادہ صفحہ ۲۴۴)

یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا سوا پودا ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آبیاشی کرے گا۔ اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دیکھا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔
(روحانی خزائن جلد ۱۲، انجام آسمان صفحہ ۲۴۴)

زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بد مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ جو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔
(روحانی خزائن جلد ۲، برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۴۴)

اسلام میں عورت کا مقام

سیدنا حضرت صالحؑ موصوفی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت "کو اعبا ترا" والنباء کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جرات اور بہادری کا نمونہ بن عورتوں نے دکھایا ان کی مثالاً سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔ انہوں نے اس روح سے کام لیتے ہوئے بعض دفعہ اپنے مردوں سے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر تم میدان جنگ سے بھاگو گے تو پھر ہمارے پاس رانا تار یوں میں آیا ہے کہ جب جنگ برپا ہوگی یکدم عیسائی لشکر نے کثیر تعداد اور بھاری سامان کے ساتھ حملہ کیا تو اسلامی لشکر مقابلہ کی تاب نہ لا کر رفتی طور پر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا۔ اس وقت مسلمان عورتوں نے خیمے توڑ کر ان کی لکڑیاں ہاتھوں میں سنبھال لیں اور مسلمان سپاہیوں کے گھوڑوں کے مونہوں پر مار مار کر ان کو واپس دشمن کے لشکر کی طرف لوٹا دیا۔ ان عورتوں میں سے ایک منہ بنت عقبہ بن ربیعہ بھی تھی جو کس زمانہ میں اسلام کی شدید ترین دشمن بھی رہ چکی تھی مسلمان پیچھے ہٹنے والے سپاہیوں میں ابوسفیان اس کا خاندان بھی شامل تھا اور معاویہ اس کا بیٹا بھی۔ چنانچہ جب لشکر بھاگتا ہوا واپس ہٹتا تو ابوسفیان جو لشکر کے اس حصہ کا سردار بھی تھا اس کی بیوی بند نے اس کے گھوڑے کو خیمے کی لکڑی سے مار کر واپس کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں تو پیش پیش ہوتا تھا اب اسلام قبول کر کے میدان جنگ سے کیوں بھاگتا ہے۔ تمہارا تو یہ فرض ہونا چاہیے کہ تم نے جو اسلام کی شرک کی حالت میں مخالفت کی تھی اس کو دھو ڈالو۔ اور اپنی جان پر کھیل جاؤ چنانچہ اس نے اور باقی سپاہیوں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا کہ واپس لوڑ دشمن کی تلواروں سے مسلمان عورتوں کے دھمکے سے زیادہ سخت ہے یہ سن کر لشکر واپس لوٹا اور آخر دشمن پر فتح پائی

(فتوح الشام حالات جنگ یرموک)

پس کو اعبا ترا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کا ایسا لشکر دیا، جو درہری قوموں کے مردوں سے بھی بالا تھا۔ اور پھر ان عورتوں میں سے بھی ایک سے ایک بڑھ کر تھی یہ نہیں کہ حضرت عائشہؓ تو بہادر ہوں اور حضرت زینبؓ نہ ہوں پہا حضرت زینبؓ تو بہادر ہوں مگر اسماء بنت ابی بکرؓ بہادر نہ ہوئی۔ بلکہ حضرت عائشہؓ کو اعبا ترا کا مصداق تھیں اور اسماء بنت ابی بکرؓ بھی کو اعبا ترا کی مصداق تھیں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ منہ جیسی عورت جو کس زمانہ میں شدید دشمن اسلام رہ چکی تھی۔ اس میں بھی یہ روح کام کر رہی تھی اور انہوں نے ایسی قربانیاں کیں جن کی کوئی حد ہی نہیں۔ اسی جنگ کا یہ واقعہ ہے کہ عیسائی لشکر کی طرف سے جب مسلمانوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑا تو مقابلہ کرتے کرتے اسلامی لشکر کے کانڈرا چیف جو حضرت ابو عبیدہ تھے چمک لگانے کے لئے لکے تو انہوں نے دیکھا کہ اسلامی لشکر کے ارد گرد آدمی پھر رہے ہیں۔ انہیں شبہ پیدا ہوا کہ دشمن کے آدمی جاسوسی کے طور پر نہ آئے ہوں۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے آواز دی کہ تم کون ہو؟ اس پر حضرت زبیرؓ آگے بڑھے۔ ان کے ساتھ

ان کی بیوی اسماء بنت ابی بکرؓ بھی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمان چونکہ سخت شکست کھینے ہوئے تھے اس لئے میں اور میری بیوی دونوں پہرہ کے لئے نکلی کھڑے ہوئے۔

(فتوح الشام حالات جنگ یرموک)

یہ کو اعبا ترا کی کیسی شاندار مثال ہے اور کسی طرح ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہؓ کی عورتوں میں بھی وہی جذبہ و ناکامی پایا جاتا تھا جو خود صحابہؓ کے اندر موجود تھا۔ پھر یہ نہیں کہ یہ جذبہ کسی خاص خاندان کی عورتوں سے مخصوص ہو۔ بلکہ ہر عورت اس جذبہ سے سہرا تھی اور ہی روح اس میں کام کرتی دکھائی دیتی تھی۔ ورنہ دنیا کے لحاظ سے کو اعبا ترا کے کوئی اور معنی نہیں ہی نہیں۔ جوان لڑکی پانچ سات سال میں بھی جوانی کی عمر گزار دیتی ہے۔ اور پھر وہ کو اعبا میں شامل نہیں رہتی۔ مگر یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ متقیوں کو ایسی عورتیں ملیں گی۔ جو کو اعبا ہی رہیں گی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روحانی معنی مراد ہیں، جسمانی نہیں۔ بے شک اگلے جہان کے لحاظ سے جسمانی معنی ٹھیک ہیں۔ کیونکہ جنت میں اگر بوڑھے داخل ہوں یا بڑھاپا آجائے تو پھر جنت جنت نہیں رہتی لیکن جب ہم اس آیت کو دنیا پر چمکایں کریں گے تو اس کے معنی ایسی عورتوں کے ہوں گے جو جوانی وانی طاقتیں اپنے اندر رکھتی ہوں۔ کیونکہ دنیا میں انسانی جسم بہر حال نڈھال ہو جاتا ہے۔ اور عمر کی زیادتی کے ساتھ بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن روحانی طاقتیں اگر انسان ان کو ترقی دینا چاہے تو کمزور نہیں ہو سکتی۔ پس بڑی بات یہ ہے کہ قوم کی عورتیں کو اعبا ترا کی مصداق ہوں۔ کو اعبا کا لفظ ذاتی طور پر جوانی پر دلالت کرتا ہے اور اترا با کا لفظ قومی جوانی پر دلالت کرتا ہے۔ اترا با کا لفظ بھی بتا رہا ہے کہ اس جگہ روحانی معنی ہیں زیادہ موزوں ہیں۔ کیونکہ جنت کے متعلق اترا با کے لفظ میں کوئی حکمت نہیں ہو سکتی یہ لفظ دنیا سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کی ساری عورتیں کا دینی معیار بلند ہو۔ وہ جوان ہمت اور عزم مند ہوں۔ اور مصائب مشکلات کی پرواہ کرنے والی نہ ہوں۔ وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے پر تیار رہنے والی ہوں۔ وہ جرات اور بہادری کی پیکر ہوں۔ اور وہ اپنے اظہار اور اپنے جوش اور اپنی حمیت میں مردوں سے پیچھے نہ ہوں کہ یہ معنی ایسے لطیف ہیں کہ میرے نزدیک اپنی ذات میں اس بات کے مستحق ہیں کہ ان معنوں کو بار بار یہ بیان کیا جائے۔ ان پر زور دیا جائے۔ اور انہیں اپنی تقریر و تحریر میں میں بتکرار لایا جائے۔ تاکہ معلوم ہو کہ اسلام عورتوں کو کس بلند مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اور عورتوں میں بھی دینی روح ترقی کرے اگلے جہان میں اگر ساری عورتیں ایک ہی گہری ہوں تو اس میں کوئی خاص لطف کی بات نہیں۔ وہ غرض کو اعبا کہہ کر ہی پوری ہو سکتی تھی اترا با کا لفظ زائد طور پر لانا بتا رہا ہے کہ یہ بات خصوصیت سے اسی دنیا سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔

(تفسیر کبیرہ جلد ہشتم ص ۵۵)

کافر و کاذب خدا کی لعینیں کساتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج
 وہ کہ جس نے دے دیا فرعونیت کو اعتبار
 وہ گرج سے جسکی بلنے کو چلے تھے کوہ سار
 جنت غرود پرزہ چاہتا تھا اختیار
 پاش پاش اس کو کرے اے قت کو تھا انتظا
 کچھ نشان و نام بھی اُس کا نہ ہاتھ آتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

دین کی نعمت سے دنیا ہو رہی ہے آشنا
 دہریوں کے شہر سے آواز آئی "لے خدا!
 پھیلتا ہے احمدیت کا ہی ہر سوسلہ
 ہے محیط اب دستوں پر دین ختم الانبیاء
 ناظر اب جشنِ شکر پر ہی گاتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج
 طالبِ دعا: غلامِ نبیؐ ناظر یاری پورہ کشمیر۔



اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

آدمیت کا گل نقد کھل جاتا ہے آج
 فاشی سے کارواں بانگِ دریا جاتا ہے آج
 نفسِ انساں رفعتِ مدرجِ ڈوہراتا ہے آج
 وقتِ خود ہی دین کی تکمیل سمجھاتا ہے آج
 عرش کھل کر بارشِ الہام بہساتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج
 دستِ قدرت نے سنواری پھر سے تقدیر نام
 قلموں کے پھول کھلوانے کو ہے لوجِ قلم
 نعرہ نکبیر آواز پر ہو گا قسم
 ذرہ ذرہ سے رہا ہے پھر شہادت کی قسم
 جو دہویں کا جہاز سورج میں نمودا جاتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

صفیہ ہستی پہ اونچا ہاتھ سے انسان کا
 تار تار لکھ رہا ہے سلسلہ قرآن کا
 ہے ہیولی خون کی ہر بوند میں ایمان کا
 اک نیا ماحول ہے پیغمبری عرفان کا
 آفتاب مہدی دورانِ نکل آتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج
 ہم نے دیدی ہے زمیں کے ہر کنارے پر اذان
 چکی جلتی شمع کی صورت بلالی کی زبان
 چاند اور سورج لئے دامن میں آیا آسمان
 اور ٹھکانے کا سیر کو گھلا چکا لاکھوں نشان
 دانہ موتی پر و کر ہار بنواتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

سوربانوں میں کلامِ اللہ اب روشن ہوا
 اک خزانہ علم کا دریا قتلوں کا کھل گیا
 ہم نے پیغمبر کے پیروں کو مہیلا کر دیا
 مہدی دوران کا سکہ چل رہا ہے جا بجا
 ذرہ ذرہ عالم کو نیس کا اتراتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج
 ہو گئے پھر کشتہ اسرارِ قرآنی کئی!
 پرچمِ انساں نیت کے سائے میں سے آدھی
 زفر توں کی راست پر صبحِ عبادت چھا گئی!
 دل میں جا ہے ہر کسی مظلوم کی جھوڑ کی!
 جہا جہا نورِ خلافت پھیلتا جاتا ہے آج
 اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

جشنِ شکر

یہ جشنِ شکر کی شان اللہ اللہ
 محمد سے وعدہ کیا تھا خدا نے
 سیرج اور مہدی مجدد بھی سے وہ
 جو کی پیروی دین احمد کی اس نے
 منور کیے نور اسلام سے دل
 کی تجدید یوں دین احمد کی ایمانے
 دلائل کے تیروں سے گھائل کیا ہے
 خدا تک رسائی کی راہیں دکھا کر
 یہ صد سالہ مرکز ہے روحانیت کا
 جو بے چین بیٹھے تھے راہِ خدا میں
 رسولِ خدا کی نصیحت کو مانا
 خدا نے جماعت کو بخشی خلافت
 خدا کا لگا یا ہوا ہے یہ پودا
 ہر اک گام پر اس کی تائید و نصرت
 سدا فتنے و دشمن اٹھاتے رہے ہیں
 دیا اس نے ہی ہم کو طاہر ہر سار ہر
 کیا جب سے چلنے حق و دشمنوں کو
 ہلاکت ہے جھوٹوں کی سیرج کی فتح ہر
 مٹانے کو اتھے تھے جو ہر گھٹے وہ
 تیرے عاشقوں کو کہا غیر مسلم
 ہلاکتِ دنیا کی نہانے بنے دیکھی
 اسیرانِ مولا کا یہ عشق تجھ سے
 کسی ظلم کے آگے جھکنے نہ پائے
 الہی سار رکھنا قائم خصافت
 خدا یا ہر اک دل ہوا ایمان سے روشن
 کہے تیری مریم زبان اللہ اللہ
 طالبِ دعا: مبارک مریم شاہجہا پنور اہلیہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

خدا یا ہر اک دل ہوا ایمان سے روشن
 کہے تیری مریم زبان اللہ اللہ
 طالبِ دعا: مبارک مریم شاہجہا پنور اہلیہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

دو خواستِ عابد: مکرم خود اصرار صاحب شکر اپنے کاروبار میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست کرتے
 ہوتے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبد الحمید صاحب جنگری کی بڑی بیٹی کی صحت کاملہ کے لئے نیز موصوف
 کہ دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سید سلیمان صاحب شکر فاضل تادیان)

پھر سے قائم ہو گئی خبر نیوں والی مثال
 پھر شہادت سے خزا کی آہ وقت سے اہتمال
 پورے جہاں دور میں بھی اُس نے دکھلایا جلال
 ہوا گیا فولاد کا لہنگہ کی ہوا سے اہتمال

سیرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بحیثیت اللہ تعالیٰ کا کامل عہد ہونے کے

قسط اول

تقریر پروجیکٹ جیلانہ تادین شکر ۱۹۸۸ء

احباب کرام! اس مختصر تعارف کے بعد اب میں عبدکاش معزز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے ان جملکوں کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ کی عبادت الہیہ ذکر الہی، عشق الہی اور خاک آری جیسے اہم ترین پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں اور یہ ثبوت مہیا کرتی ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے عہد کمال تھے

عبادت الہی

۱۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے کہ ساری قوم کلمی طور پر مشرک کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔ خدا کی عبادت کا تصور تک ان میں باقی نہ رہ گیا تھا۔ روحانی لحاظ سے ایک مردہ قوم تھی۔ ایسے ماحول میں آپ کے قلب اطہر کا خدا کی عبادت کی طرف جھکا یقیناً اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ آپ خدا کے فضل سے عبودیت کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے۔ آپ کی عبادت غار حرا کے تخلیہ سے شروع ہوئی غار حرا کی اسی عبادت نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور زمین پر اولویت اور عبودیت کی گمشدہ راہوں کو استوار کیا اور ایک مردہ قوم زندہ ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عبادت نے خالق و مخلوق میں وہ مضبوط رشتہ پیدا کر دیا کہ جس کا ٹوٹنا قیامت تک کے لئے ممکن نہیں۔

تاریخ کی شہادت موجود ہے کہ آپ قوم کے غم میں غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھکا جاتے گریہ و زاری اور آہ و بکا کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔ ہچکیاں بندہ جاتیں آستانہ الہی آپ کی آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔ یہ عبادت کا دلفریب منظر بہت دلائل تک جاری رہا آخر عبودیت کی قوت جذب نے معبود برحق سے اپنا مضبوط رشتہ قائم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی عبادت میں سرشار پاک منصب نبوت پر متمکن فرمایا۔ اور عبادت الہی کے ایک جامع اور کامل نظام کو دنیا میں رائج کرتے کا حکم دیا۔ فرمایا۔

فما صدق بما توهمون
کہ تو لوگوں کو ایک خدا کی پرستش کی طرف بلا اور انہیں عبادت الہی کی تلقین کر اور جیسا کہ تجھے حکم دیا جا رہا ہے

مخبر کرتا ہے اور عبادت کی تیسری قسم جو عبادت فکری ہے ایک مسلمان اپنے فکر، فکر، تذکر، شعور، علم، عقل، اور رویت وغیرہ قوتوں کے ذریعہ اپنے معبود حقیقی تک پہنچنے کی راہوں کو تلاش کرتے۔ غرض اسلام نے ان کی زندگی کے کسی بھی حصہ کو ایسا نہیں چھوڑا جسے عبادت الہی سے آباد و شاداب نہ کیا ہو۔ عبادت کا ایسا جامع نظام دنیا کی کسی مذہبی تاریخ میں نہیں ملتا۔ قرآن مجید سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذمہ یہ فریضہ عائد کیا ہوا ہے کہ وہ اولویت اور عبودیت کے رشتہ کو اپنے نمونہ سے دنیا پر پیش کریں۔ اور ان دنیا کو اپنے نقشِ تم پر چلائیں۔ کیونکہ یہی وہ مقصد و حید ہے جس کی بناء پر تخلیق انسانی وجود میں آئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی عبادت کا ایک کامل نظام قائم کرنے کے ساتھ ہی اسے نافذ العمل بنانے کی خاطر سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ کو عبد کمال کے منصب پر فائز فرمایا ہے اور اعلان کر دیا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
کہ اے لوگو! اگر تم اپنے مقصد جیت کر پانا چاہتے ہو اور عبودیت کے اعلیٰ ترین مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو پھر اچھی طرح جان لو کہ اسی کے لئے اسب تمہارے پاس صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ۔ کیونکہ یہی اسلامی عبادت کی چلتی پھرتی عملی تصویر ہے اور یہی حق عبودیت کو اس کے انتہائی مقام تک پہنچانے والا برگزیدہ رسول ہے۔

ازختم ما بزادہ مرزا و سیم احمد صاحب ناظر علی قاریان

فرض فرض یہ ہے کہ تازہ اپنے معبود حقیقی کا سچا پرستار اور عبد بن جائے اس لئے قبل اس کے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عبودیت پر روشنی ڈالی جائے اسلامی عبادت پر ایک اجمالی نظر ڈالی جانی ضروری ہے تاکہ اس کے آئینہ میں عبد کمال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عبودیت کو دیکھا اور پرکھا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلامی عبادت کے اجزاء کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ گروقت کی مناسبت سے اسکی ایک جھلک ہی پیش کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ۔

۱۔ اسلامی عبادت کی ایک قسم عبادت مشتمل بر حرکات جسم ہے۔ جسے نماز کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

۲۔ دوسری قسم عبادت ذکر ہے جو عام ذکر الہی سے تعلق رکھتی ہے۔

۳۔ اور تیسری قسم عبادت فکری ہے جو صفات الہیہ پر غور و فکر سے متعلق ہے۔

اللہ ہر نہ عبادت میں سے پہلی قسم جو نماز ہے ایک عابد کو اپنی عبودیت کے اظہار کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں دی گئی مسلمان پر پانچ نمازی فرض ہیں اس کے علاوہ سنت اور نوافل سے بھی ان کی کئی پوری کی جاتی ہیں۔ یہ عبادت کی ایک غیر معین صورت ہے اور دوسری قسم عبادت کی جو ذکر ہے کہماتنی ہے یہ عبادت کی ایک غیر معین صورت ہے جس کے ذریعہ ایک عابد اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اپنے معبود کے ذکر سے اپنی زبان کو ترکھتا ہے اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو عبادت سے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِي (ذريات: آیت ۲۲)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَرَبَّكَمُ الَّذِي تَتَّقُونَ (بقرہ آیت ۲۲)

كَاعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ (حجرات آیت ۱۷)

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۗ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۗ وَادْخُلِي جَنَّاتِي (حجرات آیت ۲۸-۳۱)

الحمد للہ کہ چند سالوں سے خاک ر کو مسلسل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی بفضلہ نقلاً لے کر توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سالوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلاموں، یتیموں، یتیموں، عورتوں اور غرباء و مساکین سے حسن سلوک کے علاوہ دعوت الی اللہ وغیرہ جیسے اہم ترین پہلوؤں پر اظہار خیال کا موقع ملا۔ اس سال سیرت طیبہ کے اس درخشندہ پہلو پر کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کامل عہد تھے تقریر کرنے کا حکم سڑا ہے۔

اسلام کی عبادت پر ایک اجمالی نظر

چونکہ عباد اور معبود کے مابین رشتہ کو استوار اور مضبوط کرنے والی چیز بلا اختلاف مذہب و ملت، عبادت ہے اور اسلام نے اسے ہی انسانی زندگی کا مقصد و حید قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِي ۗ

کہ ہم نے جو جن و انس کو پیدا کیا ہے انکی

ایسے قول و عمل سے ان کے لئے نمونہ بن کر اس قسم کو صادر کر۔
 ہمارے آقا و مطہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ سال تک اپنی مکہ کو ایک معبود برحق کی عبادت کی طرف بٹاتے رہے۔ خود خدا تعالیٰ کی عبادت دل و جان سے بجالاتے۔ ہر چند کہ آپ کو خدا کی عبادت میں سخت سے سخت اذیتیں پہنچائی جاتیں مگر آپ اپنے مولا کی عبادت میں فدا رہتے۔ ایک بار جبکہ آپ خانہ کعبہ میں عبادت بجا لارہے تھے سجدہ کی حالت میں دشمنوں نے آپ کی پیٹھ اور گھر مبارک پر اونٹ کی بھری اور بھری لاکر رکھ دی۔ جبیں مبارک آستانہ الہی پر اپنی عبودیت میں سجدہ رہتے تھے۔ اور دشمن دروازے سے ہو کر تعقیبے لگا رہا تھا اور اپنی ناپاک حرکت پر خوش ہو رہا تھا۔ مکہ میں ۱۳ سال تک اپنے رب کی عبادت کی خاطر سخت تکلیفیں اٹھائیں مگر بھی عبادت میں ماند نہ پڑے۔

ہر ایک صاحب بصیرت جب بھی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر نظر ڈالے گا وہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہوگا کہ عبد کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے رب کی عبادت میں کس قدر شغف تھا اور کس قدر اس کا التزام فرماتے تھے۔
 اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو سخت ضعف کے باعث اپنے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھانی شروع کی تو آپ نے تکلیف میں کہہی قدر افاقہ محسوس کیا اور نماز کے لئے نکلے۔ چنانچہ فرماتی ہیں:-
 فوجد النبي صلي الله عليه وسلم من نفسه خفة فخرج يهواي بين رجليه كاني انظر رجليه يخطان الارض من الوجع. فاراد ابو بكر ان ينأخرفا وما ليهما النبي صلي الله عليه وسلم ان يكاملن. شعرت اني اذخر رجليهما الى جنبه و كان النبي صلي الله عليه وسلم

یصلی بصلاته والناس یملون بصلوة ابي بکر
 ترجمہ:- کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہو گئی تو آپ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی پس آپ نکلے کہ دو آدمی آپ کو سہارا دے کہ لے جا رہے تھے اور اس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ ہے کہ شدت درد کی وجہ سے آپ کے قدم زمین سے چوتے جاتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارادہ کیا کہ پیٹھے ہٹ آئیں۔ اس ارادہ کو معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو ہال ٹایگا اور آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ اسی کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی اور حضرت ابوبکر نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی اور باقی لوگ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نماز کی اتباع کرتے گئے۔

احباب کرام! عزت فرمائیے کہ اس مرض میں جس میں آپ فوت ہو گئے اور جس کی شدت کا یہ طالع تھا کہ آپ کو بار بار غشی آجاتے تھے۔ اُنٹے سے قاصر تھے لیکن جب نماز شروع ہوئی اور اقامت کی آواز کان میں پہنچی تو آپ برداشت نہ کر سکیے کہ ہاتھوں میں بیٹھ رہیں۔ قرآن جابھیے اسی شوق عبادت پر۔ دو کندھوں کا سہارا لیتے ہیں اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ نماز کے گھر میں حاضر فرماتے ہیں اور نماز کو پوری شرائط کے ساتھ پکارتے ہیں عبودیت کے اسی دلہریب۔ نظر سے ایک صاحب بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تکلیف منہ کی حالت میں عبادت الہی سے یہ وابستگی تھی تو سخت کی حالت میں کیا ہوگی۔
 حقیقت یہ ہے کہ عبادت الہی آپ کی غارتھی۔ اسی کے بغیر آپ اپنی زندگی میں کوئی لطف نہ پا سکتے تھے آپ اپنی قلبی کیفیت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:-
 جن چیزوں سے مجھے محبت ہے ان میں سے ایک تشریح عینی فی العلوۃ ہے یعنی نماز میں میری آنکھیں بند ہوتی

ہو جاتی ہیں۔
 آنحضرت ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتوں میں ایک دور تو مسلسل کا رنگ تھا۔ جب کچھ حصہ وقت عبادت میں گزارتے تو خیال کرتے کہ پروردگار کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اسی نے اس کام کی توفیق دی۔ ادائیگی شکر کے جذبہ سے سرشار ہو کر کچھ اور عبادت کرتے اور اسے بھی خدا کا احسان سمجھ کر کہ شکر بجالانا بھی ہر ایک کا کام نہیں اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ اسی طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا سلسلہ اتنا وسیع ہو جانا کہ بارہا عبادت کرتے کرتے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے صحابہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! آپ کو اسی قدر عبادت کی کیا حاجت ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش نہیں دیئے ہیں۔ عبد کامل کا جواب تھا عظم فرمائیے۔ فرماتے ہیں تو پھر ایسی صورت میں کیا میں اپنے رب کا شکر نہ کروں۔ حضرت معمر بن شیبہؓ سے روایت ہے:-

ان كان النبي صلي الله عليه وسلم يقوم ليحلى حتى تقوم قدما ما او ساقا. فيقال له فيقول: افلا يكون عبد اشكر لربه.
 ترجمہ:- حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہو کر تھے تھے تو اتنی ذیر تک کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک یا رانہ تھے یہ کہا کہ پنڈلیاں مبارک متورم ہو جاتی ہیں لوگ جب آپ سے سوال کرتے کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ جواب دیتے کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بناؤں نہ بنوں۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت پر نظر کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہمارے آقا و مطہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ایک ہفتہ حصہ کو عبادت میں گزارتے تھے کہ بندوں کو سو کر گزارتے تھے بلکہ اس قدر مصروف الاوقات تھے کہ آپ کے پاس دوا نہیں آتا کرنے کا ایک لمحہ بھی وقت نہ تھا۔ حال یہ تھا کہ تبلیغ اسلام اور ارشاد استنباطی کا فریضہ آپ کے ذمہ تھا۔ امام الصلوٰۃ آپ سے تھے۔ درود رات سے چہرہ خود آپ کی خدمت میں آتے آپ ان سے طاعات

کرتے اور ان کے مطالبات کا جواب دیتے۔ جنگوں کی کان بھی خود کرتے صحابہ کو قرآن مجید کی تعلیم فرماتے۔ قاضی بھی خود تھے۔ دن بھر کے جھگڑوں کے فیصلے خود فرماتے۔ مال کا انتظام۔ بیت المال کا انتظام۔ ملک کا انتظام۔ بیویوں کے حقوق کی نگہداشت پھر گھر کے کام کاج میں شریک ہونا یہ سب کام آپ دن میں سر انجام دیتے ان تمام کاموں کی سر انجام دی کے بعد چور چور ہو کر بستر پر بیٹھ جاتے اور ساری رات بے خیالی میں آرام سے گزار دیتے اس امر کو نہ تھا بلکہ بالکل اس کے برعکس حال تھا دن بھر کے کام کاج کے جسم اگر چہ تھکا محسوس کرتا لیکن دل یاد الہی سے اٹھتا تھا بار بار بستر سے اٹھ کر بیٹھ جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے نصف رات کے گزرنے پر تنہا جب چاروں طرف فرسوشی اور سناٹا بچھایا ہوا ہوتا اپنے رب کے حضور ہی نہایت عزت و نیاز سے کھڑے ہو جاتے اور عبادت کا ایک نہایت ہی دلنشین منظر شروع ہو جاتا۔ اتنی دیر تک عبادت کا یہ سلسلہ جاری رہتا کہ بڑے سے بڑا طاقتور ان میں آپ کے مقابل پر تھک کر چور چور ہو جاتا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں "ایک دفعہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اس قدر تکلیف ہوئی کہ تڑپ رہا تھا کہ میں نماز توڑ کر جاگ جاتا کیونکہ میرے قدم اب زیادہ تر بوجہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور میری طاقت سے باہر تھا کہ زیادہ کھڑا رہ سکوں۔"

احباب کرام! یہ بیان ہے اسی شخص کا جو جوان تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عمر میں کم تھا جس سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عبودیت کے اظہار کے لئے عبادت الہی میں اسی قدر تہمک تھا کہ باوجود پیری کے اور دن بھر کام میں مشغول رہنے کے آپ اتنی دیر دیر تک اپنے رب کے حضور کھڑے رہتے تھے جیسے آپ کی عبادت الہی میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ بعد ازاں اس بات کے آثار پر مبنی ہے کہ لاریب آپ خدا تعالیٰ کے عبد کامل تھے۔

(باقی ہے)



جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد موعود صاحب

ہر ایک زندہ اور ترقی پذیر عنصر کے لئے پوری کائنات میں تدریج کا جو قدرتی اصول ہے اس کا فرما نظر آتا ہے اور ہی اصول خدائی اور آسمانی سلسلوں میں ہمیشہ موجود رہا ہے جس پر مذہب کی چھ ہزار سالہ تاریخ شاہد بنا طاق ہے اس زاویہ نگاہ سے جماعت احمدیہ کی نشاۃ ثانیہ تدریجی ترقی اس کی حقانیت کا ناقابل تردید ثبوت اور بیسیوں صدی کا اسرار الٰہی حیرت انگیز واقعہ ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود بانی مصلح احمدیہ نے آج سے سو سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء (مطابق ۲۲ رجب ۱۲۰۷ھ) کو حیدرآباد میں پہلی بیعت کی تو اس وقت صرف چالیس نفوس داخل جماعت تھیں۔ ظاہر برہت اور مادی نگاہوں نے اس کو چہرہ بھر اہمیت نہیں دی۔ لہذا نہ دنیاویوں نے اسے نافع القات سمجھا نہ جناب پر لیس نے کوئی دو سطرے خبری شائع کی۔ اپنی بلکہ کو اس وقت علم ہوا جب مذہبی اور سرکاری حلقے اس کی مخالفت میں دیکھتے ہی دیکھتے جمع ہو گئے۔ اور آپ کے اور آپ کے منٹھی بھر مریدوں کے خلاف پورے برصغیر میں شوریات برپا ہو گئیں۔ سوائے ترقی پسند جلسہ لائے منعقد ہوا جس میں صرف ۷۵ احباب شامل ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے ”دعویٰ مسیحیت“ کی پہلی تصنیف ”فتح اسلام“ میں نصیحت فرمائی کہ:

”اس درخت کداسی کے پھل سے اور اس نیر کداسی کی روشنی سے شناخت کرو گے۔ میں نے ایک دفعہ پیر پیغام تمہاری دنیا سے دیا ہے۔ اب تمہارے اختیار میں ہے کہ اس کو قبول کرو یا نہ

کرو اور میری باتوں کو یاد رکھو یا لوح حافظہ سے بھلا دو۔ جیسے جی قدر پشیمانی نہیں ہوتی پیارو یاد آئیں گے تمہیں سیر سخن میر بعد نیز واضح پیش گوئی فرمائی کہ:

”وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دروں پر تار ل ہوئی دیکھو گے۔“

(فتح اسلام ص ۲۲ تا ۲۳ ص ۱۳۰۸ مطابق جنوری ۱۸۹۱ء)

اس آواز نیر علماء وقت نے آپ کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر کے ہوئے اعلان کیا کہ وہ آپ کی تحریک کو پیرنہ خاک کر دیں گے بلکہ نہایت عقارت آمیز انداز میں خبر دی کہ:

”اس فرقہ کو اتباع مسیحیہ کہنا ہے اور اسود یعنی دا مثالیہ پر قیام کرنا چاہیے۔ اور عقرب انشاء اللہ تبارکی خدایا ان کو مٹھل و تلبیت و تالو کر دست گا۔“

(انکھار خداعت مسیحیہ قادیان ص ۱۲ تا ۱۳) مولوی عبدالاحد خان پوری مطبوعہ پورہ پری صدی پریس راولپنڈی (۱۹۰۱ء) احمدیت کو اب تک مصائب کی آندھیوں اور مشکلات کے طوفان کو چیر سکتے ہوئے مندرجہ ذیل چار اہم ادوار میں سے گزرنا پڑا۔

پہلا دور

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء تا ۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء اس دور کے پہلے ایس سال سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں

کیونکہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہ راست قیادت جماعت احمدیہ کو نیر آئی اور آپ کی مقدس زندگی میں ہی یہ مقدس گروہ چار لاکھ کی تعداد تک پہنچ گیا۔ اور احمدیت کا تیر ہندوستان، افغانستان، مشرقی افریقہ، طرابلس (شام)، مالدیپ، سیلون، ماریشس، بنگارا، بنگال، ترکی، طاقت شریف، امریکہ اور آسٹریلیا میں بویا گیا۔ امریکہ میں آپ ہی کے ذریعہ پہلا شخص حلقہ بلوش اسلام ہوا یعنی روز نامہ گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر ایگنڈر رسل ویب۔ بعد ازاں دسٹن اسلام جان ایگنڈر ڈوئی (۱۸۷۷-۱۹۰۷ء) اور اس کے من کی عبرتناک تباہی کے جلالی نشان نے جدید دنیا میں آپ کی وھوم خدای اور بوسٹن ہیرلڈ نے اپنے سنڈے ایڈیشن (مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۷ء) میں اس نشان کی زبردست تفصیلات کو مع حضور کے مبارک فوٹو کے ملک کے گوشہ گوشہ تک پہنچا دیا حضور کی تحریرات کے انگریزی تراجم رسالہ ریویو آف ریلیجیون (انگریزی) کے ذریعہ آپ کی زندگی میں ہی مشرقی و مغربی ممالک میں پینچ گئے اور دنیا کے مغربوں اور دانشوروں نے ان پر خراج تحسین ادا کیا۔ ردی ریفا رمر کوٹ ٹالٹی نے ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کے ایک مکتوب میں اعتراف کیا ہے کہ: ”میں نے رضامین میں نہایت ہی شاندار اور صداقت سے بھرے ہوئے خیانات ظاہر کئے ہیں۔“

ڈاکٹر حبیب متک از حضرت مسیحی محمد صادق صاحب قادیان جو دنیا کی ایک گمنام بستی تھی حضرت آدم کی زندگی میں مرجع خلائق بن گئی یہاں چھ مئی ۱۸۹۷ء میں ترقی کے شاہد مسیحی

جناب حسین کاٹی قادیان شریف لائے اور حضرت اقدس کی خدمت میں زرخواست دعا کی۔ نومبر ۱۹۰۱ء میں ایک برطانوی سیاح مسٹر ڈکن نے مرکز احمدیت کی زیارت کی۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں ایک آسٹریلین نو مسلم عبدالحق قادیان حاضر ہوا۔

نومبر ۱۹۰۷ء میں ایک روسی سیاح جس کا نام بھی ڈکن تھا قادیان پہنچا۔ ۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو شکاگو کے ایک امریکن سیاح نے بھی قادیان کا سفر اختیار کیا اور حضرت اقدس نے شرف ملاقات کیا۔ ان کے ساتھ ایک سیاح انگریز بھی تھے سب سے پہلے انگریز جنوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ویٹ فلان تھے جن کے والد کا نام مسٹر جان ویٹ تھا یہ بزرگ ان دنوں ویٹ فیل احاطہ مدراس میں بودو باش رکھتے تھے رجسٹر بیعت میں آج کا نام ۳۱ جنوری ۱۸۹۲ء کی تاریخ میں ۸۵ نمبر یہ درج شدہ ہے انگلستان میں حضور کی وفات کے بعد ۱۹۱۷ء میں داخل ہونے والے پہلے انگریز مسٹر سپرو تھے، مگر ایک برطانوی نژاد قانون ایگری تھے حضور کی زندگی میں ہی ایمان لائے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم مبارک سے امریکہ کے مندرجہ ذیل قبائلیں کا ذکر فرمایا ہے:

ایف ایل اینڈرسن (اسلامی نام حسن) نمبر ۲۰۲-۲۰۰ درتھ سٹریٹ نیویارک۔

ڈاکٹر ایس جارج بیگر۔ نمبر ۲۰۰-۲۰۱ میس کونی ہیٹا ایونیو فلاڈیلفیا (برہمن احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸) حضور نے ۳ ستمبر ۱۹۰۲ء کو ”لیکچر لاہور میں فرمایا۔“

”میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت مسیحی کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے جتنی خود بخود اس عقیدہ سے شیعہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں

کون ان سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بہت کچھ چیز نہیں اور گودہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزار ہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسمیں انہوں نے اپنے لئے یہ سے اتار دی ہیں اور تو حید کی ڈیور ٹی کے سبب کھڑے سے ہار گئے

تاریخ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الہی اللہ سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھک دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاکیزہ رحمت سے ہمیشہ پشاور سے تعلق رکھنے والے (پاکستان پورہ) نے اس طرح اسی عہد مبارک میں کمال حاصل کیا اور مسلم امریکہ کی بنیاد رکھ دی گئی۔ علاوہ ازیں حق کے عالمی اور دائمی علیہ نکتے لئے حضرت اقدس کے ہاتھوں قیامت تک قائم رہنے والے ایک روحانی اور پر شکوہ میٹا کی تعمیر کا بھی آغاز ہوا جس کی اساسی پانچ اجزاء ہیں۔

۱۔ حیدر کا بلند پایہ لٹریچر۔ حضرت جہاں کے لئے ایک مبارک خاندان

۲۔ نظام الوصیت۔ ہم صدر جن احمدی کا انتظامی ادارہ۔ ۵۔ خلافت کا آسمانی نظام جس کا وعدہ قرآن کریم و حدیث میں پہلے سے موجود ہے اور جس کے قیام کی ہماری بشارت ہے۔ ۳۔ کوئی جیسا کہ رسالہ الوصیت سے عارف عمال ہے۔ چنانچہ میں اس رہنمائی میں گئی کے مطابق حضرت اقدس کے وصال کے بعد مسلم احمدیہ میں قدرت، ثناء کا بارگاہ اور نظام معرزی وجود میں آگیا اور حضرت ماویا خان اہل حق مولانا

نورالین صاحب پہلے خلیفہ منتخب ہوئے آپ کے چھ سالہ عہد خلافت میں ہزاروں سعید رو صی حاصل احمدیت ہوئیں اور نہ صرف احمدیہ پریس میں نمایاں اضافہ ہوا بلکہ جماعت کی بلکہ مائٹوں اور اموال میں بھی خاصی ترقی ہوئی اور نظام خلافت کے خلاف اٹھنے والے فتنے پائے پائے ہو گئے۔

دوسرا دس

(۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء تا ۱۳ دسمبر ۱۹۳۹ء) سیدنا خرد و صلح المؤمنون خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو برصغیر کی احمدی جماعتوں کے معزز زائرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "بہادر فرزند خلیفہ کا تبلیغ ہے جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کیوں کہ میں ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا میں جھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حیرت تھی کہ اسلام کا جو بھی کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہی ہوا۔ میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے سے میں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو باتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو چراتا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں میں نہیں سمجھتا تھا اور نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جوش انہی اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ماں اتنا جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پیوانا ہے اور عمر بھر اس جوش اور خواہش کی بنیاد پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے

تبلیغ اسلام کا کام ہو

اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اسی نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بشارتیں دی ہیں۔ غرض تبلیغ کے کام سے مجھے بڑی دلچسپی ہے یہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے دعاؤں کو قبول کرنا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ سب دنیا ایک مذہب پر جمع نہیں ہو سکتی اور یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کو نہیں کر سکے اور کون ہے جو اسے کر سکے یا اسی کا نام بھی لے۔ لیکن اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خادم اور غلام توفیق دیا جاوے کہ ایک خدا تک تبلیغ اسلام کے کام کو کرے تو یہ اس کی اپنی خوبی اور کمال نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کام ہے میرے دل میں تبلیغ کے لئے اتنی تڑپ تھی کہ میں حیران تھا اور سالانہ کے لحاظ سے بالکل قاصر بس میں اس کے حضور ہی جھکا اور دعا میں کہیں۔ اور میرے پاس تھا ہی کیا؟ میں نے بار بار عرض کیا کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دولت نہ کوئی جماعت ہے اور نہ کچھ اور ہے جس سے میں خدمت کر سکوں۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ اس نے میری دعاؤں کو سنا اور آپ ہی سالانہ کر دیتے اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے ساتھ ہو جاؤ۔

پس آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا نے چن لیا اور یہ میری دعا کا ایک ثمر ہے جو اس نے مجھے دکھایا۔ اس کو دیکھو کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سالانہ سب وہ آپ ہی کرے گا۔ اور انہی بشارتوں کے عملی رنگ میں دکھا دے گا اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا جس میں میرے شاگرد

نہ ہوں گے۔ کیوں کہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میری کام ہوگا۔

اب تم یہ سوچ سکتے ہو کہ میری ذمہ داری تبلیغ کے کام سے آج پیدا نہیں ہوئی۔ اس حالت سے پہلے بھی وہاں تک مجھے موقع ملا۔ مختلف لوگوں اور صورتوں میں تبلیغ کی تجویزیں کرتا رہا۔ وہ جوش اور دلچسپی جو فطرتاً مجھے اس کام سے تھی اور اسی راہ کے اختیار کرنے کی جو مجھے اختیار کشتش سے ملتی تھی، موتی تھی اس کی حقیقت کو بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے کام میں دخل تھا ورنہ جب تک اللہ تعالیٰ نے ایک فطرتی جوش اس کے لئے میری روح میں نہ رکھ دیتا میں کیوں کر اسے سرانجام دے سکتا تھا۔

اب میں آپ سے شہادہ چاہتا ہوں کہ تبلیغ کے لئے کیا کیا جاوے؟

میں جو کچھ اس کے متعلق ارادہ رکھتا ہوں وہ میں بتا دیتا ہوں مگر تم موجود اور غور کرو کہ اس کی تکمیل کی کیا صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اور ان تجاویز کو عملی رنگ میں لانے کے واسطے کیا کرنا چاہیے؟

ہر زبان کے مبلغ ہوں

میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں تاکہ ہم ہر ایک زبان میں اس کے ساتھ تبلیغ کر سکیں۔ اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اس کام لئے کی توفیق ملی تو اسے وقت پر ظاہر ہو جائیگی غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے کہ ہر ملک میں تبلیغ کرنا (باقی ہے)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سائنسی علوم

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد انڈیا

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف ہندوستان میں سائنس کے شعبہ فلکیات کے جوٹی کے ماہر ہیں۔ سائنس دانوں کی عالمی میٹنگز میں مدعو کئے جاتے ہیں۔ متعدد انعامات اور ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہیں جن کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ارشادات عالیہ میں نہایت عمدہ الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ اپنے خرچ پر سلسلہ کالٹریچر شائع کر کے معرفت تقیم کرنے میں حضرت مسیح صاحب انجی مثال آپ تھے۔ (ایڈیٹور)

مسلمان قرآن مجید کی تعلیم سے بے توجہ ہو گئے اور ان کے ظاہری علوم بھی جانے رہے۔ مقدس بائبل سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

مسلمانوں پر تب ادبار آیا کہ جب تعلیم قرآن کو بھلا یا لیکن بفضلہ تعالیٰ یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بشارت دی تھی کہ تنزل کے بعد پھر مسلمانوں پر ترقی کا زمانہ آئے گا اور آخری زمانہ

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہفتی اُمتی کمثل المطر لا یدری علی اولہ خیر ام اخرہ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے بھی ہمیں یہی ایمان افسر روز بات بتائی کہ

عوام اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں اچھا ہے اور وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھا چکا ہے۔

رفیع اسلام اللہ تعالیٰ نے آپ پر بھی وہ رب زدنی علیاً کی دعا الہاماً نازل فرمائی نیز آپ کو بذریعہ الہام یہ دعا بھی سکھائی گئی وہ رب ادنیٰ خالق الاشیاء یعنی اے میرے رب مجھے اشیاء کے خالق دکھلا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی کہ آپ کے فرزند کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی آپ نے فرمایا:۔

وہ آئے ہندوستان خدا یقیناً یقین رکھو کہ قرآن شریف

جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح علم خواہ کس قدر ترقی کر جائے سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا ہے گا کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ علم بالقلوب اب دنیا کو قلم کے ذریعہ علم سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ضلالت کدہ ہوتی۔ جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کر رہی ہوتی۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا اور علم کے میدان میں کھڑا کر دیا۔

ترتیب کبیرہ تفسیر سورۃ العلق) ہمارے ملک کے سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اپنی مشہور کتاب GALIMPSES OF WORLD HISTORY میں عرب سائنس دانوں کے لئے

FATHERS OF MODERN SCIENCE کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یعنی وہ موجودہ سائنس کے باپ ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ بورد میں

ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ (سورۃ العلق آیت ۴) یہ سب سے پہلی وحی تھی جو ہمارے نہایت ہی پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔

اسی طرح قرآن مجید کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اب دنیا میں ایک عظیم علمی انقلاب پیدا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قرآن کریم کے نزول کے وقت عرب بالکل جاہل تھے۔ قرآن مجید کی برکت سے انہوں نے ذہنی اور ذہنی علوم سیکھا۔ پھر ان کے ذریعہ سے سپین نے علم سیکھا۔ پھر چین سے یورپ کے دوسرے ممالک نے سیکھا اور مزید ترقی دی۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں:۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علوم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہتی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کو نشی کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود بیج اپنی حالت میں جو قیمت رکھتا ہے اس سے کوئی ارتکار نہیں کر سکتا۔ درخت کا پھل اور خواہ کس قدر بڑھ

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہے کہ ذکر الہی کے ساتھ کائنات عالم پر غور کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے بھی آئے ہیں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان موجود ہیں۔ وہ عقل مند جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرنے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس عالم کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو ایسے بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے۔

ال عمران آیت ۱۹۱-۱۹۲) دنیا کے تمام اعظم سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے بہت بڑا علمی انقلاب پیدا ہوا تھا۔ آپ پر عظیم الشان وحی نازل ہوئی تھی۔

(ترجمہ) یعنی اپنے رب کا نام لے کر پڑھے جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ پڑھ اور تیرا رب اتنا بڑا کریم ہونا ظاہر کر رہا ہے جس نے قلم کے ساتھ سکھایا ہے اور آئندہ بھی سکھایا گا۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا

یہی غیر محدود معارف و حقائق کا ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا رہا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا کوئی دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مصدقیت اور پورا التزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔

قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب..... ختم نہیں ہو سکتے بلکہ جدید درجہ پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال صحیفہ مطہر کا ہے تا خدا تعالیٰ کے توفیق اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی کہ علوم جدیدہ کو خدمت دین کی غرض سے حاصل کرو۔ آپ فرماتے ہیں:

رو میں ان مولویوں کو غلطی سے جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمجائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیتے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے انھیں اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراخت ہے کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کافی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

گروہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا خواہ ہمام الہی سے پیدا ہوتا ہے جو قرآن کریم میں کوٹ کر پٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تدلی اور فیستہ سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمتہ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی خبر ہے کہ جو بطور انتہاء بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑھنے اور ایسے جزو اور ہنریک ہونے لگے کہ کبھی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس ان کو سمجھنے کا موقع نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الہی نور نہ رکھتے تھے وہ محض ٹھوکہ کھانے اور ایسے جزو سے روز جا پڑتے اور سب سے ان کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کر لیا اور اسلام کو تسلیم کرنا سخت کرنے کی بات ہوئی اور وہ کسی کو شکست دینے کی بات نہیں دیکھتے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ لیکن دینی خدمت وہی بجالا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

(ملاحظہ فرمائیں جلد اول صفحہ ۱۰) مزید سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- وہ اہل اسلام وہ قوم ہے جن کو جا بجا قرآن میں لکھی زینت دی ہے کہ وہ فکر

اور خواص میں مشق کریں اور جو کہ نبات صنعت زمین و آسمان میں پھرنے پڑے ہیں ان سے واقفیت حاصل کریں۔ مومنوں کی تعریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سید کروا اللہ قیاماً و نعوا و اعلمی جنو بھم و متفکرون فی خلق السموات الارض ربنا ما خلقت هذا باطلا۔ یعنی مومن وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو کفر سے سمجھتے اور اپنے بستر پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں کہ خدا یا تو نے ان صنعتوں کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ یعنی وہ لوگ جو مومن خاص میں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً اسی پر کفایت کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اس کا قطر اس قدر ہے اور اسی کی کشش کی یہ کیفیت ہے اور آفتاب اور مہتاب اور ستاروں سے اس کو اس قسم کے تعلقات ہیں۔ بلکہ وہ صنعت کار کمالیت شناخت کرنے کے بعد اور اس کے خواص کھیلنے کے پتھر جاننے کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے یوفی الحکمۃ من یشاء من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ یعنی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔ پس وہ کچھنا چاہتے ہیں کہ ان آیات میں مسلمانوں کو کس قدر علم و حکمت حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور حدیث شریف میں لکھا گیا ہے

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ یعنی علم کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فریضہ ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۱۲ تا ۱۴) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلفاء کرام بھی علم اور سائنس کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ اس کی ایک جھلک پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہذب خلیفہ حضرت حکیم الامت الحاج حافظ مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کو قرآن مجید سے بے حد عشق تھا اور آپ بہت بلند پایہ عالم تھے۔ آپ کو ہر علم سے دلچسپی تھی۔ آپ نے بڑی رقم خرچ کر کے اپنی ذاتی لائبریری بنائی تھی۔ جن میں دینی کتب کے علاوہ کیمیا۔ طب۔ علم جراحی۔ علم ہیئت کی کتابیں بھی تھیں۔ جب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قائم کرنے کی تحریک ہوئی تھی تو باوجود اس کے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ پر سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے کا بھاری بوجھ تھا آپ نے احباب جماعت کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے لئے چندہ دینے کی تحریک فرمائی تھی۔

(ذکر جامع احمدیت جلد چہارم) آپ نے اپنے خطبات میں فرمایا:-

وز پیدا الہام جو ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا وہ بھی افسر باعمر و باکرم ہی تھا اور پھر رب زدنی علما کی دعا تعلیم ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کی کس قدر ضرورت ہے۔ سچے علوم کا مخزن قرآن شریف ہے.....

(خطبات نور جلد اول صفحہ ۱۰) حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی امجد علیہ العز و جہات احمدیہ کی راہنمائی ایک لمحہ عرصہ تک فرمائی (۱۹۱۵ء - ۱۹۱۸ء) اور باقی ملاحظہ فرمائیں جلد چہارم

حضرت شہزادہ عبد المجید صاحب

اولین مجاہد ایران

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب سیکرٹری صدر سالہ احیاء جشن تشکر

سندھ مشہور شاہ افغانشاہ احمد شاہ ابدالی دُرّانی د ولادت ۲۱۷۲۴ء وفات ۱۷۷۳ء کی نس سے والئی افغانستان شاہ تیمور دُرّانی ابن شاہ زمان اولین مجاہد احمدیت حضرت شہزادہ عبد المجید صاحب کے پڑدادا تھے۔ شاہ زمان کے بھائی شاہ شجاع والئی کابل کے قتل کیا جانے پر شاہ زمان اور ان کے متعلقین پیناب میں پناہ گزیں ہوئے شہزادہ صاحب کا خاندان لہ پستان میں مقیم ہوا۔

سندھ و ہموقیا اور دعوتِ مقابله

ایک سو پانچ حضرت اقدس پرچمن ظن رکھنے والوں بشمول شہزادہ صاحب طالب حق مریدوں اگست ۱۸۹۱ء میں بذریعہ اشتہار نامی علماء و صوفیاء کو مخاطب کر کے لکھا کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی فلاح و روحانی دعوت، مقابلہ کو قبول کریں۔ ہم نے حلقاً وعدہ کیا ہے کہ آپ ان صاحبان کو لائیں گے جو جسم کے ساتھ حضرت مسیح کے گناہوں پر جانے کے دلائل پیش کریں گے اس وقت جس نے مقابلہ کیا شکست کھائی اور حضرت مرزا صاحب کو اس سے ترقی ملی۔ چودہ مہینہ علماء نے آپ کو قبول کیا۔ اسی وقت جبکہ ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کے ضیاع کا خطرہ ہے۔ آپ صاحبان نے توجہ نہ کی تو کسب کام آئیں گے جس فریق نے گریز کیا ہم بذریعہ اخبارات اس کا اعلان کریں گے حضرت مرزا صاحب نے کیا تو دس گنا زیادہ اعلان کریں گے دت ایک ماہ اور مقام لہ پستان مقرر کیا گیا۔ آخر یہ حضرت مرزا صاحب کی تفریح و تفریح تھی کہ آپ کو یہ دونوں مقابلے منظور ہیں۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۶۶ تا ۶۷)

اولین جلسہ سالانہ دعوتِ مقابله

حضرت اقدس علیہ السلام نے رسالہ آسمانی فیصلہ میں بیان فرمایا ہے کہ جب کوکافر و کفار دعا لیا گیا۔

نذیر حسین صاحب دہلوی نے وفات و حیات مسیح کے بارے بخت سے گریز کیا۔ اگر وہ بخت نہیں کرنا چاہتے تو قسم کھا کر کہیں کہ قرآن مجید میں حیات مسیح کا ذکر ہے۔ یا کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل پیش کریں۔ پھر ایک سال تک وہاں مقیم رہے۔ وہ مبتلا نہ ہوئے تو میں قوبہ مکہ میں پناہ گزیں کرنا ہوں کہ وہ ہرگز بخت نہ کریں گے۔ کریں گے تب حد رسوا ہوں گے۔

نیز بیان فرمایا کہ قبل از وقوع مبشرات اور امور عجیبہ پانے، اکثر دعویٰ قبول ہونے اور قبولیت کی اطلاع پہلے سے جانی اور قرآن کریم کے معارفِ جدیدہ اور عجیبہ کھولے جانے ان چار عظیم تائیدات کا وعدہ مومن کمال کو دیا گیا ہے۔ سو اس بارے میں روحانی مقابلہ مخالف علماء وغیرہ جو سے کریں۔ اور قرین کی رضامندی سے ایک کیمت مقرر ہوگی۔ جس کے پاس سال بھر ہر فریق کو قبیل نامہ لکھی جھینٹے ہیں۔ پھر کثرت کے رنگ میں فیصلہ ہو۔

اولین جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں اس کیمٹی کے تقرر کے بارے مشورہ کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں پچھتر حاضرین میں شہزادہ صاحب شامل تھے۔ اور یہ رسالہ سنایا گیا طے پایا کہ یہ رسالہ شائع کر کے پہلے مخالفین کا عندیہ معلوم کیا جائے پھر ممبران مقرر کئے جائیں۔

ایک عرب بھائی کی مدد

اشتبہا مورخ ۱۷ مارچ ۱۸۹۲ء سے حضرت اقدس نے ایک غصی عرب بھائی کو جو حوادث کی وجہ سے ملک ہند میں آئے۔ قباورہ مہیا کہنے کی تحریک فرمائی کہ وہ ہمارے بیٹے کو فریاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے میں۔ حضور نے

مہند خاص دستوں کی مدد درج کی ہے۔ ان میں شہزادہ صاحب بھی شامل ہیں۔

تین سو تیرہ صحابہ میں شمولیت

آپ نے ۸ مارچ ۱۸۹۲ء کو بیعت کر لی تھی (نقل رجسٹر بیعت) جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء میں آپ نے ایک خط لکھا۔ (نمبر ۶۲) ضمیمہ آئینہ کلمات اسلام) ضمیمہ انجام آہم کی ۲۱۲ صحابہ کی فہرست میں بھی آپ کا نام نامی ۷۴ نمبر پر درج ہے جس میں حضور نے یہ رقم فرمایا ہے کہ یہ فہرست اور آئینہ کلمات اسلام کی فہرست دونوں اصحابی مہدی کے اسماء کتاب میں درج ہونے کے بارے حدیث کو پورا کرتی ہیں اور یہ تمام خصلتِ صدق و صفا رکھتے ہیں۔ ان اعزازات کے علاوہ یہ اعزاز بھی آپ کو حاصل ہوا کہ حضرت اقدس لہ پستان میں آپ کے مکان پر تشریف لے گئے۔

اسیرت الہدی حضرت اول۔ روایت ۵۹

آپ کی علمی تہذیب

آپ عربی اور فارسی میں اچھی ادبی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کے بیوی بچوں زاد بھائی شہزادہ والا گوہر (دبہ ڈسٹرکٹ جج) نے یہ خبر شائع کرائی کہ میں نے شہزادہ عبد المجید صاحب پر احمدیت کی غلطی ثابت کر دی ہے۔ شہزادہ صاحب کی پڑ پڑ اور خاندان ترمیدی چھٹی مورثہ ۶ جون ۱۸۹۸ء صبح آپ کے مدعی فارسی قصیدہ اور والا گوہر صاحب کے اعتراضات اور اپنی طرف سے جوابات حضرت اقدس مسیح نے اپنی پورے دو سو صفحات کی کتاب آیام صلح کے جالیں صفحات میں درج فرما دیے ہیں۔ اور شہزادہ عبد المجید صاحب کے متعلق یہ رقم

فرمایا ہے کہ وہ "نیکس جین اور راست گوار متقی ہیں۔ اور ان کو خدا تعالیٰ نے ہدایت اور حق کی طرف بھیجا ہے۔۔۔۔۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ

صفتِ یشاء

۲۔ آپ نے ایک اور حضرت اقدس کی مدح میں قصیدہ ۱۹۰۱ء میں لکھا (الکلم ۷ ستمبر ۱۹۰۳ء) ۳۔ شہزادہ صاحب نے حضرت اقدس کی انوار و برکات کے بیان پر مشتمل ۱۹۰۱ء میں رسالہ "انوار احمدی" تالیف کیا اور اسی سال آپ نے اپنی تصنیف "عاقبۃ المکذبین" شائع کی۔

۵۔ تفسیر سورہ اخلاص، صفات اٹھانوے۔ طباعت ۱۹۱۹ء ابتداء میں حمد باری تعالیٰ بزرگان عربی آپ نے دیگر مذاہب کو چیلنج دیا ہے۔ کہ اس سورۃ میں ہر رنگ کے شرک کی تردید ہے، جو اعجازی محاسن ہیں ان کی نظیر پیش کریں۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے اپنے تبصرہ میں لکھا کہ مصنف نے عالمانہ رنگ میں بہت عمیق اور جدید نکات بیان کیے ہیں۔ اور اسے ذوقِ عظیم قرار دیا ہے۔

نشانات کے ظہور

تین سووی۔ محمد عبداللہ اور عبدالعزیز بھائی تھے۔ انہیں بہت شان و شوکت حاصل تھی۔ ان کا گھر نے نے حضرت اقدس علیہ السلام پر اسی زمانہ میں فتویٰ کفر صادر کیا جبکہ انہیں مولوی محمد حسین صاحب بن مولوی صفور کے مصدق تھے۔

ان تینوں اور دیگر ان کے دو ساتھی مولویوں کے عبرتناک انجام کے بارے شہزادہ صاحب نے اپنی کتاب "عاقبۃ المکذبین" میں تحریر کرتے ہیں کہ۔

اب میں نے ایک اشتہار شائع کر کے پوچھا کہ مجھے جس وجہ سے کافر کہا جاتا ہے اور حیات مسیح کا کیا ثبوت ہے۔ جواب نہ بنایا تو عبدالعزیز نے مجھ پر ایک فخری استغاثہ از الہ حیثیت عرفی کا دائرہ کرایا۔ کئی ماہ کے مقدمہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ لیکن مقدمہ کی پریشانی سے مدعی کو خود ہی مقدمہ سے دستبردار ہونا پڑا۔ وہ سب اور پریشانی کے باعث ہونے لگا اسے

سخت صدمہ ہوا۔

حضرت اقدس نے توجہ سے اس مقدمہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے عرض کی کہ میں کو مقدمہ چھوڑنے کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔ اس ناکامی کے علاوہ اس کا ایک بھائی پرولیس میں مگر گیا گیا اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔ یہ سن کر حضور نے ہنس کر فرمایا کہ یہ تو آپس کی کیا سنت ظاہر ہوئی میں نے عرض کیا کہ اس دشمنِ گمراہ کا مقصد تھا کہ مجھے سنسز پر توجہ دینی سے کہیں کہیں دیکھو ہم نے ایک کنٹرول ریلی کی کسی خبری۔ حضور سے تقاضی کی وجہ سے مجھ پر مقدمہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے یہ کرسٹم ایس ظاہر ہوا۔ اور حضور کا الہام انی صحت من اور ادا اہانتک پورا ہوا۔ (ص ۳۲) ان مولویوں کے بارے میں آپ مزید لکھتے ہیں:-

عبداللہ کا انجام یہ ہوا کہ وہ بحالت سرفہرہ ہارنپور ریلوے اسٹیشن پر سزا اور تادیب ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوئی جو ان لوگوں کے نزدیک کافر تھا ایک کافر کے ہاتھوں قبر میں داخل ہونا کیا باعثِ عزت ہے؟ اس وقت توجہ پراستغاثہ دائر تھا۔

اب عبدالعزیز کی باری آئی وہ صحتی بھی تھا اور سزاؤں اس کے مزید تھے وہ حضرت اقدس کا اتنا شدید مخالف تھا کہ وہ ڈاکو کو کہتا تھا کہ ہم مرنا صاحب کی تھا نصف (معاذ اللہ ایسی گندی تحریروں کو لے کر اپنے ہاتھ کو ناپاک نہیں کرتے۔ جب وہ اپنی توہین میں حد سے بڑھا تو خود بخوار شیر بہر کی طرح قبر خراؤندی اس پر لپکا اور وہ ایسے جاں گداز اور دردناک مرض میں گرفتار ہوا کہ جس کے تصور سے برونگٹے گھر سے ہوتے ہیں۔ ہر دفعہ پیشاب کرتے وقت اسے کھوات کا سزا چھٹنا پڑتا۔ مدت دراز تک اس عذابِ الیم میں گرفتار رہ کر وہ موت کے منہ میں چلا گیا۔

اس کے تیرہ دن بعد صہر کی باری آئی۔ اور اس کا رسالہ شائع ہوا۔ جس میں بار بار حضرت اقدس کو مرتد لکھا تھا۔ اور ادھر اس کو موت کا پیالہ پینا پڑا۔ کیا شائبہ سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے ان مولویوں کے ایک سارشتہ دار مولوی اسماعیل نے براہینِ احمدیہ دیکھ کر حضرت اقدس کے ارتداد کا فتویٰ دیا تھا۔ وہ بھارت سے مجرم ہوا۔ ایک ایسے مولوی

شاہدین تھا۔ دیوبند۔ سپہارنپور کا سند یافتہ۔ اپنے مدرسہ میں تمام دینی علوم پڑھاتا۔ مفتی بچا بکھانا تھا۔ حضرت امام عزیزی نے ایک رسالہ کی اس کے معقول بشرح لکھی تھی جب اس نے حضرت اقدس کی مخالفت میں بہت زور لگایا۔ تو اس پر یہ بلا نازل ہوئی کہ اس کے دماغ میں خلل واقع ہوا۔ اور وہ ہلکتا بھرتا۔ بچے کا شغل بتا۔ مدرسہ، علم، فتویٰ اب کچھ بھی نہ رہا۔

ایران میں بطور مبلغ جانا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک زفق زندگی پر آپ نے سب سے پہلے لیک کہا۔ (بیان حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ) حضور نے آپ کو ایران کے لئے بطور مبلغ منتخب کیا۔ آپ کا عزم تھا کہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے لیکن پاسپورٹ کے انتظار کے عرصہ میں آپ کی جمع کردہ رقم کم ہوتی گئی۔ آپ گئی کا استعمال کرنے لگے اور بانوں کے لئے سرقا ب۔ تاکہ آپ کے بڑھاپے اور ضعف کی وجہ سے آپ کا جاناروک نہ دیا جائے۔ (الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۱ء صفحہ ۷۶ و ۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۹۶) روس اور بخارا کے لئے دو مبلغین بھی آپ کی زیر امارت ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو روانہ کئے گئے۔ جلسہ مشاورت ۱۹۲۷ء میں یہ بیان کیا گیا کہ اس بے نفس مبلغ کے ذریعہ روس سے طہران پر سید احمدیہ کا اثر ہوا ہے۔ اور باقاعدہ جماعت قائم ہوئی ہے۔

(رپورٹ مشاورت صفحہ ۱۱) آپ نے ۱۹ اگست ۱۹۲۷ء کو وصیت کی تو آپ کے پاس صرف تیرہ سو روپیہ تھا (ریکارڈ وصیت) پندرہ روپیے ناموار صدر انجمن سے تنخواہ ملتی تھی۔ اچھی غذا آپ کھاتے تھے۔ خدمتِ خلق کا سبب بھی تھا چار سال پاسپورٹ کا انتظار رہا اس لئے آپ کے پاس اگر کچھ رقم موجود تھی تو بہت تھیں تھیں۔ سوچا دو سال ایران میں بیت چکے تھے حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد روس واپس سے آزاد ہو کر ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو قادیان پہنچے پہلے ایران شہزادہ صاحب کے پاس

پہنچے تو دیکھا کہ گمراہ تاریک ہے غل جام میں کرنا ہوتا ہے اس کے لئے دوائے دینے کی گنجائش نہ تھی ہاتھ پاؤں سردی سے پھٹے ہوئے تھے۔ کپڑے تیلے تھے۔ جماعت بڑھی ہوئی تھی۔ ایک دو پیسے کے انگریز روٹی پر گزارہ کرتے بعض اوقات بغیر کھانے کے دن گزارتا۔ اس کے باوجود آپ کا عزم تبلیغ دیکھ کر مولوی صاحب شرمندہ ہو جاتے۔

(الحکم ۷ اگست ۱۹۳۳ء صفحہ ۱۱) نظارت دعوت و تبلیغ کی رپورٹ سے کہ اکثر اوقات شہزادہ صاحب اس قدر تنگی سے گزارہ کرتے تھے کہ ڈاک کی ضروریات کے لئے پیسہ نہیں ہوتا تھا۔ اس وجہ سے سال زیر رپورٹ میں سو اٹھ دو مختصر خطوط کے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ (رپورٹ جنس مشاورت ۱۹۲۸ء - صفحہ ۱۸۹)

محترم میاں قمر خاں صاحب گجراتی احمدی کے پاس آپ ابتداء سے وفات تک رہے۔ افضل میں اور استفسار پر انہوں نے بتایا کہ شہزادہ صاحب درویشوں اور گوشہ نشینوں میں تبلیغ کرتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی مغلوم کلام سن کر محسوس اٹھتے تھے۔ باوجودیکہ آپ کے مدد و آپ کو بتاتے تھے کہ بعض لوگ آپ کو پلاک کرنے کے حربے ہیں لیکن آپ بلا خوف تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ مالک مکان کا بیٹا آپ کو باتوں پر کان دھرتے لگا۔ اس کی والدہ اسے حضرت امام رضا کے مزار پر لے گئیں۔ تاہم اس کے خیالات ٹھیک ہو جائیں۔ تو اسے رات کو آواز آئی:-

"امام مہدی آخر زمان ہیں جا نیست، در قادیان است" (کہ امام مہدی آخر زمان یہاں نہیں قادیان میں ہے) اور اس نے بیعت کر لی۔ ایران میں احمدیت کا پیغام نہ تھا اس لئے اسے نہ نہ کہنے پر لوگ بیعت کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ اگر علیحدہ اور روس سے ملاقات نہ ہوتی تو آپ پورا ہے اور راستے پر کھڑے ہو کر تبلیغ شروع کر دیتے۔ موسمِ مہرما

کے لئے بستر ناکافی تھا۔

آپ کا استعمال

صاحب نے بیان کیا کہ حضرت شہزادہ صاحب نمونہ سے بیمار ہوئے۔ اس وقت سردی اپنے جوہن پر تھی بیماری کو آپ نے مہر و تحمل سے برداشت کیا۔ دوسرے روز آپ کو شفا خانہ میں داخل کرنا تھا کہ بعد عشاء آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور آپ یکم رمضان کو (تاریخ ۲۳ فروری ۱۹۲۸ء) وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون جنازہ میں ہم صرف تین افراد تھے ایک میں۔ دوسرا فرض اللہ جو آپ کے ذریعہ احمدی ہوا تھا۔ تیسرے غلام محمد باشندہ قندھار جو آپ کے زیر تبلیغ تھے اور دعوت الامیر کا مطالعہ کرتے تھے۔ آپ کی تدفین طہران شہر کے جنوبی طرف سب سے بڑے قبرستان میں ہوئی۔

شہزادہ صاحب کی شہادت

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء کو ایک نہایت لطیف خطبہ میں فرمایا:-

شہزادہ صاحب کے پاس اپنے فروخت کردہ مکان کا کچھ روپیہ تھا۔ انہوں نے اپنے خرچ پر بیرون ملک جانے کا ارادہ کیا تھا بھجوانے میں کچھ عرصہ لگا۔ انہوں نے نہیں بتایا کہ ان کے پاس روپیہ نہیں۔ حالانکہ وہ ایک غیر ملک کو جا رہے تھے جہاں ان کا کوئی واقف نہ تھا۔

ایک دفعہ دیر سے ان کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میں خط نہ لکھ سکا کہ میرے پاس ٹکٹ کے لئے پیسہ نہ تھے۔ وہیں آپ بیمار رہے ڈاکٹری مشورہ پر دوسرے روز شفا خانہ میں انہیں داخل کرنا تھا کہ وہ وفات پا گئے۔

قرآنی اصطلاح میں ذیاد ویران ہے۔ جماعت احمدیہ نے اسے اپنی روحانی نشی سے آباد کرنا ہے جس کے لئے بڑی قربانیاں کی ضرورت ہے۔ زندہ قویں جانتی ہیں (باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت

صاف دل کو کثرتِ اعجاب کی حاجت نہیں
اک مثال کافی ہے گردِ یقین خوفِ کردگار

از محترم مولانا شریف احمد صاحب المینی ایڈیشنل ناظر
دعوتِ تبلیغ قادیان

(۱)

حضرت باقی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ایک فارسی الاصل معزز خاندان میں پنجاب کی ایک اگنام مگر مقدس بستی قادیان ضلع گورداسپور میں ۱۳ فروری ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں شرف مکالمہ مخاطبہ سے سرفراز فرمایا۔ اور تیرہویں صدی ہجری کے اواخر میں آپ پر منکشف کیا کہ آپ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم متعلقہ ظہور مجددین کے مطابق چودہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں اور پھر آپ پر یہ بھی انکشاف فرمایا کہ عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بجڑہ العنصری چلے گئے اور اب تک وہاں زندہ ہیں اور اس زمانے میں وہ زندہ ہی آسمان سے اُمتِ محمدیہ کے اصلاح کے لئے نازل ہوں گے۔ غلط ہے۔ اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے بلکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم بنت انبیاء کے موافق وفات پا چکے ہیں۔ (اور تحقیق کے مطابق ان کی قبر سرینگر کشمیر کے محلہ خانیہ میں ہے) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر احیاء دین اور اشاعت اسلام کے لیے بھیجا ہے۔ گویا اس زمانہ میں ظاہر ہونے والی تین شخصیتیں نہیں بلکہ ایک ہی شخصیت ہے جو چودہویں صدی ہجری کا مجدد مسیح موعود اور مہدی مہمورد ہوگا جیسا کہ احادیث نبویہ میں وارد ہے۔

”لا اله الا عیسیٰ“

(ابن ماجہ)

”واہامکم منکم منکم (بخاری شریف) چنانچہ باقی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:

الفاظ جب تیرہویں صدی کا اخیر ہوا اور چودہویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام

کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔“

(کتاب البریۃ ص ۳۸ حاشیہ)

ب۔ اُس نے مجھے بھیجا اور میرے

برائے خاص الہام سے ظاہر

کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا

ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے

کہ ”مسیح ابن مریم رسول اللہ

فوت ہو چکا ہے اور اس کے

رنگ میں ہو کر وعدہ کے مطابق

تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ

مفعولاً (الذالم اوم) ص ۶۲-۵۸۱

تذکرہ ص ۱۸۳

رج۔ ”مجھے خدا کی پاک اور بظہر

وحی سے اطلاع دی گئی ہے

کہ میں اس کی طرف سے مسیح

موعود اور مہدی مہمورد اور اندر

اور سیرتی اختلافات کا حکم

ہوں۔“ (اربعین حصہ اول ص ۱۸۳)

(۲)

حضرت باقی جماعت احمدیہ علیہ السلام

نے اذن الہی سے بیعت لینے کا

سلسلہ شروع فرمایا اور ۲۳ مارچ

۱۸۸۹ء کو (جس پر ایک صدی ہو

چکی ہے) لہذا نہ میں چالیس افراد

نے آپ کے دست مبارک پر بیعت

کی اور اس طرح جماعت احمدیہ کے

قیام کا آغاز ہوا اور اب ایک صدی

میں یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی تائید و

نصرت سے لاکھوں کی تعداد میں

اکتاف عالم میں پھیل چکی ہے چنانچہ

آپِ نبوت بکھرے انداز میں اعلان

فرماتے ہیں:

اسموا صوت السماء بآل مسیح جاو ارج

بیرشوا ز زمین امد امام کا سرکار

آسمان بار در نشان الوقت میگوید میں

میں دو شاہد از پیش من نمرہ زان پو بقر

کیوں عیا کرتے ہو گریں آگیا ہو کر مسیح

خود سیاحتی کا دم بھرتی ہے یہ بادشاہ

ابا سی کشن میں لوگو را حقت دارم ہے

وقت ہے جلد آئے اور گان و شہنشاہ

اک زمان کے بددلتانی ہے یہ ٹھنڈا ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
(درغین)

(۳)

حضرت باقی جماعت احمدیہ کے دعویٰ

مسیحیت و مہدویت کے بعد سنت

ماورین و مسلمانین کے مطابق آپ کی

شدید مخالفت شروع ہو گئی علماء کی

طرف سے آپ کی تکذیب و تکفیر اور

تسخیر و استہزاء کا شدید طوفان اٹھا۔

تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی اور

تشفی دیتے ہوئے یہ بشارتیں دیں:

الف: ”میں تجھے زمین کے کناروں

تک عزت کے ساتھ شہرت

دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند

کروں گا۔ اور تیری محبت دلوں

میں ڈالوں گا۔ جہانکد علی مسیح

ابن مریم اہم نے تجھ کو مسیح

ابن مریم بنایا ان سے کہہ

دے کہ میں عیسیٰ کے قدم

پر آیا ہوں۔

(ازالہ اہام ص ۶۲ تا ۶۳ تذکرہ ص ۱۸۳)

ب: ”بہ نیر فرمایا:

ب۔ ”یا تو ان من کل فرج عینی۔

یا تیک من کل فرج عینی۔

یعنی دور دراز سے لوگ آویں گے

اور تیری امداد کے لئے تجھے

دور دراز سے سامان پہنچیں

گے حتیٰ کہ لوگوں کی آمد اور

اسوال و سوال کے آنے سے

قادیان کے راستے نصن گھس

کہ گہر سے ہو جائیں گے۔“

تیز فرمایا:

”I SHALL GIVE YOU A

LARGE PART OF

ISLAM“

میں تجھے مسلمانوں کی ایک بڑی

جماعت عطا کروں گا۔ (تذکرہ)

آپ نے مخالفین سلسلہ کو متنبہ کرتے

ہوئے فرمایا:

رج۔ ”جھے اُس خدا نے کریم و عزیز

کی قسم ہے ہر جموں کا دشمن
اور مفتی کا نیت و نالود کرنے
والا ہے کہ میں اس کی طرف
سے ہوں اور اس کے بھیجے
سے عین وقت پر آیا ہوں
اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا
ہوں اور وہ میرے ہر قدم
میں میرے ساتھ ہے اور وہ
مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور
نہ میری جماعت کو تباہی میں
ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنے
تمام کام کو پورا نہ کرے جس
کا اُس نے ارادہ فرمایا ہے۔
یہ سدا آسمان سے قائم ہوا
ہے۔ تم خدا سے مت لڑو
تم اس کو نالود نہیں کر سکتے
اس کا ہمیشہ بول بالا ہے اپنے
نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور
اس سلسلے کو بے قدری سے نہ
دیکھو جو خدا کی طرف سے
تمہاری اصلاح کے لئے پیدا
ہوا۔ اور یقیناً سچو کا گریہ کار
بار انسان کا ہوتا تو یہ سلسلہ
کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا
مفتی ایسی صدی ہذا کا
ہو جاتا کہ اب اس کی بڑیوں
کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت
کے کاہنہ میں نظر ثانی کرو۔ کم
سے کم یہ تو سچو کہ شاید غلطی
ہو گئی ہو اور شاید تمہاری
یہ لڑائی خدا سے ہو۔“

(اربعین ص ۱۸۳)

یہ اگر انسان کا ہونا کاروبار کے ناقص
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا اور اگر

(درغین)

(۴)

حضرت باقی جماعت احمدیہ علیہ السلام اپنی

بعثت کی غرض ان الفاظ میں بیان فرماتے

ہیں:

الف: ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام

روحوں کو جو زمین کی متفرق

آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ

اور کیا ایشیا ان سب کو

جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید

کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں

کو دین واحد پر جمع کرے یہی

خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس

کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا“

(الوصیت ص ۱۸۳)

خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے

ہوئے فرمایا:

بہ آٹھ کہتے تھے ان زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سپاہیوں کو دنیا میں پھیلانے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے پڑھا۔

(ترجمہ القلوب ص ۲۹)
مگر یہ نیز فرمایا۔ میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اعلیٰ طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس نبوت کے لئے خدائے مجھے سچ کہہ کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آسٹگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدائے مجھ بھیجا ہے۔ کہ تائیں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دیکھو میں زمین اور آسمان کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ یہ بائیں بچ ہیں اور خدا ہی ایک خدا ہے جو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر تھے سر سے سے مردے زندہ ہو رہے ہیں۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ عیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو ایسے تھے تار کیبی سے نکال لئے یہ۔

(لیکچر زندہ رسول) مندرجہ حکم اسلامی ۱۹۸۷ء ص ۱۵۱

۱۹۸۶ء میں ۱۹۸۵ء کو حضرت سید محمد عتیق شاہ کی وفات کے بعد آپ کی جماعت میں ۱۹۸۵ء کو خلافت کا نظام جاری ہوا اور حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب آپ کے پسرے خلیفہ اور جانشین مقرر ہوئے۔ آپ کے عہد خلافت میں سندوستانی سے باہر انگلستان میں ۱۹۸۵ء میں جماعت کا ایک تبلیغی مکتب قائم ہوا۔ اور اس طرح بیرونی

دنیا میں تبلیغی مراکز کے قیام کی بنیاد پڑ گئی آپ کی وفات کے بعد ۱۹۸۵ء مارچ ۱۹۸۵ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح المود رضی اللہ عنہ جماعت کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کا کو الہام الہی میں حضرت سید محمد عتیق علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر دنیا کے کناروں تک مشہرت پائے والا "قرار دیا گیا تھا۔ آپ کے عہد خلافت میں بر صغیر کے علاوہ بیرونی مختلف براعظموں جزائر اور ملک میں احمدیہ جماعتیں قائم ہوئیں۔ مثلاً انگلستان۔

سکاٹ لینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزر لینڈ۔ سپین۔ شمالی امریکہ جنوبی امریکہ اور براعظم افریقہ کے مختلف حصوں میں، فلسطین، شام، جاوا۔ سامرا۔ (انڈونیشیا) مارٹینیس برما اور سیلون (سرینانکا) میں احمدیہ جماعتیں اور مشن قائم ہوئے اور تحریک جدید کے نتیجے میں دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا ایک وسیع نظام قائم ہوا۔ ۱۹۸۵ء میں حضرت المصلح المودود کی وفات کے بعد

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سند خلافت پر متمکن ہوئے خلافت ثالثہ کے دور میں خدمت دین اور اشاعت اسلام و اشاعت قرآن کا کام اور ترقی کر گیا۔ بر اعظم اور جزیرہ میں نئی جماعتیں قائم ہوئیں آپ کے کامیاب دور خلافت کے بعد ۱۹۸۲ء میں آپ کی وفات کے بعد سارے موجودہ محبوب آقا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سند آراء و عقائد ہوئے اور خلافت رابعہ کا با برکت دور شروع ہوا۔ آپ کے اس عہد خلافت میں اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن کا کام مزید ترقی کر گیا اور کہہ سکتے ہیں کہ اس عہد خلافت میں ۱۹۸۹ء مارچ ۱۹۸۹ء کے قیام پر پندرہ سال گذر رہے ہیں صدرالجنسین "شہداء" بنا یا جا رہے ہیں اور ایک پروگرام یہ ہے کہ کم از کم دنیا میں اب کی جائے والی سو زبانوں میں منتخب آیات قرآنیہ کا ترجمہ منتخب احادیث نبویہ معلوم کا ترجمہ اور حضرت سید محمد عتیق علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات کا ترجمہ اس تقریب سے پیش کیا جائے گا۔

اور اشاعت لڑ پھر کے اس وسیع اور اہم کام کے لئے دن رات کوششیں ہو رہی ہیں۔ بعض زبانوں میں محض قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ مثلاً انگریزی، جرمن، فرانس، ڈچ، سواحیلی، ہندی، پنجابی، اسپرانتو وغیرہ اور پروگرام یہ ہے کہ دیگر اہم زبانوں میں بھی قرآن مجید کا مکمل ترجمہ شائع ہو جائے۔ الغرض ایک صدی قبل قادیان سے جو ایک آواز اٹھی تھی وہ اب ساری دنیا میں گونج رہی ہے اور اب دنیا میں شاذ ہی کوئی ایسا علاقہ ہو گا جہاں جماعت احمدیہ نہ پائی جاتی ہو یا کم از کم وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام نہ پہنچ چکا ہو۔ چنانچہ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے کہ جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا دیکھئے خدا کا کلام کس شان سے پورا ہوا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

آج ساری دنیا میں احمدیہ جماعت کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے ہندو پاک کے علاوہ دیگر ملک میں کئی لاکھ احمدی موجود ہیں۔ قریباً دنیا کے سب ممالک میں جماعت کے مشن قائم ہو گئے ہیں سینکڑوں مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور سینکڑوں مبلغین اور مبلغین اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں جن کی مساعی جہیہ کے نتیجے میں لاکھوں غیر مسلموں اور مشرکوں نے حلقہ جوش اسلام ہو کر سبزیوں کو لڑایا ہے۔ اور اب اس جماعت میں ہر رنگ و نسل ملک و قوم طبقہ و سماجی علم و قابلیت اور فن و مہارت کے حامل ہیں اور مختلف ممالک کے نوجوان مالی قربانیوں کے علاوہ اپنی زندگیوں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رہے ہیں اور اس طرح جماعت احمدیہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت، دائرہ نیشہ ملی پوزیشن حاصل ہو چکی ہے قریباً ہر ملک میں جماعت کا پیرسین اور ترجمہ موجود ہے اور جماعت کی علمی، ادبی اور اقتصادی پوزیشن کو

نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جماعت کی یہ مستحکم پوزیشن اور روز افزونی ترقی حضرت بانی جماعت علیہ السلام کی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے کیونکہ ایک کاذب اور مفتری کو یہ خدائی تائید و نصرت حاصل نہیں ہو سکتی خود حضور علیہ السلام زمانے میں جیسے کچھ نہ تھی حاجت نہیں تھی تمہارا لڑکی خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ تو کچھ نظیر میر جیسی جلی تائید یہ ہوئی ہوں باپ بار چنانچہ خالقین مدد لہ احمدیہ میں جماعت کی اس غیر معمولی ترقی اور تبلیغی جدوجہد کا اعتراف کرنے پر اب مجبور ہوئے ہیں۔

الف۔ مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور تحریر کرتے ہیں۔ "آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحیرت دیکھ رہی ہیں کہ ہر سے بڑے گریجویٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹر اور ڈیکارٹ اور سیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے غلام احمد قادیانی کی خرافات و اہیم پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔۔۔ یہ ایک تناور درخت ہو چکا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔"

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء)
حضرت سید محمد عتیق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری حجت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے کلمات زمین میں پھیلائے گا اور سب اقوام پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نوراوار اپنے دلائل اور نشانیوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشم سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زندہ سے بڑھے گا اور پھر جگہ جگہ تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا بہت سی روکیں پیدا ہوئیں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے دغہ کو ہرا کرے گا اور خدا مجھے مخاطب کرے گا فرمایا کہ میں تجھے برکت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے سوائے سننے والوں بالوں کو یاد دہن اور ان پیش خبروں کو پسے خدقوں میں محفوظ رکھو۔"

تصاویر

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب
خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ



حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ



حضرت مرزا ناصر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

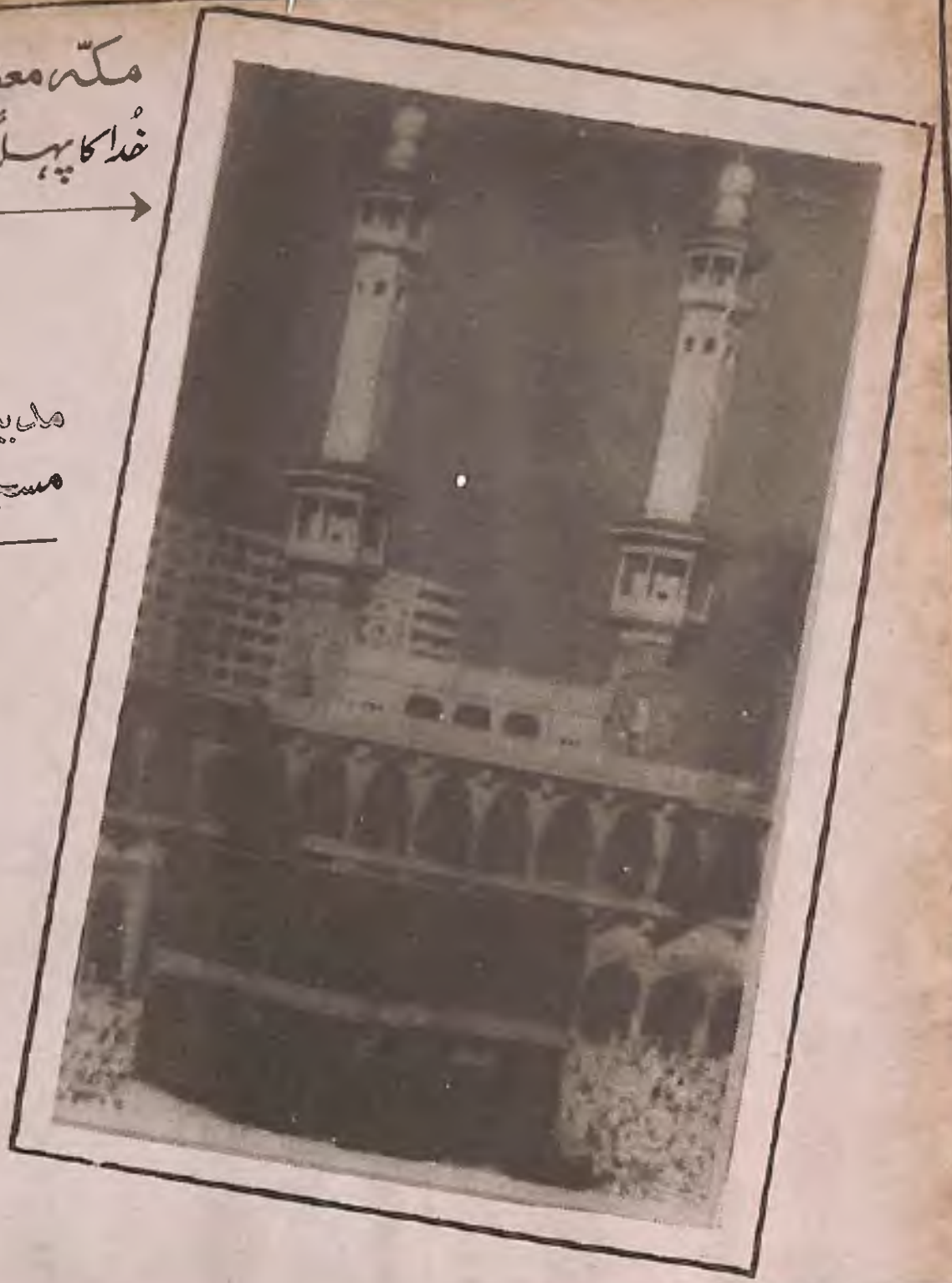


سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز



مکہ معظمہ میں
خدا کا پہلا گھر



ہمایون منورہ میں
مسجد نبویؐ



منارۃ ایح
قادیان



مسجد مبارک قادیان ↑

مزار مبارک سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
بیچ موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

مسجد اقصیٰ قادیان ↓





حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔



حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ۔

حضرت شیخ عبداللہ دین صاحب سکندر آباد۔

حضرت بیانی عبدالرحمن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ۔



مخبر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (نوبل انعام یافتہ)

جناب ایف ایم سنگھ صاحب مرحوم سابق گورنر جنرل گمسا (مغربی افریقہ)



گروپ فوٹو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ↑



گروپ فوٹو درویشان تادیان بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۳ء

احادیث کے ایک مستند قبل سے متعلق

قرآن کریم احادیث انبیاء کے گزشتہ ہزارگان سلف اور حضرت شیخ مودودی کی پوری کتاب

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی

میداد اللہین والآخرین رحمة للعالمین
خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
خَيْرُ الْقُرُونِ قُرُونِي
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَكُمْ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَكُمْ
يَفْشُوا الْكُذْبَ

(مشکوٰۃ شریف)
یعنی سب سے بہتر میری صدی ہے
یعنی پہلی صدی پھر اس کے ساتھ ملنے
والی صدی یعنی دوسری صدی اور پھر
اس کے ساتھ ملنے والی صدی یعنی
تیسری صدی اس کے بعد جھوٹ پھیلنا
شروع ہو جائے گا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی کہ آخری
زمانہ میں غیر معمولی طور پر سخت فتنوں
کا ظہور ہوگا اور مسلمان اسلام کی
تعلیم سے بہت دور چلے جائیں گے
آخری زمانہ سے مراد الآیات
بعد الماتین کے مطابق ۱۲۰۰ھ
ہجری کے بعد کا زمانہ مراد لیا گیا ہے
چنانچہ فرمایا :-

خَيْرُ مَسْجِدٍ مَسْجِدِي
وَقْتُ آتِي كَمَا كَرِهَ
كَامْرُفٍ تَامَ بَاتِي رَهْ
جَاغَا اَدْرَ قَرَانِ حَمِيدِ
الْفَاظُ هُوَ كَمَا كَرِهَ
هَدَايَةِ سَمِي خَالِي
كُوْبَا هَرَانِ مِي نَقْشِ
هَوَا ان كَمَا كَرِهَ
بَدْمِي نَخْلِقُ هُوَ كَمَا
ان سَمِي نَقْشِ مِي
ادْر ان مِي هُوَ كَمَا
كَمَا كَرِهَ

(مشکوٰۃ شریف)
پھر ایک اور حدیث میں ہے :-
میری اُمت ہر فرقوں میں تقسیم
ہوگی یہ سب فرقے جتنی ہوں گے
وہ سب فرقے جتنی ہوں گے
ایک فرقہ کے صحابہ کے سوال کیا
رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون سا ہوگا

فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے خون
پر چلنے والا ہوگا یہ حدیث ترمذی نے
بیان کی ہے اور حضرت احمد اور حضرت
ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت
معاویہ نے فرمایا ۲۲ فرقے ناری ہوں
گئے اور ایک فرقہ جنت میں جائے
گا وہ جنتی فرقہ ایک جماعت ہوگا
(مشکوٰۃ شریف)
سب سے پہلے مشہورہ حمد پر غور
کرتے ہیں جس میں سیدنا حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو
بشقتوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا
ہے :-

هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي
الْاِمِّيَّةَ رَسُوْلًا مِّنْهُم
يَتْلُو عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهِ
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاَنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
رَّا خَيْرِيْنَ مَعَهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ :- وہ خدا ہی ہے جس نے
ایک ان بڑھو قوم کی طرف اسی میں
سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا
جوان کو اللہ کی آیات سناتا ہے
اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان
کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے
گو وہ اس سے پہلے بڑی گمراہی میں
تھے اور ان کے سوا آپ دوسری
قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو
ابھی تک ان سے علی نہیں اور وہ
غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں بڑی فصاحت
کے ساتھ حضور کی دو بشقتوں کا
ذکر ہے ایک آمین میں اور دوسری
آخرین میں اس آیت کے نزول پر
صحابہ کرام نے سیدنا حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا یا رسول اللہ یہ آخرین کون

ہیں تو آپ نے سلمان فارسی کے
گندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا :-
لَوْ كَانَتِ الْاِيْمَانُ مَعْلَقًا
بِالشَّرِيَاءِ لَمَّا لَهَ رَجُلٌ
اَوْ رَجَاؤٌ مِنْ اَهْلِيْ
مَدِيْنَةٍ

(بخاری شریف کتاب التفسیر)
یعنی ایک وقت اگر ایمان شریا پر
سبھی چلا گیا تو اہل فارس کی نسل
سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ
اسے واپس لے آئیں گے۔

اس میں وضاحت ہے کہ آخرین
میں حضور کی بعثت اس وقت ہوگی
جب مسلمان تعزیرت میں گر چکے
ہوں گے اور ان میں سے ایمان اٹھ
چکا ہوگا اور احادیث سے یہ واضح
ہے کہ حضور نے اپنی بعثت ثانیہ کر
ناام مہدی علیہ السلام کی آمد سے
تعبیر فرمایا ہے چنانچہ فرمایا :-

ترجمہ :- فرمایا جب نعتی زوروں
پر ہوں گے اور لوگ ایک دوسرے
پر جھنے کریں گے تب اللہ تعالیٰ
مہدی کو مبعوث فرمائے گا جو گمراہی
کے قلعوں اور بندروں کو فتح کرے
گا وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور
جس طرح زمین ظلم و جور سے بھری
ہوتی تھی اسی طرح وہ اسے عدل
والنصاف سے بھر دے گا۔ ۱۹۳ھ
یا ۱۹۴ھ انورہ الجرد الثانی

نیز فرمایا :- اس اُمت کا پہلا اور
آخری صحابہ بہترین ہیں اس کے پہلے
تھے میں رسول اللہ کا وجود ہے اور
آخری حصہ میں عیسیٰ بن مریم کا وجود
ہوگا اور ان کے درمیان تیس ہزار
پر چلنے والے لوگ ہوں گے جن کا
تجربہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(الحجرات التفسیر للسیوطی جلد ۱ ص ۱۰۰)
اس امر کی تصریح بھی احادیث
میں موجود ہے کہ عیسیٰ بن مریم سے
مراد مہدی کا وجود ہے جیسا کہ ابن
ماجرہ نے فرمایا ہے۔

لا المہدی الا مہدی
ابن مریم۔
(ابن ماجہ باب شدت الزمان)
یعنی بجز اس شخص کے جو عیسیٰ کی
طبیعت اور خویر آئے گا اور کون
بھی مہدی مہدی نہیں ہوگا۔
یہیں جس طرح آمین میں سخت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر
تلاوت آیات تزکیہ نفس اور تعلیم
کتاب و حکمت کا کام فرمایا ہے یہی
کام بعثت ثانیہ میں امام مہدی سے
موجود کی بعثت سے آپ فرمائیں گے
اور جو سلوک بعثت اولیٰ میں آپ
کے ساتھ روا رکھا گیا وہی سلوک
آپ کے ساتھ بعثت ثانیہ میں ہوگا
اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آفتاب رسالت
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
بعثت اولیٰ میں جب مطلع عالم پر جلوہ
گر ہوئے تو انانیت کے دشمن
اور ظلم و بربریت کے خوگر آپ کے
خون کے باسے آگے اور آپ پر اور
آپ کے مظلوم صحابہ پر ایسے ایسے مظالم
توڑے کہ آج بھی ان کا تصور کر کے
رونگے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ان
تمام مظالم کے باوجود بالآخر اللہ تعالیٰ
نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔
آپ کی بعثت ثانیہ جو امام مہدی
کے وجود میں اپنے وقت پر ہوتی
آپ کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا
گیا۔ جو کہ کے ظالموں نے آپ کی بعثت
اولیٰ میں آپ کے ساتھ روا رکھا تھا
اور امام مہدی اور آپ کی جماعت کو
تباہ و برباد کرنے کے لئے ایڑھی
چوٹی کا زور لگایا گیا۔ لیکن وقت آئے
گا کہ یہ سب خالی فقیں دور ہو جائیں
اور بعثت اولیٰ کی طرح بعثت ثانیہ
میں امام مہدی اور اس کی جماعت
کو کامیابی نصیب ہوگی یہ سب سے
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکا ہونے
اب تو سفور سے رو گئے و جلاہ کھائیں
دوم - سورہ صافات میں حضرت
سیح ناصری علیہ السلام کی زبانی احمد
رسول کے آنے کی خبر دی گئی ہے
اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا تفصیلی
سے ذکر کیا گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَ اذْ قَالَتْ عِيْسٰی بَنِ مَرْيَمَ
يٰبَنِي اِسْرٰءِيْلَ اِنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكِيْمُ صَدَقْتُ
لِمَا بَيْنَ يَدَيِّ مِنْ
الْبُحُوْرٰى وَ اِنِّيْ اَمْرٌ

یا ربنا انزلنا من السماء
احمدہ ذمنا جاءهم بالبیت
قالوا هذا شیطان منسول
ومن اظلم من من افتری
علی الله الذکر و هو
یضحی الی الاسباب
والله لا یضدی التور
الذکر الی الاسباب

ان آیات کا ترجمہ ہے۔
” اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن
مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ
بنی اسرائیل میں اللہ کی طرف
سے تمہاری طرف رسول ہو کر
آیا ہوں جو کلام مجھ سے پہلے
نازل ہوا ہے یعنی توراہ میں اس
کی تصدیق کرتا ہوں (یعنی اس
میں جو پیشگوئیاں ایک رسول
کی آمد کے بارے میں ہیں وہ سب
ہیں میں ان کی تصدیق کرتا ہوں
یعنی اس میں جو پیشگوئیاں ایک
رسول کی آمد کے بارے میں ہیں۔

تصدیق کرتا ہوں۔)
اور ایک رسول کی خبر دیتا ہوں جو
میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا
پھر جب وہ رسول دلائل لیکر آگیا تو انہوں نے
کہا یہ تو کھٹکھٹا فریب ہے اور اس سے زیادہ
ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے
اور وہ اسلام کی طرف بلایا جائیگا اور اللہ ظالموں
کو ہدایت نہیں دیتا وہ چاہتے ہیں کہ اپنے
منہ کا پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں
اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے
گا خواہ لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔
ان آیات سے مندرجہ ذیل امور ثابت
ہوتے ہیں۔

(۱)۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میں توراہ
کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرتا ہوں۔
توراہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے اپنے نبیل کے آنے کی خبر دی
ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں میں
ان امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ
توراہ کی خبر اور پیشگوئیوں کے
مطابق وہ عظیم الشان نبی نبی حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور
ظاہر ہوں گے۔

(۲)۔ فرمایا میں ایک اور رسول کی
بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد
آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا
تورات کی خبر کی تصدیق کرنے کے
بعد حضرت مسیح نے ایک اور نبی کے
آنے کی بشارت دی اور اس

آنے والے رسول کا نام احمد بنا
یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارت ثانیہ کی
واضح خبر ہے۔

(۳)۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ
جب احمد نام سے آپ کی بشارت
ثانیہ ہوگی تو کہا جائے گا کہ
بھڑا اور سر نہیں لے کر آیا
ہے۔

(۴)۔ دھو یدعی الی الاسلام
سے یہ بالکل واضح ہوجاتا ہے
کہ یہ حضور کی بشارت ثانیہ
ہے کیونکہ بشارت اولیٰ میں
آپ اسلام کے بانی تھے
آپ کو اسلام کی طرف نہیں بلایا
جاسکتا تھا۔

بشارت ثانیہ میں جب امام مہدی
احمد رسول کے نام سے ظاہر ہوگا
تو اس وقت کہا جائے گا تم
کا فرہو اور اسلام سے خارج
ہو اسلام کی طرف آ جاؤ

(۵)۔ یوسیدون لیطفوا نور اللہ
بافوا صہم اس احمد رسول
کی آمد پر اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں
سے بجھایا جائے گا۔

(۶)۔ هو الذی ارسل رسوله
بالہدیٰ دین الحق لیظہرہ علی
الدین کلہ۔ اس میں بتایا گیا
ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت
ثانیہ میں جو احمد رسول اور امام مہدی
کے رنگ میں ہوگی دین اسلام کو
جلد ادیان پر غالب کرے گا۔

چنانچہ اس حقہ آیت کے بارے میں
شیعہ اور سنی مفسرین متفق ہیں کہ اس
آیت میں دین اسلام کے تمام ادیان
پر جس غلبے کا ذکر ہے یہ امام مہدی علیہ
السلام کے زمانہ میں ہوگا۔ ملاحظہ ہو
تفسیر ابن جریر جس میں اس آیت کی
تفسیر میں لکھا ہے۔

هذا عند خروج المہدی
کہ اس آیت میں مذکورہ غلبہ اسلام مہدی
کے زمانہ میں ہوگا۔

اسی طرح تفسیر جامع البیان
میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے
و ذلک عند نزول عیسیٰ ابن
مریم کہ یہ غلبہ عیسیٰ بن مریم کے
نزول پر ہوگا۔

شیعہ حضرت کی مشہور کتاب
بکار الانوار میں لکھا ہے۔
نزولت فی القام آل محمد

کہ یہ آیت القام (امام مہدی) کے
متعلق نازل ہوئی ہے و بکار الانوار جلد ۱ ص ۱۱۱
گزرشتہ انبیاء کی پیشگوئیاں

گزرشتہ انبیاء کرام نے جن طرح حضرت
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی
بشارت اولیٰ کی آمد کی خبر دی اسی طرح
آخری زمانہ میں حضور کی بشارت ثانیہ
کی خبریں بھی وہی ہیں جیسا کہ یہودی
مذہب نے آخری زمانہ میں جہد کاسول
کے آنے کی خبر دی (ملاکی نبی کی کتاب)
عیسائی مذہب کی رو سے حضرت مسیح
نہی پیدائش میں آئیں گے (یعنی ان کا
مثیل آئے گا) متی باب ۱۹ بارسی مذہب
کی رو سے ایک فارسی الاصل شخص
پینمبر بنا کر بھیجا جائے گا۔

(سفرنگ و سائر ص ۱۸۸)
ہندو مذہب کی رو سے شری کرشن
جی ہمارا راج کلنگی اوتار کے روپ میں
آئیں گے۔ (شری مہاگوت پران مانڈل)
پھر سکھ ازم میں کرشن جی کی آمد
کی تائید کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ
کرشن جی مسلمان جامہ میں قاضی بن کر
آئیں گے (ادگر تھ صاحب ص ۸۲۹)
بڑھ ازم کی رو سے آخری زمانہ میں ایک
بڑھ کا نام مقدس ہے جو میشریہ کے نام
سے آئے گا۔ (کلیان دھرم ص ۲۴۳)
باب ۹۶ آیت ۱۳ تا ۱۵)

علماء ظواہر کی مخالفت

اب آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ
حضرت مجدد الف ثانی نے جس طرح
یہ بتایا تھا کہ آخری زمانہ میں جو سیدنا
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بشارت ثانیہ کا زمانہ ہوگا حقیقت حیرت
حقیقت احمدیت میں تبدیل ہو جائے گی۔
آپ نے یہ بھی بتایا کہ آخری زمانہ میں
جب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کا ظہور امام مہدی کے روپ
میں ہوگا تو علماء ظواہر مہدی معبود کے
اقتہادات کا انکار کر کے ان کو قرآن
و سنت کے خلاف قرار دیں گے۔

دکوتبات امام ربانی جلد ۱ ص ۵۵
مکتوب ۵۵)

”جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو علماء
زمانہ سے بڑھ کر ان کا کوئی دشمن
نہیں ہوگا۔

(فتوحات مکیہ جلد سوم ص ۲۴۱)
چنانچہ جب سیدنا حضرت مرزا غلام
احمد علیہ السلام نے قرآن مجید احادیث
اور گزشتہ انبیاء کرام کی پیشگوئیوں

کے مطابق مسیح موجود اور مہدی معبود ہونے
کا دعویٰ فرمایا تو سب سے پہلے جس طبقہ
نے مخالفت پر کمر باندھی اور آپ پر
کفر کے فتوے لگائے وہ علمائے ظواہر
کا طبقہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح
موجود علیہ السلام کو تسلی دی اور بتایا کہ مخالف
لوگ جہد رچا میں مخالفت کریں۔ میں
تیرے ساتھ ہوں اور مجھے فتح اور غلبہ عطا
کروں گا اور تیرے ذریعہ سے ہی اسلام
کے پرچم کو بھی بلند کروں گا اور اسلام
کو سارے ادیان پر غلبہ عطا کروں گا۔

چنانچہ
”میں آپ کو ابام ہوا
”تیا میں اک نذیر آیا میرا
نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا
اسے قبول کرے گا اور بڑے
زور اور جلال سے اس کی
سچائی ثابت کرے گا۔“

(تذکرہ ایڈیشن دوم ص ۱۹)
اور فرمایا:۔

”اے تمام دو گوسن رکھو
کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس
نے فریبن و آسمان بنایا وہ اپنی
اس جماعت کو تمام ملکوں میں
پھیلانے کا اور حجتہ اور برکت
کی رو سے سب پران کو
غلبہ سے کار دن آتے ہیں
بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں
یہی ایک مذہب ہوگا جو
عزت کے ساتھ باد کیا
جائے گا خدا اس مذہب
اور اس سلسلہ میں نہایت
درجہ اور فوق العادت برکت
ڈالے گا اور ہر ایک جو اس
کے مقدم کرنے کا فکر رکھتا
ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ
ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ
قیامت آجائے گی۔“

(تذکرہ الشہادین ص ۶۶)

قادیان کرام احمدیت کی عظیم الشان
فتح کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں آسمان
پر رکھی جا چکی ہے۔ وہ آواز جواج سے
۱۰۰ سال قبل قادیان کی گھما سستی سے
آئنی تھی اب خدا کے فضل سے دنیا
کے اکثر ممالک میں گونج رہی ہے اور
تلیتہ اور دہریت کے ایوانوں میں
ایک زلزلہ بپا ہے اور آج احمدیت
پر شہو راج غروب نہیں ہوتا۔ احمدیت
کے ذریعہ غلبہ اسلام اب مقدر ہو چکا
ہے جسے زمین کی کوئی طاقت ناکام
نہیں بنا سکتی و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب
العالمین

جماعت احمدیہ میں خلافت راشدہ قیام اور اس کی برکات

از محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہریدہ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن کریم کی آیت استخلاف کی تشریح میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
ثُمَّ تَكُونُ مِنْ خَلْدِ وَسْطِ سَعْدِا
مِنْهَا رِجَالٌ مِّنْهُنَّ يَتَّبِعُونَكَ
(مشکوٰۃ کتاب الفتن)

پھر اس کے بعد خلافت ہوگی منہاج نبوت پر۔
اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں دوبارہ منہاج نبوت پر خلافت ہوگی۔ منہاج نبوت بالاحدیث کی کتاب مشکوٰۃ میں بین السطور لکھا ہے الرضا صفوان الملواد بنہ زین عابدی والمہدی کہ ظاہر ہے کہ منہاج نبوت پر دوبارہ خلافت قائم ہونے کا زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے لورہی خدائی سنت کے تحت خلافت کے قیام کے بارہ میں اپنے رسالہ الوصیت میں خبر دی ہے۔
فرماتے ہیں :-

دو خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے لہد یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس صد زہین کو پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرنا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی عدل کرتا ہے اور جس راستہ بازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔
لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا

دکھاتا ہے غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبی کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادید نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی بارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا ایسا ہی حضرت موعود علیہ السلام کے وقت میں ہوا ایسا ہی حضرت خلیفہ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا سو اسے ضریر و احمق کہ قدیم سے سنت اللہ پر ہے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔
لیکن خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک جسم قدرت ہوں اور میرے بعد کوئی اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔
والوصیت (ص ۶۶)

نے مستفقہ اور مستحضرہ طور پر حضرت مولوی نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا اس طرح جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع خلافت راشدہ کے قیام کی تائید میں ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔
وہ یں خدا کی ایک بھیم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (الوصیت)

برکاتِ خلافتِ اول

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ایک موعود شخصیت تھے۔ آپ کی خلافت پر جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع ہوا۔ اور کسی ایک فرد نے بھی خلافت کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔
دوسری عظیم الشان برکت یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے اندر آغاز خلافت میں بعض لوگوں نے جن کے ہاتھ پر ذوق کا مسیح ہونا ضرور تھا خلیفہ وقت کے خلاف ایک سازش اور فتنہ برپا کیا جس کے خلاف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بروقت آواز بلند کی اور اپنی تقریروں میں خلافت کا مقام اس کی اہمیت اس کی برکات اور نعمت اور منصب کو واضح فرما کر جماعت کو ایک خطرناک گمراہی سے بچانے سے محفوظ رکھا اور حضور کے محمد کا یہ اتنا زبردست کارنامہ ہے کہ اگر اس کے سوا آپ کے عہد میں کوئی اور بات نہ ہو تو پھر بھی اس کو شان میں فرق نہ آتا۔
اسلسلہ احمدیہ (ص ۱۰۱)

خلافتِ ثانیہ کا جامع البرکات دور

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۶۵ء تک جماعت کے دامن کو برکتوں سے بھر دیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق تھے۔

خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرماتا تھا اور اس میدان میں آپ کو امتیازی شان حاصل تھی۔ جو لوگ آپ کی بیعت میں شامل نہ تھے وہ بھی معترف تھے کہ خدا تعالیٰ آپ کی دعاؤں بکثرت قبول فرماتا ہے حضور خود فرماتے ہیں :-

وہ مجھے یاد نہیں ہیں نے کبھی درد دل اور ہنر سے اضطراب سے دعا مانگا اور وہ قبول نہ ہوئی ہو۔

نومنتخب خلافت

جس قدر دعا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں قبول فرمائی وہ بارش کے قطرات کی طرح ہیں جنہیں شمار کرنا آسان نہیں۔ ہر فرد جو آپ کی بیعت میں شامل تھا اس کا شاید ناطق تھا اور دعاؤں کی قبولیت کا سلسلہ جماعت تک ہی محدود نہ تھا۔ بے شمار لوگ جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے وہ بھی اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے مظہر تھے۔ نمونہ کے طور پر لاکھوں دعاؤں جیسی ایک عظیم مقصد کے بارہ میں دعا کا ذکر کرتے ہوں۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں :-

پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ ہے۔ بچپن سے ہی میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعاؤں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو اور پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی ایسا زمانہ نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری دعاؤں کو سنا اور اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی باتیں بتلائی ہیں۔

اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کی ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی قبولیت کو اس قدر وسعت بخشی کہ آپ کے وجود سے حضرت مسیح موعود علی الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی وہیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ بڑی صفائی سے پوری ہوئی اور پوری ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی دوسری شق بھی پوری ہوئی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

عالمگیر تبلیغی لٹریچر:۔ ساری دنیا کی ہدایت کے لئے دنیا میں ایک ہی کتاب ہے یعنی قرآن مجید جس کے علم سے اس زمانہ کے علماء نابالغ ہو گئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت کو قرآن مجید کے وہ علوم بخشے جو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے ضروری تھے۔ ان علوم سے کام لے کر عالمی سطح پر تبلیغی امور سرانجام دینے کے لئے اور تمام مذاہب کے ماننے والوں نے جو اسلام کے بارہ میں اعتراضات کئے تھے اور غلط فہمیاں پھیلانے کی کوششیں ان سب کے تسلی بخش جوابات اور ہر مکتب فکر و مذہب پر ملت کے انسان کے سامنے قرآن مجید کی تعلیم ان کے مخصوص عقائد و تعلیمات کے پیش نظر ہدایت الہیہ یا یہ قرآنی تفسیر کی ضرورت تھی جسے حضرت مصلح موعود نے بنفس نفیس خود تیار فرمایا۔ جس کا نام تفسیر کبیر ہے۔ نیز تمام ضروری مسائل کے بارہ میں جو میدان تبلیغ میں سامنے آتے ہیں ضروری لٹریچر مہیا فرمایا پھر اسی کی مختلف زبانوں میں اشاعت کا وسیع پیمانہ پر انتظام فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کا یادگاری عالمی خزائن مصلح آپ کی متعدد پیش بہا و نادر تالیفات پر مشتمل ہے یہی وہ روحانی اشیاء ہیں جسے ہاتھ میں رکھ کر ہر تبلیغی اہمیت دنیا کے ہر ملک میں اپنے

قلوب دلائل۔ قوت اخلاق اور دعائوں اور حق کی کشمکش سے جیتنے کے لئے داخل ہوتا ہے اور جہاں بھی حق و باطل کا مقابلہ ہوا۔ یہی قرآنی علوم غالب آئے۔ حضور کی تفسیر اور بیان فرمودہ علوم کی جو باریجوں اشاعت ہو رہی ہے۔ بڑے نامور علماء ان کی فضیلت و برتری تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ مثلاً علامہ نیاز فتح پوری مرحوم مولانا عبدالمجید صاحب دریا بادی۔ مولانا عبدالحنان عبقری آف بنگال وغیرہ۔ ابھی تو یہ ابتدائی مرحلہ ہے اس کی تکمیل پر آپ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اک وقت آئے گا کہ ہمیں تمام لوگ ملت سے الگ الگ چھوٹے چھوٹے علاقے میں اللہ کی برکات اس دور خلافت میں پہلی دو خلافتوں سے زیادہ قرآن مجید کی اشاعت کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق بخشی اور لاکھوں انسانوں کے ہاتھوں میں پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کی خلافت کے آغاز میں ہی آپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تمہیں اتنا دولت مند بنا دوں گا کہ تو سیر ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور نے اپنے خلافت کے دور میں متعدد وسیع جماعت کی ترقی و فلاح و بہبود اور جماعتی کاموں میں توفیق کے لئے فرمایا۔ مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن سکیم نصرت جہاں فنڈ سکیم۔ صد سالہ جوبلی وغیرہ۔ خدا تعالیٰ نے ہر سکیم کو بے انتہا برکتوں سے نالاں کیا اور کبھی روپیہ کی کمی ہوئے نہیں دی اور جماعت احمدیہ کے افراتہ کے دنوں کو ان برکات کی عموماً دھار بارش کی وجہ سے جلد ہاتھ تشکر و امتنان سے بھر دیا۔ فلک و فلک۔

خدا تعالیٰ نے متعدد ممالک میں بابرکت مسزہرہ کے ذریعہ حضور کو گردنوں افراد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

فرمایا۔ جن میں ہر طبقہ کے علماء اور دانشوران کے علاوہ حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار اور سربراہ بھی شامل ہیں۔ جمہور کے گورنر جنرل کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرما کر بادشاہ تیرے کیڑوں سے برکت دعوئہ میں گئے کی پیشگوئی کا سہانا منظر بھی جماعت کو دکھا دیا۔ پاکستانی اسمبلی میں دربار فرعون کی طرح تبلیغی اتمام حجت کا ایک یادگاری موقع بھی خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے پیدا کیا۔ اور آپ کو عظیم فتح بخشی۔

خلافتِ رابعہ کا بابرکت دور ۱۹۸۲ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا بابرکت دور شروع ہوا۔ اس دور کے آغاز میں سید بشارت اسپین مکمل ہو چکی تھی آپ کے مبارک ہاتھوں سے اس کا افتتاح ہوا جو تاریخ احمدیت میں ایک بڑے عظمت نشان ہے۔ اس کے بعد آسٹریلیا۔ امریکہ۔ گیانا۔ سیرالیون۔ انگلستان۔ امریکہ میں نیویارک۔ شکاگو۔ لاس اینجلس۔ واشنگٹن اور ڈیٹرائٹ میں نئے مشن ہاؤسز کا قیام۔ الیکٹرانک ڈویژن کے شہر زائن میں احمدی مشن ہاؤس کا قیام۔ افریقہ زیمبیا۔ تنزانی لینڈ۔ نیپال۔ بھوٹان۔ آسام۔ دہلی۔ ایوری کو صدف۔ یوگنڈا۔ گیمبیا۔ انگلستان سوڈان۔ لائبریا۔ نائیجیریا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور میں مشنوں کا تمام عمل میں آیا۔ قرآن مجید کے گورنر مکی فریج۔ کویتی۔ یوگنڈی۔ روسی۔ جرمنی میں پاکٹ سائز قرآن کی اشاعت ہوئی۔ اٹلی۔ جاپانی۔ چینی۔ سپین۔ پرتگالی۔ پولش اور ہندی زبان میں قرآن۔ دیباچہ قرآن اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا انتظام ہوا۔ کیسٹ سسٹم کے تحت حضور کی اپنی زبان میں دنیا کے کثیر شعبے میں حضور کے ارشادات پہنچانے اور جماعتوں کے ان سے استفادہ ہونے کا عبادت سلسلہ جاری ہوا۔

متعدد نئی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ اور متعدد نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔ یورپ امریکہ اور افریقہ ممالک کے کئی تبلیغی دوروں سے مسلسل اور پیہم تبلیغی تربیتی اور توسیعی جماعتی پروگرام پر عملی جامہ پہنایا گیا۔ کثیر مخلوق تک اس طرح احمدیت کا پیغام پہنچا۔ غرضیکہ جو جوں صدی اختتام کو پہنچنے کی گھڑی قریب آ رہی ہے حضور اقدس اللہ تعالیٰ نے صد سالہ جشن کی تیاری میں منصوبہ بندی کمیشن کے ذریعہ ان کاموں کی رفتار کو عام دنوں سے بلکہ تیز تر کر دیا ہے۔ ایک طرف اس عظیم جشن کی تیاری ہے دوسری طرف جماعت نئی صدی میں داخل ہونے کے لئے تعلیم تربیت و اصلاح کے کاموں کی طرف خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اور تعمیری کاموں میں حائل ہونے والے فتنوں کے سد باب کے لئے بھی پورے عزم و استقلال اور پامردی سے حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق پارہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا کارواں آپ کی بابرکت خلافت کے دور میں شاہراہ ترقی پر تیزی سے گامزن ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم ساری جماعت کو حضور کی بابرکت خلافت میں غلبہ اسلام کی پر شوکت سعادت دکھائے اور دوسری صدی کے شایان شان تقویٰ عطا فرما کر اس میں سب کو داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

پیش دنیا سدا نہیں پیارو اس جہاں کو بقا نہیں پیارو یہ تو اپنے کی جان نہیں پیارو کوئی اسی میں رہا نہیں پیارو اسو خرابہ میں کیوں لگاؤ دل ہاتھ سے اپنے کیوں جلاؤ دل کیوں نہیں تم کو دین حق کا خیال پائے سو سو اٹھے ہے دل میں ابال (زور نہیں)

میری فتح مولیٰ میرا غلبہ ہوا

از مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرسہ اسلامیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و
 مطہر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ
 خبر دی تھی کہ جب خود صوفی
 صدی میں اسلام پر عظیم زوال
 نمودار ہو گا تب مسیح موعود
 اور حضرت امام مہدی علیہ السلام
 کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو غلبہ
 حاصل ہو گا اور ان کے انخارج
 قدسیہ کی بدولت پھر اسلام
 قہر مذلت سے بام عروج تک
 غیر معمولی ترقی حاصل کرے گا
 چنانچہ مخبر ہمدرد صلی اللہ علیہ
 وسلم کی مقدس پیش گوئیوں کے
 مطابق عین ہمدی کے سر پر
 مسیح الزمان علیہ السلام مبعوث
 ہوئے اور تمام مسقرہ نشانات
 بیانات آپ کی تائید میں ظاہر
 ہوئے مگر دنیا نے اپنی پُرانی عادت
 مسقرہ کے مطابق آپ کی مخالفت
 کی اور آپ کے مشن کو نفیت و
 نابود کرنے کے لئے ناخنوں تک
 زور لگایا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے
 مامور کو ہر طرح کی تائید و نصرت
 کا وعدہ فرمایا۔ ایک الہام یہ
 کہ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا
 ایک الہام یہ بھی ہے :-
 تو میں بڑے دعویٰ اور استقلال
 سے کہتا ہوں کہ میں اپنے ہر ہون اور
 خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان
 میں میری ہی فتح ہے۔
 پھر فرماتے ہیں کہ :-
 در قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان
 فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید
 میں آسمانی روح بول رہی ہے۔
 (ازالہ اوہام ص ۳۳)

وہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر
 کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا
 اور ہر ایک انعام سے تیری برکت
 ظاہر کروں گا اور تجھے غلبہ ہو گا
 (انوار الاسلام ص ۳۳)

یہ پُرشوکت تہذیب اور جلالی نعرہ

ایسے وقت میں دنیا کو سنا یا گیا
 تھا جب چاروں طرف مخالفت
 کا بازار گرم تھا۔ کیونکہ سیدنا
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 نے کسر صلیب کرنا تھا۔ اور جالی
 نقتہ کو پاش پاش کرنا تھا۔
 اس لئے اللہ تعالیٰ سے علم یا
 کہ آپ نے قرآن کریم کی تمیز
 آیات سے یہ حقیقت ثابت
 کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 درحقیقت فوت ہو چکے ہیں۔
 اسی طرح حدیث بھی لٹال کر
 دکھا دی کہ حضرت مسیح صرف
 ایک سو بیس سال زندہ رہتے
 تھے۔ اور ثابت کیا کہ حیات
 مسیح کا عقیدہ ایک باطل عقیدہ
 ہے جس کے نتیجے میں اسلام کا
 تضرل ہوا۔ اور محسن النہایت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع
 مقام پر حرف آیا۔ سیدنا
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کی طرف سے یہ اعتلان کرنا
 تھا کہ چاروں طرف سے آپ
 کے خلاف کفر کے فتوے برتنے
 لگے۔ جو دعویٰ صوفیوں کے نامور
 کے لئے بالبقہ کتب میں پیشگوئی
 تھی کہ علماء زمانہ مہدی پر کفر
 کے فتوے لگائیں گے۔ چنانچہ یہ
 پیشگوئی پوری ہوئی اور اس
 سلسلہ میں تمام مولویوں اور
 مشائخ میں مولوی محمد عین بناؤں
 نے سب سے بڑھ پڑ وہ کہ حقہ
 لیا اور ہندوستان کے ایک
 گوشہ سے لے کر دوسرے
 گوشہ تک فتویٰ کفر مکمل کرنے
 کے لئے سفر اختیار کیا۔ دو تہذیب
 علماء نے مہر میں ثابت کیں اور دستخط
 کئے۔
 کہ جو شخص وفات مسیح کا دعویٰ
 کرتا ہے۔ وہ کافر ہے۔
 سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کے عزم و استقلال میں ان کے
 ان کفر کے فتووں سے کوئی ضعف

واضعلا نہیں آیا۔ بلکہ آپ
 نے پہلے سے بھی بڑھ کر غیر تضرل
 یقین تھے ساتھ خدا سے ذوالجلال
 کا یہ مشرکہ ڈنکے کی چوٹ پر
 ساری دنیا کو سنا یا کہ وہ میری
 فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا اور
 حیات مسیح کے باطل عقیدے
 پر عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل
 ایمان افروز تاریخ ساز اسلان
 فرمایا کہ وہ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے
 نہیں اترے گا ہمارے سب
 مخالف جو اب زندہ موجود
 ہیں وہ تمام مر رہیں گے اور
 کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم
 کو آسمان سے اترتے نہیں
 دیکھے گا اور ان کی اولاد جو
 باقی رہے گی وہ بھی مرے
 گی اور ان میں سے بھی کوئی
 آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان
 سے اترتے نہیں دیکھے گا
 اور پھر اولاد کی اولاد مرے
 گی اور وہ بھی مریم کے
 بیٹے کو آسمان سے اترتے
 نہیں دیکھے گی تب خدا ان
 کے دلوں میں کھراہٹ ڈالے
 گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ
 کا یہی گزر گیا اور دنیا
 دوسرے رنگ میں آگئی
 مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب
 تک آسمان سے نہ اترتا۔
 تب دانت مند یک دفعہ
 اس عقیدے سے ہینار ہو
 جائیں گے اور ابھی تیسری صدی
 آج کے دن سے پورے نہیں
 ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے
 والے کیا مسلمان اور کیا
 عیسائی سخت زامید اور
 بدظن ہو کر اس جھوٹے
 عقیدے کو چھوڑ دیں گے
 اور دنیا میں ایک ہی
 مذہب ہو گا اور ایک ہی
 پیشوا۔ میں تو ایک تم زری

کرنے آیا ہوں۔ صومیرے
 ہاتھ سے وہ تم ہو یا گیا
 اور اب وہ بڑے کا اور
 بھولے گا۔ اور کوئی نہیں
 جو اس کو ردک سے۔
 (تذکرۃ الشہادین ص ۱۵)

اللہ اللہ! شاہنشاہ نولاک
 صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود بھلی
 جلیل نے ایک طرف یہ پُرشوکت
 اعلان فرمایا دوسری طرف اللہ
 تعالیٰ نے آپ کی مشہور روز
 متفرعانہ دعاؤں کے نتیجے میں
 کائنات عالم میں آپ کے لئے
 ہمہ گیر فتح اور غلبہ کا ایسا حیرت
 انگیز سامان پیدا کیا جس سے نقیض
 دنگ ہو کر رہ گئیں۔ چنانچہ سیدنا
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 نے اپنی معرکتہ الاراء کتاب مسیح
 ہندوستان میں دلائل و شواہد
 سے ثابت فرمایا کہ کتب مقدسہ
 کے مطابق کہ
 وہ میری اور بھی بھڑے ہیں
 جو اس بھیر خانہ کی نہیں۔
 (یوحنا ۱۶)

حضرت مسیح واقعہ صلیب کے
 بعد ہندوستان آئے اور پھر
 کشمیر میں ان کو قبولیت عامہ حاصل
 ہوئی اور تبلیغ حق کرتے ہوئے
 وفات پائی اور کشمیر سری نگر محلہ
 خانیاں میں ان کی قبر موجود ہے
 اس انکشاف کے بعد جہاں قصر
 پاپائیت کی بنیادیں بنی گئیں۔
 وہاں موجودہ عیسائیت کی دنیا
 میں بھی عجیب و غریب انکشافات
 ہونے شروع ہو گئے۔ چنانچہ حال
 ہی میں بھیر خانہ مردار کے قریب
 سے ہزاروں سال کے پرانے
 صحیفے ملے اور دنیا کے قابل ترین
 محققین ماہرین آثار قدیمہ کی لئے
 ہے کہ ان صحائف کو مرتب کرنے
 والے پہلی صدی عیسوی کے عیسائی
 ہیں۔ ان صحائف سے ثابت
 ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب
 پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ اور
 یہی بات بیکسر صلیب کے تحت
 صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کرنے
 والی ہے۔

مسیح علیہ السلام کا نقشہ
 اور اب حضرت مسیح علیہ السلام کا
 کھڑا بھی مل گیا۔ چنانچہ اٹلی کے

شہر تورن (TURIN) میں مسیح علیہ السلام کا وہ کفن موجود ہے جس میں صلیب سے اتارنے کے بعد مسیح علیہ السلام کو لپیٹا گیا تھا۔ تاہم مسلمان حضرات مسیح کے صلیب سے اتارنے جانے کے اور ان کے جسم پر خون کے خلاف دیکھے۔ مرنے والے اور دھنیا کے نشانات موجودہ زمانہ کی ترقی یافتہ فوٹو گرافی کی روشنی میں واضح طور پر ثابت کر رہے ہیں کہ مسیح کو جب صلیب سے اتارا گیا تو آپ اس وقت زندہ تھے۔ اس حقیقت سے عیسائی دنیا کو انکار نہیں کہ واقعی یہ کفن مسیح علیہ السلام کا ہے۔

حضرت مسیح کی تصاویر

عجب ترقی کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو موعود علیہ السلام کی تائید و نصرت اور فتح و غلبہ کے لئے اور کس صلیب کی تکمیل کے لئے جہاں ایک طرف ہزاروں سال پرانے صحائف منکشف کروائے دوسری طرف غیرت انگیز طور پر کفن مسیح کا انکشاف ہوا اور اب حضرت مسیح نامہ صلیب علیہ السلام کی عیسائیوں کی طرف سے ابھی تک مادی شائع ہوتی رہا جو کہ دوسری تیسری صدی کے ابتدائی مسیحیوں نے حضرت مسیح کی بناؤں تھیں۔ یہ تصاویر انما بیٹھو بیٹھیا برٹینیکا جلد ۱۱ میں شائع ہوئی ہیں۔ ان تصاویر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو الی اور بڑھاپے کی تصاویر ہیں جب کہ صلیبی واقعہ جو الی میں پیش آیا تھا اور بڑھاپے کی تصویر سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھرپور حدیث سے سال سے زائد عمر کے تھے۔ یہ وہ فتح و غلبہ کے عجائبات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظاہر فرمائے ہیں۔ یہ سلسلہ تائید و نصرت کا صرف اسی پر فتنہ نہیں بلکہ آپ نے تمام مخالفین کو وفات مسیح کے شوق میں ہزاروں روپیہ کے الغافی چیلنج دیتے ہیں جو دروغ ہیں اور انہی چیلنج میں ایک ہزار روپیہ

لفظ توفی کے معنی قبض روح کے متعلق حضرت باقی احریت علیہ السلام کا جواب الغافی چیلنج مبلغ ایک ہزار روپیہ (۱) آپ نے اعلان فرمایا: وہ اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں موجودی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو اور لیل اور نوم کا قرینہ نہ ہو تو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق یا کیا ہو یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد دوں گا۔ اور آئندہ اس کے مکالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔

راز الہ اوہام جلد دوم ص ۹۱۹

الغافی چیلنج میں ہزار روپیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیٹل ہزار روپیہ تک تادان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام

اپنی کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہو گا۔ جس طرح جاہل تہمتیں کر لیں (کتاب البریہ ص ۱۹۲) آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے کبیر مسلمانوں کے علماء کے قلوب پر اس کا کیا اثر ہوا اور کس طرح انہوں نے یکے بعد دیگرے وفات مسیح کا اقرار کرنا شروع کر دیا۔

علماء مصر کا فتویٰ کہ حضرت

مسیح وفات پا گئے۔

قاہرہ مصر کے ہفتہ وار اخبار در الرسالہ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۲۳ میں علماء ازہر اور ان کے بڑے عالم جناب الشیخ محمود شلتوت نے یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے بلکہ طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ مفتی صاحب فرماتے ہیں:

وَقَدْ فَسَّرَ الْاَلُوْسِيُّ قَوْلَهُ تَعَالَى (إِنِّي مُتَوَقِّئُكُمْ) إِنِّي مُتَوَقِّئُكُمْ أَجَلِكُمْ وَصِيَّتُكَ حَتَّى الْفَلَاحِ كَمَا عَلَّمَهُ الْاَلُوْسِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ كَمَا إِنِّي مُصَيِّتُكَ فِي مَعْنَى وَاضِحٍ تَرْتَبِعُ مِنْهُ أَنَّ طَبْعِي مَوْتٌ مِنْ وَفَاتٍ دِينَةٍ وَالْاَلُوْسِيُّ يَحْمِلُ رَفْعَ كَامَعْنَى بِنَاتٍ هُوَ يُكْتَبُ فِيهِ أَنَّ الرِّفْعَ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ التَّوَفِّيَةِ هُوَ رَفْعُ الصَّكَّانَةِ لَا رَفْعَ الْجَسَدِ يَعْنِي حَوْرَفِعَ وَفَاتٍ كَمَا بَعْدَ هُوَ كَمَا وَرَفِعَ دَرَجَاتٍ هِيَ هُوَ سَكَّانَةٌ جَسْمِ كَمَا تُفَاعَلُ اسْمٌ مِنْ رَفْعٍ لَا يَكُونُ هُوَ سَكَّانَةٌ۔

اس فتویٰ سے تمام اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اللہ اللہ! کجا وہ زمانہ جب آج سے ۹۹۹ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیسری آیات سے مسیح کی وفات ثابت کی تو علماء زمانہ نے ان سے آسمان سر میرا کھا لیا۔ کفر کے فتوے لگائے۔ اس سلسلہ کو نابود کرنے کے لئے

تمام تیر تر کش سے خالی کر دیتے۔ اور کہاں اب کہ دنیا کے اہل سنت والجماعت کہلانے والوں کی سب سے بڑی درسگاہ ازہر کے علماء نے بھی وفات مسیح کا فتویٰ دیدیا۔

علماء ہند کے فتاویٰ

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی رائے۔ انہوں نے تحریر فرمایا کہ: وہ اسی زمانہ میں پادری لیف رائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت نے کہ اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر مجسم ہونے کا وجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیف رائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے لئے تم خبر ہے وہ ہیں ہوں۔ پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لیف رائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا بیٹھیا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی۔ ادیبانہ معجز نما کلاں قرآن کریم مترجم ص ۱۹۳ مطبوعہ ۱۹۳۲ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲۵

سید سلیمان صاندوی کی رائے

سید سلیمان صاحب ندوی وفات مسیح کے بارے میں حضرت امام ابن حزم کا مذہب بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ: وہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر سید مرحوم سے پہلے بھی علماء اس مسئلہ میں ان کے ہم نوا گزرے ہیں اور آج کل جو لوگ اس مسئلہ کو کفر اور اسلام کا معیار بنا رہے ہیں وہ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں (رسالہ معارف ص ۹۰) (باقی ملاحظہ فرمائیں ص ۹۱)

لیستہ ذیل کا زندہ ثبوت ہے۔
مولوی شہزادہ غلام محمد صاحب صاحب
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف علماء میں مولوی شہزادہ غلام محمد صاحب کا نام بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ موصوف اخبار اہل حدیث کے ایڈیٹر فرزند اہل حدیث کے لیڈر تھے۔ انہوں نے جہازت احمدیہ کی تباہی کے لئے ایک تجویز مسلمانوں کے ہمارے لئے یہ رکھی کہ وہ مسلمانوں سے ہونے لگے تو مرزا کی کئی کتابیں سمندر میں نہیں کسی جہازت تنور میں جھونک ہیں۔ اسی پر بس نہیں آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مؤرخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے لے

(اخبار ذیل امرتسر ۱۳ جون ۱۹۰۸ء) لیکن ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں اور ان میں پھیلنے لگی ہیں اور لاکھوں مستحیدروں کو ان تصنیفات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرفت عافیت نہیں پاتا۔ لیکن ان کی تو نسبتی ملتی رہی۔ اس نفاذ کو مولوی شہزادہ غلام محمد صاحب کی حسرت بھری نگاہیں دیکھتی ہیں۔
 نیز اس کے باوجود مولوی صاحب کا انجام کبھی کسی حسرت ناک رنگ میں ہوا۔ یہ بھی ملاحظہ ہو۔ آپ کی سوانح لکھنے والے مولوی عبدالمجید صاحب سہروردی اپنی کتاب حسرت ثنائی میں لکھتے ہیں:-
 وہ مولانا محترم شہر کے روسا میں سے تھے۔ لاکھوں روپے کے سامان موجود تھے۔ ہزاروں روپے نقد۔ ہزار ہا روپے کے زیورات صندوقوں میں بند تھے۔ ہزار ہا روپے کا کتب خانہ تھا۔ پارچات کی کمی نہ تھی۔ تقسیم ہونے والے کے فسادات کے عین موقعہ پر۔ (نقل) اس وقت صرف پچاس روپے آپ کی جیب میں تھے۔ اور معمولی کپڑے سے تھے۔ اسی حالت میں آپ مع اہل و عیال مسکان چھوڑ گئے۔ اور کسی دوسری

جگہ شب بائیں ہوئے۔ آپ کا مکان چھوڑنا ہی تھا کہ بدھماش امیر سے جو اس انتظار میں گھاٹ لگائے بیٹھے تھے ٹوٹ پڑے اور تمام زیورات اور سامان پیرہ لوٹ کر لے گئے۔ اس لوٹ لگنے کے بعد منگیا کو بھی نذر آتش کر دیا۔ لیڈروں نے اس پر بھی بس نہ کی۔ بلکہ آپ کا وہ عزیز ترین کتب خانہ جس میں ہزاروں روپے کی کتابیں و قیمتی کتابیں اور جوہر کو آپ نے بڑی محنت و جانفشانی سے جمع کیا اور خریدا تھا جلا کر خاک کر دیں۔ کتابوں کے جلنے کا صدمہ مولانا کو اکلوتے فرزند کی شہادت سے کم نہ تھا۔ یہ کتابیں حضرت کامرانیہ (زندگی تھیں۔ اور ان میں بعض تو اس قدر نایاب تھیں کہ ان کا ملنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو چکا ہے۔ یہ صدمہ جانکاہ آپ کو آخری دم تک رہا۔ اور حقیقت میں آپ کی ناگہانی موت کا سبب یہ دو ہی صدمات تھے ایک فرزند کی ایسا تک شہادت دوسرے بیٹھ قیمت کتب کی سو فتنگی۔ چنانچہ یہ دونوں صدمات تھوڑے عرصہ میں آپ کی جان سے گزر گئے۔
 (سیرت ثنائی صفحہ ۲۹-۳۱)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور تحریک احراری کا انجام
 ۱۹۳۹-۴۵ء میں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف بھیانک اور تلک گیر فتنہ برپا کیا سارے ہندوستان سے احمدیت کو نفی دیا اور کانپور کی اینٹ سے اینٹ بجائے کا اصول بنایا۔ ایک موقع پر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب نے احمدیوں کو مخاطب کر کے بڑی سختی کے ساتھ یہ ٹولی لکھا:-
 وہ مسیح کی بیٹروانی سے کسی کا ٹکڑا نہیں ہوا۔ جس صاحب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار

ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔ عزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ آئے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ تو ہے۔
 (سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۵۹ و ۶۰)
 ایک مشہور احمدی لیڈر چوہدری افضل حق نے ۱۹۳۹ء میں یہ پیش گوئی کی کہ
 "ہمیں خدا کی مہربانی پر کھربو ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دس برس کے اندر اندر اس فتنہ (یعنی تحریک احمدیت) کو ختم کر کے چھوڑنے لگا ہے"

(خطبات احرار ص ۳)
 جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک دن رات رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ لیکن ان لوگوں کا اپنا کیا انجام ہوا ملاحظہ فرمائیے۔
 وہ احمدی لاہوری عطاء اللہ شاہ بخاری اور عطاء اللہ ان تینوں میں اس لئے فوج گوا کہ یہ تینوں قرآن مجید میں معنی تحریف کرتے تھے۔ خود ان کی طرف سے ان پر عذاب نازل ہوا۔ تینوں کے پہلو مانے گئے۔ اور ایڈیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔
 حق کو مرنے وقت تک بھی نصیب نہ ہوا۔
 (جہان پر غوری ص ۱۱۳)

۱۹۶۴ء کے احراری فتنہ کے بعد ہی جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے نام سے خاک گیر کر دیوں میں ہیں وسعت پیدا کر دی تھی۔ اس کے بالمقابل احرار جماعت کی کیفیت بھی ذرا ملاحظہ ہو۔
 سید عطاء اللہ شاہ بخاری خود فرماتے ہیں:-
 وہ حقیقتہً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقتوں تھے۔ ان کی مثال بد قسمت قوم کی ہے کہ ہمارا بخاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار ان کی فوسختہ ہے۔
 (سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولف

گورنمنٹ کشمیری صاحبان) انہوں نے ہی ایک اور موقع پر کہا:-
 وہ جانوروں کی طرح بے شعور فتنہ کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ بائیں گڑھی کے اباں کی طرح ہم اٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔
 (تاریخ احرار ص ۱۵۲ طبع دوم) وہی ہاں احمق و صداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر طوفان کا انجام پیشاب کی جھاگ کی طرح ہی ہوتا آیا ہے۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان میں احمدیہ کے خلاف ملک گیر فسادات برپا کیے گئے۔ لیکن حسرت ناک طور پر ناکام ہو گئے۔ نتیجہ جماعت احمدیہ کی تعداد میں دس گنا اضافہ ہوا۔ تحفظ ختم نبوت کے خوبصورت نام کی آرٹے کر پیدا کیے گئے اس فتنہ کا انجام بھی ذرا ملاحظہ ہو۔
 باقی جماعت اسلامی جو اس فتنہ کی باگ ڈور سنبھالنے ہوئے تھے ان کی زیر نگرانی شاہ جونیوالے ترجمان القرآن اگت سلسلہ کی اشاعت میں ایک صاحب مولوی حودودی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ
 وہیں اکثر اوقات اس پر راز کرتا ہوں کہ کیا دجہ ہتھ کہ مرزا غلام احمد کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوگی جیسے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر خود کرتا ہوں تو وہ کبھی بے حد و حساب نظر آتی ہیں۔
 ایسا کیوں؟ ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ (ج) پر کھڑا ہوتا ہے نابین و صولی کو پہنچ کر تباہی کے خم نصب ملی کر بھی میرے مشن کو قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدا کو تاہم میرے شامل حال ہے۔
 (باقی ملاحظہ فرمائیں ص ۱۵۲)

۲۴ مارچ ۱۸۸۹ء بیعتِ اولیٰ اور اس کا پس منظر

تاریخ احمدیت سے ایک طویل عبارت قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے جس میں تفصیلاً بیعتِ اولیٰ اور اس کا پس منظر پیش کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹور)

ماموریت کا اٹھواں سوال

بیعت کے لئے حکم الہی اخلصین کے قلوب میں برسوں سے یہ تحریک جاری تھی کہ حضرت اقدس بیعت لیں مگر حضرت اقدس ہمیشہ ہی جواب دیتے تھے کہ "ذکرتکم بما تمون" (یعنی میں مامور نہیں ہوں) چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میرے پاس علی صاحب کے ذریعہ سے مولانا عبدالقادر صاحب کو صاف صاف لکھا کہ اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تقویٰ فیض الی اللہ غالب ہے اور..... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک شرا وند کہیم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں "فَعَلَى اللَّهِ يُعْذِرُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْراً۔ مولوی صاحب اخوت دین کے بڑے محاسب ہیں کوشش کریں اور اخلاص اور محبت کے چشمہ عاشق سے اس پورا کی پرورش میں مصروف رہیں تو پھر ظہری انشاء اللہ بہت سفید ہو گا۔ آخر چھ سات برس بعد ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔ "وَأَذِیٰ عَزَّوَجَلَّتْ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَاصْنَعِ الْفَلَکَ بِأَمْنٍ نَّوْءًا وَنَهْیًا الَّذِیْنَ یُبَايِعُونَکَ انْعَایًا یُبَايِعُونَکَ بِاللَّهِ یَوْمَ تَقُوفُ أَعْدَائِهِمْ یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالیٰ سے بھرپور سہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت انعام جماعت کی کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہو گا۔

بیعت کا اعلان | حضرت کی اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں دفا داری کا مادہ ہے اور کچھ نہیں ہیں اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر ۱۸۸۸ء میں بشری ازل کی وفات سے پیدا کر دی ملک میں آپ کے خلاف ایک کھرام بچ گیا اور خام خیالی بدظن ہو کر الگ ہو گئے۔ لہذا آپ کی نگاہ میں یہی موقع اس بابرکت سلسلہ کے آغاز کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت لینے کا اعلان عام فرما دیا۔

اس اعلان تکمیل تبلیغ و گزارش ضروری کے ساتھ جو بیعت کے متعلق پہلا

اعلان تھا آپ نے بیعت کے لئے معین رنگ میں کوئی خاصا شرائط نہیں تحریر کی تھیں..... مگر ادھر حضرت امجد علیہ السلام آیدہ اللہ تعالیٰ بضرہ الفزیز ۱۳ جنوری ۱۸۸۹ء کو دس گیارہ بجے شبِ ربیع الذکر عد کے زیرِ ستفصیح کمرہ سے متصل مشرقی

کمرہ میں تولد ہوئے ادھر آپ نے دو تکمیل تبلیغ کا اشتہار تحریر فرمایا۔ اور اس میں بیعت کی وہ دس شرائط تجویز کیں جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اس طرح جماعت احمدیہ اور لیسر موعود کی پیدائش توام ہوئی۔ یہ بنیادی دس شرائط حضرت کے الفاظ میں یہ تھیں:-

اولیٰ :- بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ اللہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم :- یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور بغیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشتوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیا ہی جلد پر پیش آوے گا۔

سوم :- یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور سنتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خواہ تعالیٰ کے احوالوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تشریف کو اپنا ہر روزہ روز بنائے گا۔

چہارم :- یہ کہ عام خلق اللہ کو ٹھوٹا اور مسلمانوں کو خلو صاً اپنے نفسانی جوشتوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں

دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ * ہر حال رنج اور راحت اور غم اور لیسر اور راحت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا داری کرے گا اور ہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وار نہ ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ *

پنجم :- یہ کہ انبیا رسماً اور متابعت ہوا رہوں سنہ ہزار آجائیک اور تیر آن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ * ہفتم :- یہ کہ کبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور جلیبی اور مکنی سے زندگی بسر کرے گا۔ *

ہشتم :- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مالی اور اپنی عزت اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ *

نہم :- یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ محبتوں رہے گا اور تمہارا تک لبس پہن سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بھلا نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ *

دہم :- یہ کہ اس عاجز سے مشفق اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلیوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ حضرت نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ *

حضرت قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا احمد جان صاحب کے مکان واقعہ محلہ جلد میں فرودکش ہوئے یہاں سے آپ نے ۲۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار میں بیعت کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا "یہ سلسلہ بیعت بعض ہمدرد فراہمی طائفہ متقین یعنی اقویٰ شرف

نمائشِ قدامتِ جشنِ شکر

تحریر: مکرم مولوی محمد انعام صاحبہ غوری ایڈیشنل سیکرٹری جوہلی کمیٹی قادیان

ساری دنیا کے علم میں اب یہ بات آچکی ہے کہ جماعت احمدیہ ۲۲ مارچ ۱۹۸۹ء سے پہلی صدی کے اختتام اور دوسری صدی کے آغاز پر جشنِ شکر منا رہی ہے۔ اس جشن کے کیا اغراض و مقاصد ہیں۔ یہ جشن کیسے منایا جا رہا ہے۔ کیا کیا پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں۔ یہ سب امور قریباً سولہ سال سے مختلف سیرالوں میں بیان ہوتے رہے ہیں۔ اور اب تو وہ مرحلہ آ پہنچا ہے کہ بات سنانے کی نہیں بلکہ عمل کے ذریعے دکھانے کی ہو چکی ہے۔ کیونکہ نظریات اب عمل کی صورت میں ڈھل رہے ہیں۔ سماجی علم اب مشاہداتی علم میں تبدیل ہو رہا ہے۔ اور اب خوب موقع ہے کہ انصاف پسند حضرات جماعت احمدیہ کی سوسالہ تصویر کو چشم خود ملاحظہ کر لیں۔

نمائشیں (Exhibitions)
آپ نے بہت دیکھی ہوں گی۔ بڑے بڑے میلوں میں، وسیع و عریض ایوانوں میں، سبھی سبھی، روشنیوں میں نہائی ہوئی۔ مشینوں کی نمائش بھی دیکھی ہوگی اور دستکاری کی نمائش بھی دیکھی ہوگی۔ اسی طرح ذریعی، ثقافتی، مصوری، کتابی، خرفیہ کے انواع و اقسام کی نمائش آئے دن آپ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔

آئیے! آج آپ کو ایسا ایسی دینی اور مذہبی نمائش کی سیر کرادوں جس کے ہال و ایوان، دنیاوی لحاظ سے سادگی کا ایک حسن اپنے اندر لئے ہوئے ایک روحانی نور اور تقدس کا مظاہرہ کرتے ہوئے انصاف پسند غیر متعصب، سنجیدہ اور علم دوست زائرین کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ ایدۃ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں، اب تک کی اطلاعات کے مطابق جماعت احمدیہ، دنیا کے ۱۶ ممالک میں ۱۶ مقامات پر

صدر سال جشن شکر کے موقع پر نمائشوں کا اہتمام کر رہی ہے۔ قارئین کی آگاہی، ازدیادِ علم اور استفادہ کی غرض سے محترم منیر الدین صاحب کس چیرمین مرکزی نمائش کمیٹی لندن کی طرف سے مودولہ تفصیل ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔

نام ملک	تعداد نمائشیں
انڈیا	۲۰
انگلستان	۱۲
انڈونیشیا	۸
امریکہ	۲
آسٹریلیا	۲
آئوری کوٹ	۱
جنوبی افریقہ	۱
بیلجیم	۱
بنگلہ دیش	۲
بھین	۱
پاکستان	۱۵
تنزانیہ	۲
توالو	۱
ٹرنیڈاڈ	۱
غانا	۷
مغربی جرمنی	۵
گیامبیا	۲
گواتیمالا	۱
جاپان	۱
ڈنمارک	۱
زائر	۱
فجی	۱
فرانس	۱
فلپین	۱
کینیڈا	۶
کینیا	۲
سیرالیون	۱
سوئٹزرلینڈ	۱
سین	۲
سوڈن	۲
سورینام	۱
سنگاپور	۱
مصری لنگا	۱
لائبیریا	۱
ملائیشیا	۱

نام ملک	تعداد نمائشیں
ملائیشیا	۲
زیمبیا	۱
یوگنڈا	۳
ناروے	۳
نائیجیریا	۴
نارینس	۱

یہ نمائشیں کیا دکھائی ہیں؟

معزز زائرین! ان نمائشوں میں آپ روحانیت کے اس عظیم خزانے کی ایک جھلک دیکھ سکیں گے، جو جماعت احمدیہ نے ایک سو سال (۱۸۸۹ء - ۱۹۸۹ء) کے عرصے میں دنیا کو دیا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام (۱۹۰۸ - ۱۸۴۵ء) نے فرمایا تھا: وہ خزانے جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی بے امید دماغ۔ اسی نمائش کو مختلف سیکشنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کہیں آپ دیکھیں گے دنیا کی پچاس اہم زبانوں میں مکمل قرآن مجید کے تراجم کے نمونے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں، خوبصورت شوکیس میں سجائے گئے ہیں۔

خجہ - قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر کی جلدیں اردو اور انگریزی میں آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔

خجہ - اسی طرح قرآن کریم کی تین شد منتخب آیات۔ سیدنا حضرت انس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرانی سو منتخب احادیث اور بانی جماعت احمدیہ کے منتخب ملفوظات کے ۱۱ زبانوں میں تراجم کے نمونے بھی آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔

خجہ - سیرت طیبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل کتب کے متعدد زبانوں کے تراجم کے نمونے آپ مشاہدہ کر سکیں گے۔

خجہ - بانی جماعت احمدیہ حضرت امام ہدی علیہ السلام نے قرآن کریم کی تفسیر اور اسلامی احکام و تعلیمات پر مشتمل جو ۸۰ کے قریب کتب تصنیف فرمائیں۔ نیز آپ کے ملفوظات و خطبات اور مکتوبات کو روحانی خزانے کے نام سے جماعت نے طبع کر دیا ہے اس کی ۳۶ خوبصورت جلدیں بھی نمائش کے لئے رکھی ہوں گی۔

خجہ - اسی طرح دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی شاخیں موقع و محل کی مناسبت سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جو لٹریچر شائع کرتی رہتی ہیں اس کے بھی جدیدہ جدیدہ نمونے ان نمائشوں میں آپ دیکھ سکیں گے۔

خجہ - دوسری طرف آپ دیکھیں گے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور موعود اقوام عالم کی ہشت کے متعلق کتب مقدسہ قرآن و حدیث، تورات و انجیل اور دید و گزشتہ صاحب میں مندرجہ پیکو پیکو کے اصل الفاظ اور حوالے چارلس کی صورت میں۔

خجہ - بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ عقائد اور تعلیمات کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں۔

خجہ - شرعی بیعت اور جماعت احمدیہ کے متعلق چند اپنوں اور بیگانوں کی پیش قیمت آراء۔

خجہ - جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں جو سینکڑوں مساجد تعمیر کی ہیں اور سینکڑوں دارالتبلیغ جماعت کے زیر انتظام جو معروف ہیں ان میں سے چند ایک کی تصاویر اور ماڈل بھی آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔

خجہ - اسی طرح جماعت کی تعلیمی تبلیغی تربیتی اور تنظیمی سرگرمیوں کے چارلس گرافس کی صورت میں۔

خجہ - نیز خلفائے عظام کے کامیاب غیر ملکی دوروں، دینی مہمات اور پریس کانفرنسوں وغیرہ کی تصاویر آپ مشاہدہ کر سکیں گے۔

خجہ - پھر آپ جماعت احمدیہ کی فنی، فنی اور انسانی ہمدردی کے جذبے سے کی جاری خدمات کی ایک جھلک بھی مشاہدہ کر سکیں گے جن میں وہ اسکول ہسپتال ہیں جو جماعت کی طرف سے نوب انسان کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح وقار و عسل کی تصاویر کے ذریعے آپ دیکھیں گے کہ جماعت کہیں کہیں محنتوں بازاروں اور شفاخانوں کی صفائی کر رہی ہے۔ کہیں سیلاب زدگان کی امداد کر رہی ہے۔ اور مختلف ندمت خلیق کے کام سرانجام دے رہی ہے۔

خجہ - ایک اور طرف آپ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ صحافت کے میدان میں کیا کام کر رہی ہے اور کس رنگ میں اخبارات و رسائل کے ذریعے اسلام کی خدمتہ کر رہی ہے۔ اس ضمن میں آپ جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے اخبار و رسائل کے نمونے اور

سپاس اعجاز

مرجباتِ نشہ نبال! شان میں پھر ساقی ہے
دورِ صہبا و سبو عمام ابھی باقی ہے!

چھٹ گئی ڈھنڈ، کھٹی پو، وہ سویرے جاگے
شمعِ افروز کی بس ایک کرن سے یارو!
شرقِ تاغرب گھٹا ٹوپ اندھیرے بھاگے
شب کے چہرے پہ پشیمان سیاہی دیکھو!
اے خدایانِ حرم! حق کی گواہی دیکھو!
تھوٹ ٹہرا ہے کبھی صدق و صفا کے آگے،
کب ہوا یورشِ ظلمات میں سورجِ تحلیل؟
بُت گردِ اُبت کی ہے کیا بات خُدا کے آگے؟
عُزری دُہل کے آئین کہاں ہیں؟ بولو۔!
عہدِ حاضر کے فراغین کہاں ہیں؟ بولو۔!

نام رکھو اے اندھیرے جو ضیاء بنتے ہیں
شب کے بیٹے جو ہوا کرتے ہیں صبحِ کاذب
زعمِ باطل میں جو انسان خدا بنتے ہیں
خاک ہو کے وہ فضاؤں میں بکھر جاتے ہیں
اپنا فردا لیے ماضی میں اُتر جاتے ہیں

کیا کبھی دیکھا ہے سر کے بھی اٹھے ہیں فانی؟
کیا کڑی دھوپ میں دیکھی ہے بلا کی برسات؟
کیا کبھی آگ کے شعلے بھی ہوئے ہیں پانی؟
ہاں۔ میرے دیدہ دروایوں بھی کبھی ہوتا ہے
جب فلک اپنی جبینوں کے لئے روتا ہے!

الاماں! بھید الہی نہ سلجھ کوئی؟
شوکتِ فتح میں زیب میں ہے اس کے!
الحذر! شیرِ خداوند سے نہ اُلجھ کوئی۔
جو بھی اس مات میں آئیگا وہ پٹ جائیگا
اپنی دنیا لیے اس دنیا سے مٹ جائیگا

سُن اُناسی سے اٹھاسی کی دھمک ہے ادلی
جس کو ہے حسرتِ اعجاز ابھی بھی سارا
اُٹے وہ آئے۔ اُسے کافی ہے میرا موٹی

ہمہمیز و ابھی اشکوں سے دُھو رہا ہے
سُن چم ہتر کے شہیدوں کا لہو کتا ہے

(مطالعہ دعا۔ ایچ۔ آر۔ ساحر ڈیپارٹمنٹ امریکہ)

سوڈن وغیرہ ملاحظہ کر سکیں گے۔
اس کے ساتھ ساتھ جماعت
کی تحائفوں کی ایک جھلک دیکھتے ہوئے
اُن شہدائے حقیت کی تصاویر اور
کوائف ملاحظہ کر سکیں گے جنہوں نے
بارغِ اسلام کی ترقی و ترقی کے لئے اپنی
جانِ جازہ آفرین کے سپرد کر دی۔
پہلے۔ اس کے علاوہ ایک آڈیو
ویڈیو سیکشن ہوگا جس میں آپ
مختلف کرام کے خطبات و خطبات
کے اقتباسات سن کر فیصلہ کر سکیں
گے کہ یہ اسلام اور صرف اسلام کا
بُت کرتے ہیں نہ کچھ اور۔ اسی
طرح خلفائے کرام کے دوروں اور دنیا
کے ۱۲۰ حاکم میں قائم جماعت کے
احمدیہ کی سرگرمیوں پر مشتمل ویڈیوز بھی
مشاہدہ کر سکیں گے۔

ان نمائشوں کے اہتمام کا مقصد کیا ہے؟

مکھو کھارو پوں کے صرف سے ان
نمائشوں کو بڑی اغراض کے تحت
تیار کیا جا رہا ہے۔
ایک تو یہ کہ غیر از جماعتِ احباب
لوگوں سے سُنی سُنی باتوں کے نتیجہ
میں جماعتِ احمدیہ کی جو تصویر اپنے
دلوں میں بنا رکھی ہے جب ان نمائشوں
کو دیکھیں گے تو غلط فہمیوں کی کوڑت
سے ان کے دل صاف ہو سکیں گے۔
علمی تحقیق کے لئے تو ایک لمبا وقت
درکار ہے۔ لیکن چند ساعتوں میں ان
نمائشوں کے ذریعے جماعت کی صحیح اور
علمی تصویر کا مشاہدہ کر کے علمی و جب
البعیوت فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکیں
گے۔

دوسرے، جماعتِ احمدیہ کی جو نئی
نسل ہے وہ اپنے اسلاف کی قربانیوں
اور اسلامی خدمات کا مشاہدہ کر کے
اپنی تاریخ کو زیادہ بہتر رنگ میں یاد
رکھ سکے گی۔ اور بسا اشد تلبی کے ساتھ
اپنے اسلاف کی قربانیوں کو آگے
بڑھاتے ہوئے غلبہ اسلام کی شاہراہ
پر گمانزن رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز
جماعتِ احمدیہ کے اس ایوان
نمائشوں کی پشانی پر سارا کلمہ طیبہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
کنز ہے اور اس کے سینے میں
قرآنِ کریم۔ احادیثِ رسول اور
صحفِ مقدسہ کے نور اور اسلامی
خدماتِ جلیلہ کی ایک یادگار ہے
جس کو یہ عزیز جماعت، سوسال
سے اپنی مائی و لسانی و قلبی و مالی و

جانی قربانیوں سے ترمیم دے
رہی ہے۔
غیر از جماعتِ احباب، جو
آج تک جماعتِ احمدیہ کے بارہ
میں طرح طرح کی باتیں سنتے
آ رہے ہیں، ان کے لئے یہ ایک
نادر موقع ہے کہ ان نمائشوں
کا ہوں میں تشریف لے جا کر چشم
خود حقیقتِ حال کا جائزہ لیں۔
تاثرات کی کتاب پر اپنے تاثرات
درج کریں اور گھر واپس آ کر
خُفتے دل سے سوسلیں اور
فیصلہ کریں کہ اب تک جو کچھ
سن رکھا تھا وہ افسانہ تھا
یا حقیقت! اور آج کچھ
آنکھوں سے دیکھا وہ خواب
ہے یا حقیقت۔ !!
ہر ملک اس نمائش کو اپنے
اپنے ذوق اور حالات کے مطابق
کس رنگ میں سجھا کر سنوار کر
آپ کو پیش کرتا ہے یہ تو ہر ملک
کے نامورین ہی بنا سکیں گے۔ لیکن
مجموعی طور پر جماعتِ احمدیہ کے ہر
ملک کی ہر نمائش بزبانِ حال ہر
نامور کو یہ دعوت دے رہی ہے کہ
اے معزز مہمان! خواہ
تو جرمن سے آیا ہے یا سپین سے
امریکہ سے آیا ہے یا افریقہ کے
کسی ملک سے۔ جاپان سے۔
آیا ہے یا چین سے۔ عرب سے
آیا ہے یا ایران سے۔ انڈونیشیا
سے آیا ہے یا ملائیشیا سے۔
بنگلہ دیش سے آیا ہے یا سری لنکا
سے۔ یا ہندوستان کے کسی
بھی صوبہ سے آیا ہے۔ آئیے
تیری اپنی زبان میں قرآن کریم کی
آیات کا ترجمہ پیش کرتا ہوں
تیری اپنی زبان میں حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث
اور اسلامی تعلیمات کے تراجم
پیش کرتا ہوں۔
اے معزز مہمان! خواہ
تو کسی مذہب سے بھی تعلق
رکھتا ہے بعد شوقِ اس ایوان
کے اندر آ۔ اور موجود اقوام
عالم اور اس کی قائم کردہ
جماعت کی خدمات کا مشاہدہ کر
امن اور بھائی چارہ کی فہم
میں داخل ہو اور جماعت کی طرف سے
LOVE FOR ALL

HATRED FOR NONE کا تحفظ قبول کریں



مشاورت مسیح موعود علیہ السلام

اور عقلمند قرآن مجید



از محترمہ سیدہ معتمدہ النساء صاحبہ صدر لجنہ امد اللہ کبیر پشاور (ارلیس)

قرآن مجید کو ماننے کے سبب مسلمان مدعی ہیں مگر قرآن مجید پر اور اس کی غلطیوں پر جو ایمان جماعت احمدیہ کو ہے وہ نہایت بے مثال اور بے نظیر ایمان ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو تعلیم دی ہے کہ وہ قرآن شریف کو ہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو قدرت دیں گے وہ آسمان پر قدرت پائیں گے۔ جو ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقام رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلواتہم کو شش کر دو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نبیانت یافتہ لکھے جاؤ؟

(کشتی نوح ص ۱۲)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-

اگر کوئی قرآن پاک کی کوئی آیت اس کا کوٹے حکم اور اس کا کوئی حرف منسوخ نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منبانی اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقان کی ترمیم یا تفسیح یا کسی ایک حکم کا تبدیلی غیر کہ سکتا ہو۔ (ازالہ اوہام ص ۱۲)

وہم: قرآن مجید ایسی مدلل اور معقول کتاب ہے کہ اس نے اپنے ہر ایک دعویٰ کے لئے خود عقلی دلیل بیان فرمادی ہے صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اس دعویٰ کو محفوظ اور قوی ذیلیوں کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔

(نور القرآن حصہ اول ص ۱)

معلوم :- قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں میں ترتیب موجود ہے ہمارے نزدیک کسی عالم کا حق نہیں کہ وہ آیات یا آیات کے الفاظ میں خود بخود تقدیم و تاخیر قرار دے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

وہ قرآن کریم ظاہری ترتیب کا اشد التزام رکھتا ہے اور ایک بڑا حصہ قرآنی فصاحت کا اسی سے متعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ترتیب کا ملحوظ رکھنا بھی وجوہ بلاغت میں سے ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی بلاغت یہی ہے۔

(ترتیب القلوب ص ۱۲)

وہ ہم قرآن کی ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں اگر ایسا کریں تو عند اللہ مجرم اور قابل مواخذہ ہیں۔

(اتمام الجوتہ ص ۱۲)

چشم سارم :- جماعت احمدیہ کے اعتقاد میں قصص قرآنی صرف گذشتہ واقعات ہی نہیں بلکہ انہیں پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں :-

وہ قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے

ہیں ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں کہ گذشتہ لوگوں کے نیک کام اور بد کام پیش کر کے ان کا انجام سننا دیا جائے تاکہ رعبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔

(حقیقہ معرفت ص ۱۲)

پہنچم :- جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کی زبان یعنی عربی زبان کا طبع زبان ہے بلکہ ام اللسنہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں :-

وہ کامل کتاب کے لئے کامل بولی میں اترنا ضروری تھا کیونکہ کامل اور ناقص کا پیوند درست بلیمہ نہیں سکتا لہذا قرآن شریف عربی زبان میں اترنا جو اپنے ہر ایک پہلو کے لئے سے کامل ہے۔

(آریہ وعہد ص ۱۲)

دوسرے سببوں الذی جعل العروبیۃ اقد اللسنۃ کہا جعلت صلوٰۃ اہل القریۃ وجعل رسولنا خاتم النبیین۔

(انجام آئینہ ص ۱۲)

ترجمہ :- پاک ہے وہ ذات اللہ تعالیٰ جس نے عربی زبان کو تمام زبانوں کی ماں بنا یا اور کہ کو اتم القری بنایا۔ اور ہمارے رسول کو خاتم النبیین بنایا۔

سششم :- ہمارے عقیدہ اور تجربہ کے مطابق قرآن مجید نے انسانوں کی تمام دینی ضرورتوں کے متعلق

کامل اور جامع تعلیم دیدی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

وہ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔

(کشتی نوح ص ۱۲)

وہ قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف میں بیان کر چکا ہے۔

(حقیقہ معرفت ص ۱۲)

ہشتم :- جماعت احمدیہ کے نزدیک مخالفین اسلام نے قرآن پاک کے جس جس مقام یا آیت پر اعتراض کیا ہے وہاں ہر جگہ روحانی معارف کا ایک خزانہ ہے۔ یہ خوش اشتیاقی کی بات نہیں تجربہ شدہ صداقت ہے جسے ہر زمانہ میں آزما یا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

وہ قرآن کے ہر ایک فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جس کو کافروں کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھانا چاہتے ہیں۔

(اربعین ص ۱۲)

نہم :- جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید حدیثوں پر بھی قاضی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں :-

وہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک قطعی مرتبہ ہے ہرگز قرآن کی قاضی نہیں ہو سکتی۔

(کشتی نوح ص ۱۲)

اھم :- جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کے معارف اور حقائق غیر محدود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

وہ یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل

خدا کا اے پہلوں دیکھتے ہیں

عجب خیر صاحب قرآن دیکھتے ہیں
 زمیں نے بے طرز کہن اپنی بدلت
 غلام شہنشاہ کون و مسکاں سے
 رگ دیے میں اُس کی ہے الفت نبی کی
 ہے عشق الہی کی آگ اس کے اندر
 خداوند عالم نے رکھا ہے اُس پر
 اُٹھایا ہے اُس نے بڑی خوشدلی سے
 ہوا ہر قرین اس کا رزق الایمیں ہے

خدا کی صدا ہے
 زبان اس کی مسوق کی زباں دیکھتے ہیں
 وہ سرعت سے آگے بڑھا جا رہا ہے
 فرار فلک کے یہ روشن ستارے
 یہ مریخ و خورشید و زہرہ و قمر ہیں
 ہے پرواز اس کی بلندی کی جانب
 یہاں ہے جلاجل کا ہنگامہ جاری
 کہیں رکنے کا نام لیتا نہیں ہے
 نبرد آزما ہے شیاطین سے ہر دم
 خدا کا اے پہلوں دیکھتے ہیں

اجبور و مصائب کے یلغار میں بھی
 سبک ہو گیا کذب و باطل ہر امر
 سکھاتا خدا ہے اُسے علم قرآن
 بوقت دعا اس کی آنکھوں سے ہر دم
 اُدھر باغ دین میں ہے فصل بہاراں
 اُدھر ہم تسلط خزاں دیکھتے ہیں
 نفاٹے چین میں عجب بانگیں ہے
 ہم ہر سمت دلکش سماں دیکھتے ہیں

ہتے ہیں ہم اور بے ساز و صافاں
 خداوند عالم کرم کی تک ہو
 الہی کہاں جا میں لینے پتہ ہم
 توقع تھی جس پر کہ وہ ساتھ دیں گے
 انہیں شوق عشق نجاتی ہوا ہے
 خدا سے ہے الفت کا دعویٰ زباں پر
 وہ ہے صاحب عز و شان دیکھتے ہیں
 اُسے مثل برق تباں دیکھتے ہیں
 جو بیروز ہیں اس کے ہم انکے دلوں میں
 اطاعت میں اس کی جو بکسر فنا ہے
 مصیبت زدوں کے سردن پر ہم اس کو
 محمد کے ناموس کا وہ امیں ہے
 علی ہر قدم پر اُسے کامسر آتی
 اب اسلام کا غلبہ ہو لے لگا ہے
 جہاں دل میں عشق تباں دیکھتے ہیں

سحق کے قلمرو کا وہ تاجور ہے
 اس عاجز یہ ہے ہر سراں دیکھتے ہیں
 طالب دعا ہے ہمید اور میں احمد عاجز کرمانا رلوہ
 اس عاجز یہ ہے ہر سراں دیکھتے ہیں

انجازت جس نے ہر ایک
 زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام
 کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی
 نیم حالت کے ساتھ جو کچھ
 شبہات پیش کرتا ہے
 یا جس قسم کے اعلیٰ معارف
 کا دعویٰ کرتا ہے اس کی
 پوری مداخلت اور پورا
 الزام اور پورا پورا مقابلہ
 قرآن شریف میں موجود
 ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۹)
 و اہم! قرآن مجید کی روحانی
 تاثیرات کے بارے میں
 جماعت احمدیہ کا نہایت بلند
 اعتقاد ہے۔ اتباع قرآن سے
 انسان کو تمام روحانی لغامات
 مل سکتے ہیں۔
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 فرماتے ہیں:۔
 قرآن ایک ہفتہ میں انسان
 کو پاک کر سکتا ہے اگر
 صوری اور معنوی اغراض نہ

مہر و مہر کی اعلان برائے لجنہ امام اللہ

صد سالہ جوئی جشن تشکر کے موقع پر لجنہ امام اللہ مرکزیہ نے بیجز تیار
 کروائے ہیں۔ بہت سی لجنات نے یہ بیجز منگوا لئے ہیں۔ ابھی کئی لجنات
 ایسی ہیں جنہوں نے بیجز کے لئے ابھی تک آرڈر نہیں بھیجا ہے۔ جن
 لجنات نے ابھی تک بیجز کا آرڈر لجنہ مرکزیہ کو نہیں بھیجا وہ فوری
 ممبرات لجنہ و ناصرات کی تعداد کے مطابق بیجز کا آرڈر بھیجائیں۔ تاکہ
 آرڈر کے مطابق بیجز تیار کروائے جائیں۔
 یہ بیجز ہر ممبر لجنہ و ناصرات نے پورا سال لگنا ہے۔ لجنہ کے بیج
 کی قیمت ۱۰ روپے اور ناصرات کے بیج کی قیمت ۱۰ روپے ہے
 ڈاک خرچ اس کے علاوہ۔
 صدر لجنہ امام اللہ مرکزیہ قادریا

لجنہ امام اللہ مرکزیہ قادریا کا پانچواں اجتماع

اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آیدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
 نے سالانہ اجتماع لجنہ امام اللہ مرکزیہ قادریاں کے لئے ازراہ شفقت
 ۱۲ مارچ ۱۹۸۹ء بروز اتوار ۱۳۶۸ ہجری ۱۹۸۹ء کی تاریخیں منظور
 فرمائی ہیں۔ نئی صوبہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہوگا۔ لجنات ابھی
 سے کوشش کر رہی ہیں کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان
 لجنات و ناصرات شامل ہوں۔
 اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع کو شانِ شانِ شریقیہ پرسانہ
 کی توفیق دے۔ چھ روزہ میں چھپ چکا ہے۔
 صدر لجنہ امام اللہ مرکزیہ قادریا

پہن اکھیت کی اپنے نون سے اپاری کی کہیولے شہداء احمدیت

از کلمہ الحدیث صاحب تک یاری پورہ (کشمیر)

فَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَوَّاهٌ وَلَكِنَّهُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ (البقرة آیت ۱۵۵)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق (یہ) امت کہو کہ وہ مردہ ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں سمجھتے۔

بانی جماعت، اجدید حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مقام شہادت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس نے خدا کی راہ میں اپنی جان کو وقف کر دیا وہ شہید ہو چکا۔ اس صورت میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول الشہداء ہیں۔ اور اول الشہداء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

”جیسے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ میری دلی تمنا اور خواہش ہے کہ میں خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر اُس کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر اسکی راہ میں جان دوں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور اس کی خاطر شہید کیا جاؤں“ (بخاری صحیح)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص پھر واپس آنے کی خواہش نہیں کرتا سوائے شہید کے۔ جو شہادت کے ذریعہ کا اعزاز و اکرام دیکھ کر خواہش کرتا ہے کہ بار بار خدا کی راہ میں مارا اور قتل کیا جائے۔ (بخاری صحیح)

سہمہ۔ شیخ دین محمد کو روشن رکھنے اور اسے تیز تر کرنے کے لئے جسے بنا شانت سے اپنی جانوں، عزتوں اور اولوں اور جانشینوں کی قربانیوں پیش کیے یہ صفوں اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ تقییل سے ان شہداء کرام کے حالات اس میں ظلم ہو سکیں۔ یہ صفوں صرف مختصر ترین حالات شہادت اور صفوں پر مشتمل ہے۔ جسے پورے وثوق کے ساتھ ممکن بھی نہیں کہا جاسکتا البتہ ایک حقیقی کوشش ہے، اس بات کی کہ مستحقین کے مورخ احمدیت کے لئے صبر و شہادت کے ان زین اوراق کو اپنے تمام سوز و گداز صحت و دل سوز و دل دوز استغنی میں پیش کرنے کے لئے یکجائی سواد ہوا کیا جاسکے۔ وباللہ التوفیق۔

اجتہاد حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب شہید کرامی

فرد ہدایت سے منور ہو کر جب شہید موصوف حضرت سید موعود علیہ السلام پر ایمان لائے تو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے سینور کے نور پر دو یا تین مرتبہ قادیان آئے حضرت اقدس کی صحبت سے فیضیاب ہوئے وہ۔ آخری بار دسمبر ۱۹۵۰ء میں قادیان آئے مسند جہاد کو جب قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھا تو کابل واپسی پر وہاں اپنا مسلک بلا خوف پیش کر دیا۔ ملائرز نے امیر عبدالرحمن کے پاس شکایت کی جس پر امیر نے بیجا بیرون سے جو امیری ملازمت میں تھے اسے مزید چھوڑی۔ انہوں نے جب یہ سنا تو سخت برا مزاج ہو گیا اور حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب کے نظر بندی کا حکم دیا۔ بالآخر آپ کی گردن میں پیرا ڈال کر اور دم بند کر کے نہایت بیادری سے شہید کر دیا گیا۔ اسی حادثہ کی وجہ سے ۱۹۰۱ء میں

میں مولانا خیر حضرت مولانا عبدالستار صاحب نے قادیان میں دی جو اپنے بن رقتا سمیت غزنی سے معذور کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے۔

ذاعتبت اکلذین ص۲۲۰ والحکم ۴۴ نومبر ۱۹۵۰ء

۲۔ حد ہزاران فرسنگے تاکو کے بار دشت پر خار و بلاشیں حد ہزار ہنگامی شوقی از ان شیخ عجم این بیابان کر دے ایک قدم (حضرت سید موعود علیہ السلام)

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید کرامی

سیدنا حضرت سید موعود علیہ السلام کا ایک الہام شہادتان تذبذبان و کل من علیہا فان کے مطابق آپ کے دو مرتبہ شہید کئے جانے تھے۔ شہادت کے بعد ملک میں عام تباہی آئی تھی۔ واقعہ ایسے ملک میں ہونا تھا۔ جہاں ملکی عام قانون کی اطاعت کرتے ہوئے بھی لاگو کیا کے بغیر اور ناراضگی کے نتیجے میں انسان قتل کئے جاسکتے ہیں۔ وہم دونوں شہادتوں میں ایک ہی علاقہ میں ہوا کی کیونکہ دونوں کو ایک ہی لفظ میں جمع کر دیا گیا ہے۔

دعوت الامیر ۱۹۰۶-۱۹۰۸ء اس پیشگرمی کے پہلے مصداق حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب شہید تھے۔ دوسرے شہید حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف تھے۔ یہ دونوں شہادتیں حضرت سید موعود علیہ السلام کی حیات میں ہوئیں۔

حضرت صاحبزادہ نے واقعہ خوش مست کے ایک ریش تھے۔ ام باعل تھے اور آخر ۱۹۰۲ء میں بیعت اللہ کے اراد سے سے امیر حبیب اللہ خان نے انعام و اکرام سے رخصت کیا۔ آپ کابل سے خوش مست اور وہاں سے لاہور ہوئے۔ وہ قادیان

تشریف لائے۔ حضرت اقدس اور خلیفہ اول حضرت مولانا نور الدین صاحب کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے صاحب کشف الہام بزرگ تھے۔ ایک روز ہشتی مقررہ جاتے ہوئے ساتھیوں سے فرمایا تم مجھے روکے ہو میرے ساتھ ملنے کی کوشش کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور و برکات تھے عین کئے گئے ہیں ایک کشف میں دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان پر چادر کی مانند چھانٹے گئے ہیں کہ بالکل جدا نہیں ہو سکتے اور یہ الہام ہوا۔

جسومہ متور محمد متعظی کا انوار انکسرت نورانی نور۔

شہید مرحوم کے چشمہ دیدہ اوقات حضرت سید موعود علیہ السلام کو سفر جہنم کے دوران حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات کے متعلق الہام ہوا۔

قتل خبیثہ قریب حدیث یعنی کسی نے اس کی بات کو نہ سنا اور قتل کیا گیا اور یہ قتل ہیستاک تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب پر بھی یہ بات منکشف ہو چکی تھی جہاں حضرت مولانا عبدالرحمن سید لکھنوی کی روایت ہے کہ جہنم کی بات سے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب رات کے وقت جاگ کر رات میں تشریف لائے اور فرمایا بار بار الہام سے شورا سر بند۔ سر بند سر بند (رسالہ خاندانہ جنوبی ۱۹۵۷ء)

حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت والیسی کابل جانے کے لئے رخصت ہونے لگے تو خوش عقیدت سے حضرت کے قدموں پر گر پڑے اور دونوں ہاتھوں سے حضرت کے قدم پکڑ کر عرض کیا کہ دعا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں۔ آپ میرے پاؤں چھوئیں۔ انہوں نے پاؤں پکڑے۔ حضرت نے فرمایا الافر فوق الازدب تب آپ نے پاؤں چھوڑ دئے۔

شہید ہدایات میں آخر جنوری ۱۹۰۳ء آیت قادیان سے روانہ ہوئے۔ لاہور پہنچ کر مسجد گنوار میں وعظ فرمایا۔ دارالافتاء ۱۹۱۵ء یہاں دور روز قیام کے بعد خوش مست روانہ ہوئے تو الہام ہوا۔ اذھب الی قبر عوں۔ خوش مست پہنچ کر امیر اوقات خان کو زہر

خط اپنی واپس کی اطلاع دینے ہوئے تھے۔ یہ تمام حالات کو سمجھ کر قادیان میں سرج موعود کی زیارت کرنے کے بعد اس سال حج کو جاننا ہو سکا۔ مطابق قرآن و حدیث میں ان پر ایمان لائے آئے ہیں۔ یہ خط ایسے لوگوں کے ہاتھ لگا جو مخالف اور شریر تھے۔ انہوں نے امیر سے خط لکھوایا کہ آپ بے خطر چلے آئیں اگر دعویٰ سچ ہوگا تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔ کابل پھینچ کر شہید مرحوم کو قید میں زنجیروں سے جکڑ دیا گیا۔ چار مہینے گذر جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کو ترغیب دی گئی کہ اگر اپنے عقائد سے توبہ کریں تو رہائی دے کر پہلے والا رتبہ و درجہ بحال کیا جائے گا۔ لیکن شہید مرحوم نے آخری جواب دیا کہ میں صداقت کو چھوڑ نہیں سکتا، چنانچہ ملائوں نے کفر کا فتویٰ صادر کر کے امیر سے اس پر دستخط کرائے۔ اور یہ کاغذات حضرت صاحبزادہ صاحب کے گلے میں ڈال کر پابجولان مقفل کی طرف لے جایا گیا یہاں شہید مرحوم کو کمر تک زین کاڑ دیا گیا۔ اس حالت میں امیر پھر خود ان کے پاس گیا اور سرج موعود کی صداقت سے انکار کی ترغیب دی۔ لیکن نہایت اطمینان اور کمال بے خوفی سے جواب دہی دیا گیا جو اس سے پہلے دیا جانا تھا۔ یہ ۱۹۲۵ء جولائی ۱۹۲۵ء کا دن تھا۔ تب تیس قاضی نے پہلا پتھر مارا۔ اس کے بعد پتھروں کی بارش شروع ہوئی اور چند لمحوں میں شہید مرحوم کا جسم اظہر پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضور اقدس علیہ السلام نے صاحبزادہ صاحبیت سے متعلق فرمایا ہے:

اللہ عبد اللطیف تجھ پر نازل رحمتی کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا (تذکرۃ الشہادتین)

۱۹۲۵ء حضرت مولوی محمد صاحب صاحب خاں صاحب شہید

سینئر کارر پارہہ ازل سے امروز چراغ مصطفوی سے شرار بود ہی مولوی صاحب مرحوم کے والد ماجد کا نام مکرم امان اللہ خان صاحب تھا۔ کابل کے پاس ایک گاؤں خواجہ، تھوڑے رکھ، ضلع پنجشیر کے رہنے والے تھے، اخبار کشمیری مورخہ ۱۹۲۵ء بدست جوالہ الفضل۔ ۲۲ نومبر ۱۹۲۵ء

اجری ہونے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان چلے گئے۔ ۱۹۱۹ء میں ریڈیا حضرت مصلح موعود نے دوران تعلیم ہی انہیں امدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے افغانستان بجا دیا۔ آپ نے انفرادی رنگ میں اپنے بھائیوں کی تعلیم و تربیت کی۔ افغانستان میں ان دنوں مذہبی آزادی پر قدم نہ تھی۔ لیکن ۱۹۱۹ء میں جب امیر حبیب اللہ خان تلی ہو گئے تو امیر امان اللہ خان نے اعلان کر دیا کہ اس کی حکومت میں مذہبی آزادی کا اعلان کر دی ہے۔

(الفضل ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

اس اعلان پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایما پر افغانستان سے آمد ایک نایابہ وفد کے ساتھ شملہ میں باہر مقدر ملاقات کا انتظام کر دیا گیا تاکہ جو اعلان کابل سے مذہبی آزادی کے تعلق میں ہوا ہے اس کی تصدیق ہو سکے۔ اجری وفد میں مکرم نیک محمد خان صاحب غزنوی بھی تھے۔ جو کابل میں اظہار احمدیت کی آزادی نہ پا کر چودہ سال کی عمر میں چلے آئے تھے۔

افغانستان وفد میں ایک ہندو وزیر خارجہ بھی تھے۔ جو مکرم نیک محمد خان صاحب کے والد مکرم میر احمد خان صاحب کے احسان مند رہے تھے۔ اس کے بعد چودہ طرزی صاحب وزیر خارجہ نے اجری وفد کو یقین دلایا کہ اجریوں سے کوئی بازی نہیں ہوگی۔ یہ اپنے عقائد کا اظہار کر سکتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ اس سلسلے پر وطن چھوڑ کر چلے گئے ہیں وہ بھی واپس آ سکتے ہیں۔ (الفضل ۱۴ جون ۱۹۲۵ء)

مکرم مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو ہدایت بھی گئی کہ ہندوستان سے واپسی پر وہ خود طرزی صاحب سے ملیں۔ وہ ان سے ملے اور کسی حد تک کچھ شکایات کا ازالہ بھی ہوا۔ ان کے کچھ عزم بند خواہشات میں ایک بات کو بھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس میں دو اجریوں کو پھر گرفتار کیا گیا۔ ۱۹۲۵ء میں حکومت نے مولوی صاحب شہید کو طلب کیا اور پوچھا کہ کیا وہ اجری ہیں، شہید مرحوم نے اپنے عقائد کا اظہار کیا اور پوچھا کہ کیا وہ اجری ہیں، شہید مرحوم نے یہ خیال کر کے کہ وہ کسی اور سے نہیں نماز پڑھیں گے۔

انہیں اس وقت گرفتار کیا گیا۔ پھر تھوڑے عرصے کے بعد ہی آپ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ ۲۲ مئی ۱۹۲۵ء مطابق یکم اگست ۱۹۲۵ء کو شہید مرحوم نے جیل سے مکرم فضل کریم صاحب پھروٹی کو جو ان دنوں کابل میں مقیم تھے ایک خط لکھا جس میں اپنے حالات تفصیلاً بتائے۔

اصل خط فارسی میں ہے جو خلافت لاہوری ریویو میں موجود ہے، اس کا متن ۱۹۲۵ء کے الفضل میں چھپا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تمہاری سے اب تک چار فتائف کو پتھروں میں تبدیل کیا جا چکا ہوں۔ جبکہ اندھیرا ہوتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ مجھے روشنی اور اطمینان قلب عطا فرماتا ہے۔ یہ خط حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا اور دوسرے احمدی احباب کو بھی دے جانے کے لئے درخواست کی جائے۔ کہ یہ نالائق بزدلہ دین کی خدمت میں کامیاب ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ مجھے قید سے رہائی ملے یا قتل ہوئے سے نجات ملے بلکہ یہ خواہش ہے کہ میرا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان ہوا (مضمون) شہید مرحوم کو حکمہ شریعہ ابتدائیہ کی طرف سے ۱۱ اگست ۱۹۲۵ء کو ارتداد کا فیصلہ سنایا گیا۔ ۱۶ اگست ۱۹۲۵ء کو عدالت مرافقہ نے آپ کا بیان بیان کر کے فیصلہ ارتداد کی توثیق کی اور صاحب القتل ٹھہرایا۔ ۲۱ اگست ۱۹۲۵ء کو شہید مرحوم کو کابل کی گلیوں میں پھرایا گیا تاکہ ساتھ سنگساری کے اعلان کی منادی ہو رہی تھی۔ شہید مرحوم نے بجائے گھبرانے یا ایمان میں متزلزل ہونے کے نہایت اطمینان اور مصہوم ہنسم چہرے سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ عصر کے وقت جیل چھوڑنے کے میدان شیر پور میں ان سے ان کی آخری خواہش کے مطابق حبیب حکام نے انہیں نماز ادا کرنے کی اجازت دیا تو حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے کہیے نمونہ کی عقابیت میں شہید مرحوم نے جلیبی چلی کی نماز ادا کی مبارک لوگ یہ خیال کر کے کہ وہ کسی اور سے نہیں نماز پڑھیں گے۔

کے بعد اعلان کیا کہ بس میں تیار ہوں اس پر آپ کو کمر تک زمین میں گرا کر کابل کے سب سے بڑے عالم مولود کے پہلا پتھر مارنے پر آپ نے پتھروں کی بارش شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ پتھروں کے ڈھیر میں دب کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو کر صداقت احمدیت کا جیتا جاگتا ثبوت بن کر رہ گئے۔

تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱۴

۱۵۱۴، محرم حضرت مولوی عبدالمحکم صاحب حضرت قاری نور علی صاحب حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کے واقعہ سنگساری پر جب انسان دوست اور مذہب دنیا تکملاً آئی اور اس کے درپوشانے کا ایک احتجاج کیا گیا تو کابل کی بد نیت حکومت اس پر اور سرج یا اور مشغول ہوئی چنانچہ اس نے ۵ فروری ۱۹۲۵ء کو دو اور اجریوں محرم مولوی عبدالمحکم صاحب کن چرامہ اور محرم قاری نور علی صاحب کن کابل کو سنگسار کر دیا۔ ان شہداء پر پتھر مارنے والوں میں بھیرو کے صوفی عبد الرحیم صاحب پر اچھے بھی تھے جنہوں نے اس ہیبتناہ واقعہ سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کر لی۔

(الفضل ۱۱ فروری ۱۹۲۵ء)

اس المناک حادثہ پر دنیا کے انصاف پسند حلقوں نے پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ احتجاج کیا۔ ان میں دنیا بھر کے مشہور دانشور اور علمی و ادبی شخصیات نے مثلاً برطانوی مورخ ایچ۔ جی ویلز، سر آر تھرو کونن، سر ایور لاج کرنل سر فرانسس یلگ، سپرنٹنڈنٹ نکلن، مولانا محمد علی جوہر، جناب عبدالماجد دریابادی اور مہاتما گاندھی شامل تھے، ہندوستان کے ہندو مسلم پریس نے بھی اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی، انڈین ڈیلی میبل ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء، سولہ فروری ۱۹۲۵ء اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء ریاست دہلی ۱۱ فروری ۱۹۲۵ء مدراس میل ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء سٹیٹس میں کلکتہ ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء ممبئی ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء پٹنہ ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء لاہور ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء بھارتی اخبار کشمیری مورخہ ۱۹۲۵ء بدست جوالہ الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۲۵ء

درویش صحابہ کا ذکر نمبر

انساکرم محمد رحیم برادر علی صاحب عالمی بھٹہ جرنل بیکری
لوکل انجمن احمدیہ قادیاں



زمانہ درویشی کے ابتدائی ایام کا جب خیال کرتا ہوں تو خیالات میں واقعات کا ایک مجموعہ منظر پیش آتا ہے۔ وہ آرام کیا ہی پیار بھر سے لمحات تھیں۔ خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت میں ڈوبے ہوئے لمحات اس کے حضور دعاؤں اور گریہ و زاری کے لمحات۔ اپنے پیارے امام و آقا کی جدائی کے اضطراب و بے قراری سے بھرا لمحات ایثار اور قربانی کے عزم اور حوصلہ میں ڈوبے ہوئے اوقات نمازوں اور دعاؤں سے معمور راتیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہمارے غیر از جماعت پڑوسی بھی جب ان سے بے تکلفیاں پڑ جیں تو بتایا کرتے کہ ہم ان دنوں میں آپ کی راتوں کو گریہ و زاری سنتے تو دل ہی دل میں سوچتے کہ شاید ان کا کوئی پیارا وجود ان سے بچھڑ گیا ہے۔ گو یاد اوقات پا گیا ہے۔ جس کے غم میں یہ زونا دھونا ہوا ہے۔ خیال کرتے کہ صبح معلوم کریں گے۔ مگر صبح ہوتی تو مسکرائے چہرے عزم اور حوصلہ لٹے کاروبار زندگی میں مصروف نظر آتے۔ پرچھینے کا حوصلہ نہ ہوتا۔

اور اس عہد کو تادم واپس میں بھایا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔
۶ نومبر ۱۹۶۸ء کو درویشان کی جو فہرست مرتب ہوئی اس میں درویشان صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ اور پھر ۱۹۶۸ء میں تین قافلوں کی صورت میں کچھ درویشان کا تبادلہ عمل میں آیا۔ تو اس تبادلہ میں مزید صحابہ قادیاں آکر درویشان میں شامل ہو گئے۔ اس کئی تعداد میں تین وجود ایسے با برکت وجود تھے جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں بھی اپنے ۱۳۳ صحابہ میں شمار فرمایا ہے۔ یہ تین وجود تھے۔ حضرت منشی محمد الدین صاحب و اصل باقی رضی اللہ عنہ۔ حضرت بھائی محمد الرحیم صاحب بھائی بھائی قادیاں رضی اللہ عنہ۔ میں درویش صحابہ کے ذکر خیر کی ان مقدس وجودوں کے ذکر سے ابتدا کرتا ہوں۔ یہاں تفصیلی حالات کی گنجائش نہیں صرف چند باتیں بیان ہو سکیں گی۔
حضرت منشی محمد الدین صاحب و اصل باقی کے آپ کھاریاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ اور پٹواری کے طور پر گورنمنٹ سروس میں تھے ترقی پا کر ضلع میں واصل باقی نويس کے عہدہ پر فائز رہے اور اسی عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ابتدا ہی صحابہ میں سے ہیں کثرت سے قادیاں آتے اور آخر میں قادیاں میں ہی بس گئے تھے۔ ۱۹۸۸ء میں قادیاں آکر درویشوں کی فہرست میں شامل ہو گئے۔ مسجد مبارک میں ایک

پروگرام صحابہ کرام کے صدویات سننے کا بھی جاری کیا گیا تھا۔ اس میں آپ نے سب سے نمایاں حصہ لیا۔ آپ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر جاتے ہوئے رستہ میں یہاں خانہ میں گرہ پڑے۔ اور چند روز صاحب فریٹش رہ کر ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں صحابہ خاص کے قطعہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کا ایک نمایاں وصف باوجود بڑے کھانے کے نوٹ کیا ہے۔ آپ کو رستہ میں جاتے ہوئے بھی اگر وضو ٹوٹنے کا احساس ہوتا تو وضو کر لیتے۔ اور اگر اس کا موقعہ میسر نہ ہوتا تو آپ نے صاف مٹی کا ایک ڈھیلا اپنی جیب میں رکھا ہوتا اس سے تھیم فرمایا ہے۔

حضرت بھائی محمد الرحیم صاحب

(سابق اوجھاگر سنگھی)

آپ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ اور ایک سکھ گھرانہ سے تھے۔ آپ کے والد سردار چند سنگھ صاحب فوج میں رسالہ میں ملازم تھے آپ بھی جوان ہوئے تو رسالہ میں بھرتی ہو گئے۔ اور فوج کی ملازمت کے دوران ہی آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور آپ ملازمت چھوڑ کر قادیاں آ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی تعلیم و تربیت پر حضرت سکیم مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح اولیٰ) کو مقرر کیا۔ آپ نے تھوڑے عرصہ میں اردو عربی پر عبور حاصل کر لیا۔ اور طب و حکمت بھی پڑھی۔ اور ایک عرصہ تک جماعتی درس دیا۔ میں معلم کے طور پر خدمات انجام

دیں۔ مئی ۱۹۶۸ء میں آپ بھی قادیاں آکر درویشوں میں شامل ہوئے۔ حضور نے آپ کو ناظر تعلیم و تربیت مقرر فرمایا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیاں میں آپ نے ناظر تعلیم و تربیت کام کیا۔ ۱۹۷۵ء میں آپ پر فوج کا حملہ ہوا۔ بیماری کے باعث آپ کو بغرض علاج پاکستان بھجوا دیا گیا۔ اور وہاں دارالہجرت رلہ میں آپ نے ۹ جولائی ۱۹۷۵ء کو وفات پائی اور مقبرہ بہشتی رلہ میں قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیاں

آپ کا اصلی نام مہتہ ہریش چندر ولد مہتہ گورانندیتہ علی تھا۔ اوائل جوانی میں اسلام قبول کیا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپ اسلام قبول کر لینے کے بعد آستانہ محبوب پیر ہی رہ پڑے۔ اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں و دیگر قریبی رشتہ داروں کے بار بار کوشش اور اصرار پر واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ ایک مرتبہ چند روز کے لئے گئے بھی مگر جلد واپس آ گئے اور تمام عبادت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو بھی اپنے ابتدائی جانثار ۱۳۱ صحابہ میں شمار فرمایا ہے۔ آپ ۱۹۶۸ء میں درویشان قادیاں میں شامل ہوئے۔ قادیاں میں آپ ممبر صدر انجمن احمدیہ۔ قائم مقام ناظر اعلیٰ۔ اور اخبار بدر کے پرنسپل پبلشر رہے۔ ۱۹۷۵ء کے سالانہ کے لئے آپ اپنے عزیزوں کی ملاقات کی غرض سے پاکستان گئے اور وہاں حالت سفر میں ہی مورخہ ہر جنوری ۱۹۷۵ء کو وفات پائی۔

حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب

آپ کے والد کا نام ملک برکت علی

صاحب تھا۔ آپ کے ماموں حضرت حافظ حافظ علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے اپنے ماموں کے گھر میں ہی پرورش پایا۔ اور پچیس قادیان میں گزارا اور ہوش سنبھالنے ہی صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہوئے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پائی۔ اور پھر ریٹائر ہوئے تک مدرسہ احمدیہ ہی میں رہنے لگے۔

تقسیم ملک کے بعد آپ ۱۹۴۷ء کو امیر جماعت احمدیہ قادیان مقرر ہوئے اور پھر ۱۹۵۸ء میں محترم صاحبزادہ نورا ظفر احمد صاحب کے قادیان سے جانے کے بعد ناظر اعلیٰ بھی مقرر ہوئے۔ اور ان دونوں عہدوں پر آپ تاحیات فائز رہے۔

آپ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۶۷ء تک سیونسیل کمیٹی کے ممبر اور تین سال تک پریذیڈنٹ۔ جماعت احمدیہ قادیان کے جنرل پریذیڈنٹ ناظم قضاہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ بھی رہے۔ ۱۹۶۷ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہو کر یکم جنوری ۱۹۶۷ء کو واپس قادیان آئے۔ مورخہ ۱۶ جنوری دل کا حملہ ہوا۔ جو مقامی علاج سے ایک عرصے تک کٹھن رہا ہو گیا۔ ذرافاقہ ہونے پر امرتسر سے امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر کو بلا لیا گیا۔ لفظ ہر حالت نسلی بخش تھی۔ مگر ۲۰ جنوری کو رات ۹ بجے پھر دوسری بار بیماری کا حملہ ہوا۔ اور آپ نے چند لمحوں میں جان شیریں جان آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ قطعہ صحابہ خاص میں دفن ہوئے۔

حضرت بابا غلام محمد صاحب نے والد کا نام مکرّم شہباز خان صاحب تھا۔ آپ ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ اور نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ۱۹۵۸ء کو قادیان آکر درویشان میں شامل ہوئے پیرانہ سالی کر وہاں سے کوئی مشقت کا کام نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے

فرز پر حاجری اور اس احاطہ کی صفائی کو اپنا معمول بنا لیا ہوا تھا۔ روزانہ صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر بہشتی مقبرہ چلے جاتے اور دعا سے فارغ ہو کر صفائی میں لگ جاتے۔ اور ظہر تک اسی میں مصروف رہتے۔ چند روز بیمار رہ کر مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۵۸ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا محمد احمد صاحب آپ کے والد کا نام غلام حسین صاحب عرف مہمو تھا۔ آپ سسرورہ ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے نہایت سادہ طبع بزرگ تھے۔ ایک لمبا عرصہ آپ حضرت ام طاہرہ رضی اللہ عنہا کی ڈیوٹی میں درباری کافرینہ ادا کرتے رہے۔ اور ملک تقسیم ہونے پر قادیان میں دیار محبوب کی درویشی اختیار کی۔ چونکہ بچلا رہنا آپ کی طبیعت کو پسند نہیں تھا۔ آپ گیٹ مسجد مبارک کے سامنے درزی خانہ والی کان میں بیسن کی موٹاٹیاں بنا کر فروخت کر لیا کرتے تھے۔ چند ہفتے بیمار رہ کر ۸ سال کی عمر میں ۲۰ جولائی ۱۹۵۸ء کو وفات پائی۔ اور قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت محمد اللہ خان صاحب آپ کے والد کا نام مکرّم عبدالغفار صاحب تھا۔ آپ کا وطن علاقہ خوست افغانستان تھا۔ حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ قادیان آئے۔ اور ہمیشہ پیشی درجوب پر ہی لگ گئے ایک عرصہ تک آپ حضرت نقیفہ امیج الشافی رضی اللہ عنہ کے محافظ رہے۔ اور پھر صاحب صدر انجن احمدیہ میں بطور پھرہ دار خدمات بجا لاتے رہے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ اسی خدمت پر مامور تھے۔ ۱۹۵۳ء کی ابتداء میں بیمار ہوئے پہلے مقامی طور پر بھی دھاریوال اور امرتسر میں داخل

کر کے علاج ہوتا رہا۔ متعدد مرتبہ خون بھی چڑھا یا گیا مگر فائدہ نہیں ہوا۔ آخری ایام میں انہیں قادیان لے آیا گیا۔ اور ۸ اپریل ۱۹۵۸ء کو وفات پائی۔ اور قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا عبد السبحان صاحب آپ کے والد کا نام مکرّم رحمن میر صاحب تھا۔ تقسیم ملک سے قبل ہی قادیان محلہ دارالبرکات میں رہائش رکھتے تھے۔ کئی برسے والے تھے۔ مگر عرصہ دراز سے پنجاب میں ہی رہ رہے تھے۔ قادیان میں مکانوں میں سفیدی اور رنگ روغن کا کام کرنے کا تجربہ رکھتے تھے تقسیم ملک کے بعد درویش بن کر دیار حبیب میں رہ پڑے عمر ۸۰ سال کے لگ بھگ تھی۔ کوئی زیادہ مشقت کا کام نہیں کر سکتے تھے۔ چائے خاص طور پر خود بنا کر پیا کرتے تھے اور رات و دن کا زیادہ حصہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہوئے گزارتے تھے۔ زندگی کے آخری تین سال بستر پر ہی گزارے اور ۲۳ اپریل ۱۹۵۸ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ مقبرہ بہشتی قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت حاجی محمد علی صاحب آپ کے والد کا نام مکرّم حضرت ذوالفقار علی صاحب گوہر رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ صحابی ابن صحابی تھے۔ حضرت خان ذوالفقار علی صاحب گوہر جنگ آزادی ہند کے مشہور سالار علی برادران مولانا محمد علی شہوات علی کے بڑے بھائی تھے اور حاجی محمد علی صاحب آپ کے فرزند تھے۔ کچھ عرصہ بیرون ہند بطور مبلغ بھی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کی صحبت اراعل جوانی سے ہی خراب تھی اول دمہ کا عارضہ ہوا۔ جو بڑھ کر سس کی صورت اختیار کر گیا۔ آپ ۱۹۶۸ء میں درویشان میں شامل ہوئے۔ اپنی دائمی علالت کے باعث ۹ جولائی ۱۹۵۸ء کو وفات پائی قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا بھاک صاحب امرتسری آپ کے والد کا نام مکرّم میاں جیوا صاحب تھا۔ آپ ضلع امرتسر کے باشندہ تھے مگر ایک عرصہ سے قادیان میں محلہ دارالبرکات شرقی میں رہتے تھے۔ اور زر دوزی کا کام کیا کرتے تھے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ زخمی حالت میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں لائے گئے۔ اور ایک لمبے علاج کے بعد صحت یاب ہو گئے۔ پیرانہ سالی کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتے تھے ڈغاؤں میں مصروف رہتے۔ اور زندگی کے آخری چند سال آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے باغ والے مکان میں گزارے اور ۱۸ جون ۱۹۵۷ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا شیخ احمد صاحب آپ کے والد کا نام مکرّم قاری غلام حلم صاحب تھا۔ آپ کے والد صاحب محکم پولیس میں ملازم تھے ۱۸۹۸ء میں آپ کے والد صاحب بمقام شاہدہ لاہور اپنی ملازمت کے تعلق میں مقیم تھے جہاں حضرت حکیم احمد الدین صاحب استاذ الاطبا موجود طب جدید مشرقی کی تبلیغ سے متاثر ہو کر داخل احمدیت ہوئے اول بذریعہ حفظ بیعت کی اور اگلے سال جلسہ سالانہ پر قادیان آکر بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کی عمر اس وقت ۵۰ سال تھی۔ اس طرح دونوں باب بلیا صحابی ہوئے۔ آپ کے والد صاحب ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں مقیم ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں آپ نے درویشی اختیار کی۔ عمر ہونے کی وجہ سے کوئی مشقت کا کام نہیں کر سکتے تھے۔ غنوت نشین تھے۔ دعا گو تھے۔ اپنے ہی مکان میں مقیم رہے۔ چند روز کی علالت کے بعد مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء کو وفات پا کر قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

نوٹ: درج ذیل درویش صحابہ کے حالات تک کی قلت کی وجہ سے شائع نہ ہو سکے۔ (ایڈیٹر)

حضرت بابا صدر الدین صاحب حضرت بابا مکرّم الہی صاحب حضرت حافظ صدر الدین صاحب حضرت بابا اللہ بخش صاحب حضرت حاجی محمد الدین صاحب حضرت بابا چوہدری فضل احمد صاحب ۲۴

آسمانِ اکتیت کے

درخشندہ ستارے

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج اجماعیہ مسلم شہنشاہ (پیشوا)

حضرت سید محمد ظفر اللہ خاں صاحب رضی

حضور میر نور نے کلمۃ اللہ کے لقب سے سرگراز فرمایا۔ محترم خواجہ حسن نظامی نے سنہ ۱۹۰۵ء میں آپ کے منعلق فرمایا اور از قند مضبوط اور بھاری جسم عمر چالیس سال سے زیادہ گزری رنگ پور چھٹا چہرہ فراخ چشم فراخ عقل فراخ علم اور فراخ عمل۔ عقیدہ قادیانی چھپ رہے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا قول کو بولتے ہیں۔ سیاسی عقل ہندوستان کے ہر عملی ان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم وزیر ہند اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریزوں کی قابلیت کے علاج میں اور ہندو لیڈر بھی باور سے شواہد سے لیس کر رہے ہیں کہ یہ شخص ہمارا سرخون ہے تو ہرگز شہرانی دانشمند حریف ہے۔ اور شہرانی کارگر حریف ہے گول میز کانفرنس میں ہر ہندو ہر مسلمان اور ہر انگریز نے جو ہداری ظفر اللہ خاں کی ایاقوت کو مانا اور کہا کہ..... اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بیگاریاں زبان سے نہیں نکالتا اور زمانے کے پالیٹکس پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ جو ہداری ظفر اللہ ہے۔

آپ نے خود ایمان لانے کا واقعہ یوں تحریر فرمایا ہے کہ شروع ستمبر ۱۹۰۷ء میں میرے والد صاحب نے ایسے واقعہ لاہور سے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دنوں لاہور میں نشر لیب رکھتے تھے۔ ستمبر کے روز ان کا لیکچر میلارام کے مندرجہ میں ہوا یہ لیکچر موسوم بہ لیکچر لاہور ہوا حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا کہ سنا یا تھا۔ والد صاحب نے مجھے بھی اپنے ہمراہ وہاں سے گئے۔ میری عمر اس وقت ساڑھے چارہ سال کی تھی۔ لیکن وہ ہنظر مجھے خوب یاد ہے۔ جبکہ اسے پہچان کر حضرت مسیح

موعود علیہ السلام کی کرسی کے قریب ہی جگہ مل گئی اور میں تقریباً آپ ہی کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا۔ گو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے لیکچر بھی تو مجھ سے سنا ہو گا یا کم سے کم بعد میں تو مجھ سے پڑھا ہو گا کیونکہ اس لیکچر کے بعض حصے اس وقت سے مجھے اب تک یاد ہیں۔ لیکن میری توجہ زیادہ تر حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف رہی ہے۔ آپ ایک آرام کرسی پر تشریف فرما تھے اور ایک صحیفہ اذکار آپ کے ہاتھ تھا۔ جو اکثر وقت آپ کے چہرہ مبارک کے نیچے حصہ سے رکھا رہا۔ میرے دل میں اس وقت کسی قسم کے عقائد کی تنقید نہیں تھی جو اثر بھی میرے دل پر اس وقت ہوا وہ یہی تھا کہ یہ شخص صادق ہے۔ اور جو چھ کہتا ہے وہ سچ ہے۔ اور ایک محبت میرے دل میں آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی کہ وہی میرے لئے حضور کی صداقت کی اصل دلیل ہے۔ میں کو اس وقت بچہ ہی تھا لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد میں متواتر ایسے واقعات رونما ہوئے کہ میں جو میرے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوئے لیکن میں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہی مانا تھا اور وہی اثر اب تک میرے لئے حضور کے دعوے کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن سے ہی احمدی ہوں۔

راہب اب احمد جلد حضرت آپ ۱۸۹۳ء کو

سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا یہیں سے گریجویشن کر کے برطانیہ میں کنگز کالج میں داخل ہوئے اور لیکنغران سے قانون کی اعلا ڈگری بار ایٹ لاء پاس کیا۔ ۱۹۲۲ء میں آپ نے لیجسلیو کونسل پنجاب کے انتخاب میں اپنے حریف کو شکست دے کر انتخاب جیتا۔ ۱۹۳۳ء میں میں ہندوستان کے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن مقرر ہوئے۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ شہر ہوئی تھی۔ ۱۹۳۱ء میں آپ آئل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مقرر ہوئے اور اس کے سالانہ کونشن نئی دہلی میں صدارت کی اور فاضلانہ خطبہ صدارت پیش کیا۔ آپ ۱۹۳۳ء تا ۱۹۳۷ء میں بین گول میز کانفرنسوں میں رکن کی حیثیت سے شریک رہے کہ سرگرم عمل تھے جس کے نتیجہ میں ہندوستان کی ملکی سطح کا لیڈر اور رہبر تسلیم کیا گیا۔ اور آپ کی طرح میں مقالے لکھنے کیے یہ گول میز کانفرنس ہندوستان کا تحریک آزادی کا نہایت اہم رخ ثابت ہوا۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک ہندوستان کی سپریم کورٹ جس کو ان دنوں فیڈرل کورٹ کہتے تھے کے جج رہے۔ اور کچھ عرصہ کے لیے چین میں ہندوستان کے سفیر بھی رہے۔ آپ پاکستان کے وزیر خارجہ بھی رہے اور ایک عرصہ تک عالمی ادارے اقوام متحدہ کے صدر رہے۔ آپ کی یادگار تقاریر جو اقوام متحدہ میں ہوئیں اس کی بازگشت آج بھی سنائی دیتی ہے۔ اور جو خدمت آپ نے مسلم ممالک

کی کی ہے۔ آج بھی عرب ممالک میں آپ کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ آپ ۱۹۵۵ء میں عالمی عدالت انصاف کے جج مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں آپ عالمی عدالت کے صدر مقرر ہوئے۔ آپ اسلامی دنیا کے پہلے فرد تھے جو اس عظیم عہدے پر پہنچے۔ اور ۱۹۶۰ء میں پھر اس عہدے پر آپ کی تقرری یقیناً تھی لیکن آپ نے ایک خواب میں ایسا اشارہ پایا کہ دنیوی تمام کام چھوڑ چھاڑ کر مکمل طور پر اجتماعی کاموں میں لگ گئے اور جو خدمات آپ نے انسانیت کی کی ہیں اس کا اعتراف اکابرین اہمیت نے کیا ہے جو الششہا مشہدات بہ الاموال کا مصداق ہے۔ مشہور اخبار روزنامہ "الاجبات" لبنان نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا کہ

ظفر اللہ خان وہ مضبوط ترین آواز ہے جو بین الاقوامی مجالس میں عربوں کی خاطر گونجی۔ تفسیر فلسطین اور تونس و مراکش وغیرہ کے معاملات میں ظفر اللہ خاں کے شاندار و دلیرانہ دفاع کی وجہ سے ظالم مستعمرین بالکل دنگ رہ گئے۔ ظفر اللہ خان وہ عظیم شہسوار ہے جو عالمی کشمکش کے میدان میں عربوں کی آزادی اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے متواتر لڑتا رہا۔ وہ شخص جو اپنی اخلاقی ہڈی اولوالعزمی قومیت ایمانی بلاغت و دھرم بیانی کے لحاظ سے پوری ایک قوم کے برابر ہے۔ وہ شخص جو عربوں کے معاملات میں اپنے بہت سے بڑے بڑے کے لحاظ سے آٹھ کروڑ پاکستانیوں کے ساتھ تمام عالمی اسلامی ممالک ہے۔ حضرت جو ہداری صاحب کی صداقت کے وقت جہاں دنیا کی نامور شخصیتوں نے آپ کی عبادت کی اور تاریخی خطوط اور شہادتوں کے ذریعہ صحت کا حال دریافت فرمائے رہے۔ وہاں شاہ مراکش نے منصوبہ میٹرام کے ذریعہ آپ کی صحت سے متعلق تشویش کا اظہار کیا جس کو روزنامہ "ان" کراچی ساراگست ۱۹۸۵ء کے شمارے میں پبلشرین نے یوں محض لکھا ہے

جو پوری طرز اللہ خان صاحب کی صحبت کے باعث میں شاہ مراکش کی تشریح

لاہور۔ الیگنٹ مراکش کے شاہ حسن ثانی نے جو پوری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے افراد خانہ کے نام ایک تار میں کہا کہ یہ بزرگ عالمی بزرگوں آجکل بے شمار ہیں ایک عظیم مجاہد راسخ العقیدہ مسلمان اعلیٰ پائے کے سفارت کار اور ایک فصیح البیان مقرر ہیں۔

نیز آپ ایک ایسی بین الاقوامی شخصیت ہیں جن کا عالمی سطح پر بے حد احترام کیا جاتا ہے۔ اور جن سے محبت کا تعلق رکھنے والے ہر جگہ موجود ہیں۔ شاہ حسن نے تار میں مزید کہا ہے کہ عرب ممالک خصوصاً مراکش اور تونس طرز ہمیشہ ان کا ذکر محبت و عقیدت سے اور لشکر و امتحان کے ساتھ فخریہ لہجہ میں کیا جاتا ہے اور ہمیشہ کہا جاتا رہے گا کہ چونکہ موصوف نے اقوام مستعدہ میں ان ممالک کے سفادات اور مہتمم کی شاندار رنگ میں وکالت کی تھی۔ شاہ حسن نے جو پوری صاحب کی جلد ترصحت یا بی کے لئے ڈھسا کی ہے۔ شہرہ آفاق قانون دان آسمانی احمدیت کا درخشندہ ستارہ ۱۹۸۵ء کی سال کی عمر پا کر یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

آسمان تیری لحد یہ شہنشاہی کے پیر و فیکر واکر محمد السلام صاحب

نوبل انعام یافتہ

تاریخ احمدیت میں ملیں گی جو علم و عمل کے میدان میں اپنا لوہا ایک دنیا سے منوا چکی ہیں جیسے پروفیسر قاضی محمد مسلم صاحب محترم اختر اور نیوی صاحب زحوا ایک عرصہ تک بہار یونیورسٹی میں شعبہ اردو کے صدر رہ چکے ہیں (خانہ بہار) سید سحی الدین ایڈووکیٹ راجی، سندھ کے بڑے بڑے سفادات میں خدمات انجام دیتے رہے۔ محترم شیخ عبدالقادر محقق اور حضرت محمد احمد صاحب مظہر صحابی جو اس وقت تک چار درجن زبانوں سے زیادہ زبانوں پر عبور حاصل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کو ثابت کر چکے ہیں کہ عربی زبان سب زبانوں کی ماں ہے اور عالمی شہرہ آفاق ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جنہوں نے نامور سائنس دان آئین اسٹائن کی تصویری کی پیش کی جس سے سائنس کی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ آپ کی سیرت لکھی ۱۹۸۶ء کی ۱۹۸۶ء بروز جمعہ المبارک ہوئی آپ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالسلام تجویز فرمایا۔ مقولہ ہے کہ تو بہار بروا کے چلے چکے بات۔ آپ نے جو تھی اور ہمشہ میں جماعت میں اول پوزیشن حاصل کر کے وکیلہ حاصل کیا۔ میٹرک اور ایف اے کے اور ایم اے کے تمام امتحانات میں اول انعام حاصل کیا اس طرح کی متعدد پوزیشنیں تعلیمی اہتیار سے حاصل کرتے رہے۔ اور پاکستان کے تعلیمی ریکارڈ ٹورڈیے۔ ۱۹۶۷ء میں آپ کیمرج یونیورسٹی میں داخل ہوئے وہاں بھی فزکس اور حساب میں اول پوزیشن حاصل کی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے جو مقالہ لکھا وہ جس مہتمم کو بھجوا گیا وہ اس کی علمی استعداد سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ جس پر اس نے وہ مقالہ دنیا کے نامور سائنس دان آئین اسٹائن کو بھجوا دیا تاکہ وہ اس کا راجہ کر سکیں۔ چنانچہ آئین اسٹائن نے یہ مقالہ متعلقہ شعبہ

کے پروفیسر کو دے کر لئے طلب کی اور وہ پروفیسر خود اس مضمون پر کئی سال سے محنت اور تحقیق کر رہے تھے مگر ابھی تک کامیاب نہ ہوئے تھے۔ تو انہوں نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو بلایا اور آپ سے آپ کے اس مقالہ کو سمجھا اور جب اس نے آئین اسٹائن کو پورٹ پیش کی تو تحریر کیا کہ یہ مقالہ نہایت غیر معمولی دماغ کا مالک ہے۔ جس پر آئین اسٹائن نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اپنے خرچ پر امریکہ بلوایا اور ایک سال اپنے ساتھ رکھا آخر وہ دن بھی آیا کہ ۱۹۶۹ء کو اسٹاک ہوم میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دنیا کے سب سے بڑے علمی اعزاز نوبل انعام کے دئے جانے کا اعلان کیا گیا۔ گو اس امر کا دنیا کے عظیم سائنسی دانوں کو بھی اعتراف ہے کہ یہ گر انقدر انعام ڈاکٹر صاحب کو بہت پہلے مل جانا چاہیے تھا لیکن آپ کی حق تلفی کی جاتی رہی۔ جب آپ کو اس انعام کے ملنے کے فیصلہ سے اطلاع ہوئی تو آپ فوراً احمدیہ مسجد فضل لندن میں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے سجدات شکر ادا کئے آپ کو چین سے ہی قرآن کریم سے انتہائی عشق تھا اور آپ نے اپنی زندگی میں تحقیقات کے لئے قرآن مجید سے ہی رہنمائی حاصل کی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ میری موجودہ تصویری کی بنیاد بھی قرآن مجید ہی ہے۔ جب آپ کو شاہ سویڈن گسٹاف کی طرف سے دعوت دی گئی تو آپ نے جو ابی ایڈریس میں سورۃ الملک کی ابتدائی آیات کی تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ایک ترتیب ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کی مخلوق میں کوئی خلا نہیں ہے۔ جب آپ نے یہ آیات تلاوت کر کے اس کی تشریح کی تو تمام حاضرین میں بہت خوشگوار حیرت و استحباب کا اظہار کیا۔ وہ حیران تھے کہ قرآن کریم ایسی

الہامات پر مشتمل ہے۔ روزنامہ ڈان ماہ دسمبر ۱۹۶۹ء آپ کے نوبل انعام حاصل کرنے پر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے برقی پیغام دیا کہ:۔

عزیز ترین تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ میری طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے بے خلوص دلی مبارکباد قبول کریں احمدیت اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے احمدیوں کے لئے یہ بات انتہائی فخر کا موجب ہے کہ وہ یہ مسلمان سائنس دان اور پاکستانی ہیں جو نوبل انعام ملادہ ایک ایسی ہی خیرات ہے مستقبل میں آپ کو اس سے بھی زیادہ عظیم تر اعزازات سے نوازے اور آپ کو اپنی تائید و اعتراف سے نوازتا رہے۔

گورنر جنرل گھیبیا ایف ایم سنگھ

دنیا کے احمدیت میں گھیبیا کے گورنر جنرل ایف ایم سنگھ کی شخصیت ناقابل فراموش ہے۔ آپ کو جب اس عہدہ سے سرفراز کیا گیا تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کو بھونکنے کے لئے عرض کی اور اس طرح حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کی۔ آفریقہ میں اس وقت سینکڑوں ایسی معزز احمدی شخصیتیں ہیں جو اعلیٰ مقامات پر سرفراز ہیں۔

جناب شیخ امیری عبیدی صاحب تشریحی وزیر انصاف

تشریحی ایک ام شخصیت جناب شیخ امیری عبیدی صاحب ہیں جو حکومت کے تعلق اختیاری امور پر فائز ہوتے ہیں اور تشریحی کے وزیر انصاف کے عہدہ تک ترقی کی اور N.O. لاہور تشریحی کے وفد کا لیڈر بن کر گئے وہاں آپ حضرت جوہری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ رہے اور N.O. کے اجلاس کے دوران حضرت جوہری صاحب اور امیری عبیدی صاحب نماز کے وقت اجلاس سے اٹھ جاتے اور نماز ادا کر کے دوبارہ اجلاس میں حاضر ہوتے بہر صورت آپ نے تشریحی کے عہدہ کی بے حد خدمات کی جو آج بھی یاد کی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی نامور اور اہم شخصیت کی داستان بہت لمبی ہے۔

اک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کیلئے

شاہکار خدمات کا مجموعہ نہیں لیکن ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی فزائے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہاں ہر روز جو گزرا جائے انسان کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے..... میں نے ایٹیا میں ایک ٹیبا سفر کیا ہے اور بہت مقامات دیکھے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں دوبارہ دیکھنے کی خواہش نہیں بعض ایسے ہیں جنہیں دیکھنے کو دل چاہتا ہے اور ایسے مقامات میں قادیان کا ٹیبا سب سے اول ہے۔

۱۹۲۴ء کو ریلوے کمشنر نے قادیان کے لیے ایک نئی لائن کی ضرورت کا اعتراف کرتے ہوئے شیخ نیاز علی صاحب زکیلی ہائی کورٹ لاہور نے اخبار زمیندار ۱۲ جون ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں لکھا:۔

موجودہ حالات فتنہ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آچکے ہیں ان سے صاحب واعظ ہے کہ مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کو بے ہیں جو ایثار اور کربانگی اور نیک نیتی اور فوکل علی اللہ ان کا جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے تحشہ حرکت پڑے ہیں۔ اس اول العزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھلا دی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل" پر تبصرہ کرتے ہوئے "اخبار انقلاب" نے ۶ نومبر ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں لکھا:۔

جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے یہ بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے انجام دیا ہے۔

اعضائے ہندوستان اور ہندوستان کے ایڈیٹر جناب سر دار دیوان سنگھ صاحب مفتون ۶ اربوری ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں رقمطراز ہیں:۔

"مرحوم حضرت مرزا غلام احمد

آف قادیان کے مقلد یعنی احمدی مذہب اور اصولاً ہر حکومت وقت کے وفاتر ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ ہر امر نیک اور ہر حکمت کے وفاتر ہوں۔

پھر شاعر مشرق علامہ اقبال نے لکھا:۔

ہندوستان میں اسلامی سیرت کا تقیہ نہ ہونے اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔

رنگت بریضا پر ایک شہرانی نظر صحت

جناب مولانا محمد علی صاحب جوہر ایڈیٹر اخبار "ہمدرد" دہلی ۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں تحریر کرتے ہیں:۔

وہ ناشکر گذاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین ٹھوڑا احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر قوت جہالت بلا اختلاف منقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں..... اور وہ وقت دور نہیں جب کہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمات اسلام کے بلند بانگ دور باطن و بیع دعادی کے خواہ ہیں۔ مشعل راہ ثابت ہو گا۔

مولانا عبدالحمید دریا آبادی دو ایک تبلیغی خبر کے عنوان سے صدق جدید لکھنؤ ۱۹ جون ۱۹۵۹ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:۔

وہ مشرقی پنجاب کی ایک خبر ہے کہ اچاریہ ولو جھانے جب بیدل سفر کرتے کرتے وہاں پہنچے تو انہیں ایک وفد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرق الذبوی پر انگریزی کتابیں پیش کیں۔ یہ وفد قادیان کی جماعت احمدیہ کا تھا۔ خبر پڑھ کر ان

مطلوبہ کے راقم پر تو جیسے گھروں پانی پڑ گیا اچاریہ جی نے دورہ اور حد کا بھی کیا بلکہ خاص قصبہ دریا آباد میں قیام کرتے ہوئے گئے لیکن اپنے کو اس قسم کا کوئی تحفہ پیش کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ نہ اپنے کو نہ اپنے کسی ہم مسلک کو۔ ندوی۔ دیوبندی تبلیغی اسلامی جماعتوں میں سے۔

آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب بھی کوئی موقعہ تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے۔ یہی خارج از اسلام جماعت "شاہ" نکل آتی ہے۔ اور ہم دیندار منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر احمد دعا دعا ان الحمد للہ رب العالمین ہے۔

ارض قادیان جنت نشا

از جناب جسونت سنگھ صاحب رازاچیم لے چندی گڑھ

جناب راز صاحب کینہ مشق صحافی اور شاعر ہیں تیس بیستیس سال پہلے روز نامہ "لوائے وقت" میں آپ کا ہفت روزہ مکتوب بھارت کے سیاسی حالات کے بارے میں شائع ہوتا تھا جو بنظر تحسین پڑھا جاتا تھا۔ چند سال پہلے حکومت پنجاب نے اعلیٰ ازبی خدمات کی وجہ سے آپ کو اعزاز دیا ہے آپ ہفت روزہ "رنجیت ناگرا" چندی گڑھ کے مینجر ہیں۔ آپ کے والد ماجد جناب ماسٹر مہری سنگھ صاحب کو بی سلسلہ احمدیہ سے ایک گونہ انس کی وجہ سے جلد سالانہ ۱۹۳۲ء میں حضرت مولوی غلام نبی صاحب نائب امیر جماعت عناقہ سواں کے ہمراہ شریک ہوئے۔ واپس آنے پر قادیان کے پرنسپل صاحب کے تاثرات انہوں نے بیان کئے اور ان کی فرمائش پر جناب راز صاحب نے انہیں شعری جامہ پہنایا تھا۔ وہ اس وقت آریہ کالج راولپنڈی میں سال اول کے طالب علم تھے۔ یہ غیر مضبوط کلام جو بی نمبر کے لئے ان سے حاصل ہوا ہے۔

(راز طک صلاح الدین ایم لے قادیان)

یہ ارض مقدسہ جنت نشا ہے جس میں چاروں طرف پیار کی بستیاں فرشتوں کا ہوتا ہے جن پر گمان غلطان احمد کے ہیں کارواں نقد ساس کی بہاروں میں ہے عجب لطف اس کے نظاروں میں سے وہ سادہ مکانوں کے سادہ مکین کی دورت کا جن میں گزرتک نہیں تھکتے یہ سرزمین پاک ہے جسے قادیان کہا تھی خاک ہے یہاں پیالہ ہے پیاری ہر ہے مسجائے دوران کا یہ شہر ہے

صد سالہ جوبلی منائیں

چلو جشن صد سالہ جوبلی منائیں چلو مشرودہ حق جہاں کو سنائیں جو ڈھونڈیں گے برکت ترے کروں انہی بادشاہوں کے قصے سنائیں عروج و زمانہ کی سب پیشگوئیاں ہوئیں ساری یہ جگہ کو بتائیں جو کہتے تھے صراط جانیگی احمدیت وہ خود صحت گئے سب جہاں کو دکھائیں تیرا فضل ہے اور تیرا کرم ہے ترانے تیری حمد کے گاتے جائیں ہیں گزور لیکن اولوالعزم ہیں دے توفیق مولیٰ سر ابرائے جائیں ہیں دیکھ لٹال اک صدی میں بہت ہے یہ فضل تیرا یہ کیسے بھلا لیا دے توفیق اگلی صدی میں سچا دیا جہالت کو سارے جہاں سے مٹائیں

طالب دعا

احمد سعید اور بریڈ فورڈ (انگلستان)

اندوہناک سانحہ ارتحال

نہایت دکھ کے ساتھ یہ خبر دی جا رہی ہے کہ مرحومہ صاحبزادی امیرہ الواسعہ رعنا صاحبہ بیگم محترمہ ملک خالد پور صاحبہ ۶۸ سالہ (مارچ) کو طمان میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ محترمہ ملک عمر علی صاحبہ رئیس ملتان کی بہو۔ محترمہ نواب مسعود احمد خان صاحبہ کی صاحبزادی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہما کی پوتی اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ گذشتہ سال مرحومہ کے دماغ میں ڈاکٹروں نے ٹیومر تشخیص کیا تھا۔ پھر کینسر تشخیص ہوا۔ لندن میں زیر علاج رہیں۔ بالآخر ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ واپس ملتان آنے کے چند ماہ بعد وفات پاگئیں۔ تین چھوٹے چھوٹے بچے مرحومہ کی یادگار ہیں۔ مرحومہ کے شوہر اور والدہ محترمہ نے نمایاں رنگ میں فریضہ نیوار داری انجام دینے میں بجز اللہ احسن الجزاء۔

لندن میں قیام کے دوران اور واپس پاکستان آنے کے دوران بھی حضور انور آئیدہ اللہ تعالیٰ بار بار مزاج پر سی بذر لوبہ ٹیلیفون فرماتے رہے اور ڈعاؤں سے نوازتے رہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی ہو

بلانے والا ہے سب سے پیارا ہے اسی پہ لے دل تو جاں خدا کر (در زمین)

اس اندوہناک سانحہ ارتحال کے موقعہ پر ادارہ "بدر" سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع آئیدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاندان محترمہ ملک عمر علی صاحبہ مرحوم رئیس ملتان خاندان نواب مسعود احمد خان صاحبہ خاندان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ و حضرت نواب محمد علیخان صاحبہ رضی اللہ عنہما۔ و خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد علی صاحبہ رضی اللہ عنہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں قلبی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان اور چھوٹے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

حضرت شہزادہ بقیہ صفحہ ۲۶

قوم کی خاطر مرنے والوں کی کیا قدر کرنی چاہیے۔ ان کی قدر کرنا زندہ افراد کو اور طاقتور بنا دینا ہے۔ زندہ قوموں کے لئے ضروری ہے کہ ان میں اس قسم کی قربانیاں کرنے والے لوگ ہوں۔ زندہ قوموں میں ایک مرتا ہے تو ہزار آگے آجاتے ہیں۔

سائنسی معلوم بقیہ صفحہ ۲۷

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آئیدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبہ نے علوم میں ترقی کے لئے احباب جماعت اور دیگر مسلمانوں کو قرآن کریم کی بنیاد پر نہایت کامیاب رہنمائی فرما رہے ہیں۔ سائنس چاہیے اسی بھر بے کراں کے لئے بطور تہذیب نعت خاکسار یہ ذکر کرتا ہے کہ خاکسار کو بھی خلیفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت دعائیں توجہ اور حوصلہ افزائی حاصل رہی۔ اور ترقیات کا موجب بنتی رہی۔ اللہ اللہ

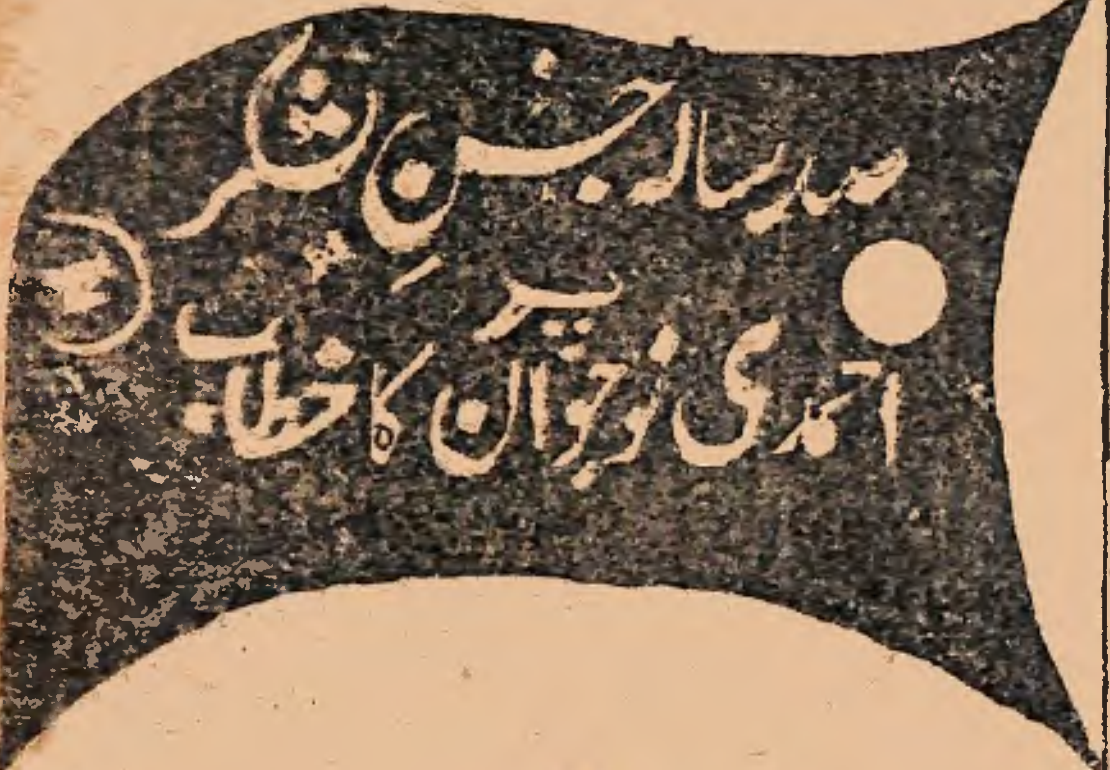
میری فتح ہوئی بقیہ صفحہ ۲۸

علاوہ ازیں مولانا ابوالکلام آزاد علامہ نیاز فتح پوری علامہ اقبال خواجہ من نظامی وغیرہ متعدد علماء وفات مسیح کا اقرار کر چکے ہیں۔ آج سے تین سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آئیدہ اللہ تعالیٰ عنہ نے حنفیہ بیان کے ساتھ چلیج دے چکے ہیں کہ:-

دو احمدیوں کو مارنے کی بجائے ایک مرے ہوئے کو زندہ کر کے دکھا دو اور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چلیج دیتا ہوں تمہیں اس بات پر ہنگامہ ختم ہو جاتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تم نے زندہ اتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی۔ مگر باوجود اس قدر کھلے چلیج کے مخالفین احمدیت مسیح بن مریم کو زندہ ثابت نہ کر سکے۔ یہ ہے وہ فتح عظیم جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے بانی سلسلہ احمدیہ کو سو سال قبل دی تھی کہ

دو میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا

و اخذ دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل
خصلت و محبت دکھاتا چلا چل
کھجے کیا تیری راہ میں بھر دو برہوں
زلزل ہوں طوفان خواہ سب لبر ہوں
ہے کیا فکر کوہ گراں بھی اگر ہوں
کٹھن منتر میں لمحہ میں صبر ہوں
اڑائیں زمین پر ہوں آفاق پر ہوں
دعا ہے سلامت ترے بال دپر ہوں

چٹانیں مصائب کی ڈھاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

اگر راہ ہے تیرہ دتار کیا غم
سجے یا راستہ میں ہیں گرخار کیا غم
کھینچی ہے جو باطل کی ٹولہ کیا غم
سندسں بیاہ بندگدگار کیا غم
پس انسان بھی تیز و خوشوار کیا غم
ہوئے جسم پر بھی اگر وار کیا غم

ہنسی اور خوشی زخم کھاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

لبس تیری تنوئی سے گر زندگیا ہے
"احمد" پر ہے ایماں محمد نبی ہے
جو احمد غلام محمد "مسیح" ہے
خبر جس کے آنے کی اللہ باری ہے
تو سچا مسلمان ہے تو احمدی ہے
تیرا دین واللہ اسلام ہی ہے

تو کلمہ تو خد گاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

تو افواج احمد کا اک پیلواں ہے
اور لو العزم کا بیج تیرا نشان ہے
دعا اک مبادلہ کا تیرو کمال ہے
بے پجیر باطل یہاں ہے وہاں ہے
شرے اثر پر آ رہا کارواں ہے
بے الہی نوشتہ ہے تو کامراں ہے

قدم اور آگے بڑھاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

طالب دعا: عبد الحکیم اکل مبلغ انچارج ہیگ ہالینڈ

ہمدردی کا جشن اور ہمدردی بریس کا نعرہ

از مکرم جی ایم لہنارت احمد صاحب صدر اخبار شکر اور صدر بریس کمیٹی حیدرآباد وسکندرا آباد

ہمدردی کا جشن کی تیاریاں کافی جوش و خروش سے حیدرآباد میں جاری ہیں۔ محترم سید محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی جملہ امور انجام پا رہے ہیں۔ محترم سید جمہا نگیر احمد صاحب ہمدردی سالہ جو علی کمیٹی حیدرآباد وسکندرا آباد محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ اخبار کے ہمراہ خاص طور پر بریس کے ذرائع استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ خاکسار اور عزیزم داحصف احمد انصاری نے بریس کا نعرہ لے کر مارچ کو روانہ کیا۔ خصوصی طور پر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان آف مدراس۔ اور مکرم حافظ صالح محمد الازہرین صاحب اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے بریس کے نمائندگان کو مخاطب کیا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ چھ نمائندگان بریس نے شمولیت فرمائی۔ اور خاص طور پر بی بی آئی کے نمائندہ کی شمولیت کی وجہ سے ہمارے جشن کی خبروں کو تمام کثیر الاشاعت روزناموں مثلاً سیاست اور نیوز ٹائمز میں زن و نڈین ایکسپریس و وکن کرائیکل انگلش۔ ای ناڈو آندھرا پرادھ۔ آندھرا ٹی وی تلگو نے ان خبروں کو شائع کیا۔ جس سے کم و بیش دس لاکھ افراد تک جشن کی خبر پائی گئی۔ انڈین ایکسپریس جو ہندوستان کا کثیر الاشاعت انگریزی روزنامہ ہے اس کی خبر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

و جماعت احمدیہ کا ہمدردی سالہ جشن ۲۳ مارچ سے منایا جا رہا ہے۔ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ اپنی ہمدردی تقاریب ۲۳ مارچ سے شروع کر رہی ہے۔ اور یہ جشن اجتماعی دُعاؤں سے بیوگان غریبوں اور یتیموں کی امداد سے شروع ہوگا۔ اور ساری دنیا کے احمدی ۲۳ مارچ کو روزہ رکھیں گے۔ نماز تہجد ۲۳ مارچ کی صبح اجتماعی طور پر ساری دنیا میں ادا کی جائے گی۔ نیز آپ نے بتایا کہ منتخب آیات قرآنی و منتخب احادیث اور منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۱۱۴) زبانوں میں جماعت احمدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ نمائش کا انتظام کر رہی ہے جن میں اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ جو خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کو پیش کیا جائے گا۔ اور حیدرآباد میں اس نمائش کا افتتاح ۲۳ مارچ کو احمدیہ مسلم مشن افضل گنج میں ہوگا۔ اسی دن تمام کو سالانہ جنگ میرج ہال میں پہلے جلسہ ہوگا۔ جناب شمس نے کہا کہ اس وقت جماعت احمدیہ ۱۲۰ ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور انسانیت کی بقاء کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کا ہیڈ کوارٹر قادیان پنجاب میں ہے اور سالانہ جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں جلسہ "یوم مسیح موعود" منائیں گے اور اسکول کالج اور دفاتر میں چٹائی لے کر منایا جائے گا۔

ہمدردی کا جشن اور ہمدردی بریس کا نعرہ

ڈیزائن محترم عبدالقادر صاحب گڈ سے آرٹسٹ یادگیری کی خصوصی وجہ سے کامیاب ہوئی ہے۔ محترم بدر الدین صاحب مہتاب قائم مقام مینجر نے صبح عملہ اس پرچہ کی تیاری میں خصوصی تعاون دیا ہے۔ مضامین کے ڈیزائن مکرم مولوی سعید وسیم احمد صاحب تیماپوری اور مکرم مولوی لہنارت احمد صاحب حیدرآباد نے بڑی محنت سے تیار کئے ہیں۔ اسی طرح مضمون نگار حضرات نے بڑی محنت سے مضامین تیار کر کے بروقت بھجوائے ان سب حضرات اور ان کے علاوہ جن احباب نے اس پرچہ کی تیاری میں کسی نہ کسی رنگ میں تعاون دیا ہے وہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ جزا اہم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔ قارئین کرام کی خدمت میں

ہمدردی کا جشن اور ہمدردی بریس کا نعرہ

میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا بڑا ہے۔ اس کے ساتھ ہی نہیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی کے حضور سے کبھی آدھے کا۔ میرا خدا تازہ ہے جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے تو ہی مجھے اس سے بھرپور برا ہو سکتا ہے تو فسیق اور طاقت دے گا۔ کیونکہ ساری طاقت کا مالک تو وہ آپ ہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے بہت آدمیوں کی ضرورت ہے مگر اس کے شراکوں میں کس پینر کی کمی سے کیا اس سے پہلے ہم اس کے عجائبات قدرت کے قماشے دیکھ نہیں سکتے۔ یہ جگہ جس کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا اس کے نامور کے باعث دنیا میں شہرت یافتہ ہے اور جس طرح پیر خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ روپیہ اس کے کاموں کی تکمیل کے لئے اس نے آپ بھیج دیا اس نے وعدہ کیا تھا۔ یہ مصروف رجال نوحی المیہ تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جن کو ہم خود وحی کریں گے۔ پس میں جب کہ جانتا ہوں کہ جو کام میرے سپرد ہوا ہے یہ اسی کا کام ہے اور میں نے یہ کام خود اس سے طلب نہیں کیا خدا نے خود دیا ہے تو وہ ایسی رجال کو وحی کرے گا جو مسیح موعود کے وقت رجحان بنائے گئے ہوں۔

رہنماد خلافت ص ۱۶ تا ص ۱۹ مطبوعہ ۱۹۸۵ء جون ۱۹۸۵ء (نٹوایا) (رباطی آئندہ)

مخالفین کی ناکامی بقیہ صفحہ ۳۶

ہر مرتبہ ذلیل اور نامراد رہو گے۔ اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مرزاٹیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہوتے ہیں..... دوسری طرف مرزاٹیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آتے ہیں۔ جن کی ایک مثال لاہور کا مارشل لا ہے۔ ذرا سچے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامیابی اور تباہیاں سامنے لائیں کس قدر زور دار تحریک اٹھی تھی اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئے۔ (ترجمان القرآن اگست ۱۹۸۵ء) مگر پھر بھٹو نے جماعت احمدیہ کو آئین میں غیر مسلم قرار دے کر ملاؤں کو خراب کیا نہ ہی ملاں کی ہلاکت کے باعث بن گئے اور ان کے بعد ضیاء الحق نے اپنے دور اقتدار میں جماعت احمدیہ پر مظالم کی انتہا کر دی وہ مباحثہ کے نتیجے میں لاؤ لٹک سمیت ہلاک ہوا جسے تمام دنیا نے دیکھا اور دنیا میں ان کی ہلاکت میرا کرامت ہے۔ اب جماعت احمدیہ دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے جو غلبہ اسلام کی صدی ہے۔

ضروری احکام

عہد یاران و احباب جماعت کو گاہ بگاہ مطلع کیا جاتا رہے کہ بینک میں ہمدردی انجمن احمدیہ کے نام سے چونکہ ایک ہی اکاؤنٹ ہے اس لئے وہ بذریعہ ڈرافٹ ایم بی یا پیسے مرکز میں جو آئے جانے والی ہر رقم اسی نام سے بھجوا کر دیں۔ مگر بارہا توجہ دلائے کہ باوجود بعض احباب اور عہد یاران بدستور ہمدردی انجمن احمدیہ کے بجائے ہمدردی انجمن احمدیہ یا ناظر بیت لہال صدر انجمن احمدیہ کے نام سے رقم بھجواتے ہیں۔ بینک سے پیش کرانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب سٹیٹ بینک آف انڈیا قادیان برانچ کے منیجر صاحب نے بھی مکرم صاحب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس صورت حال کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہذا ہمدردی انجمن احمدیہ قادیان ہمدردی انجمن احمدیہ سے آئندہ اس امر کی پابندی کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ ناظر بیت المال آہل قادیان

اسکندریہ کے ایک عالم کا تاثر

گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے ایک یورپین مشن کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں اسکندریہ کے ایک عالم جنہوں نے جبرائیلؑ کی کتاب کیا جو اپنے ایک جماعتی لٹریچر کے بارہ میں یہ جو ممکن تبصرہ موصول ہوا۔ جو بعض اناہدہ بدلیہ تارین ہے۔

مشن کی طرف سے انہیں پہلی ملاقاتی نشست میں حضرت بانی سلمہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کے لئے دی گئی تو انہوں نے [۱۵] دنوں میں [۱۶] کتب کا مطالعہ کیا اور جب ان کتب کے بارہ میں انکی رائے پوچھی گئی تو انہوں نے نہایت عشق اور دقت کے عالم میں کہا کہ میں نے مہر میں بڑے بڑے علماء کے قلمیہ، تقاریر، کیسٹس سنی ہیں۔ ان کی عالمانہ اور نااضمانہ کتب کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن جو درجائیت، معرفت اور لذت ان کتب سے پائی ہے آج تک مہر میں نے کسی دکھائی نہیں دی اور ایسے حقائق اور معارف میں نہ کسی سے نہیں سنتے یہ تو میں نے ایک نئی راہ پائی ہے اور دراصل حضرت بانی سلمہ احمدیہ کی کتب ہی پر ہے اس نتیجہ کا باعث بنی ہیں کہ جنہیں جھوٹا نہیں ہرگز۔ اسکی زبان لذتی ہے۔ قوی سے بھری ہوئی اور دل کو موہ لینے والی ہے پس یہ مزور خدا کا فرستادہ ہے۔

جماعت احمدیہ کا جشن درساہ

۲۳ مارچ سے حضور محمد تقرب

قادیان ۲۳ مارچ جماعت تبلیغ احمدیہ کے ایڈیشن پریگنٹ میگزین کی جناب سید احمد علی احمد سید نور احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا درساہ جشن شکر ۲۳ مارچ سے منعقد ہو رہا ہے جس میں دنیا بھر کے متعدد مین شرکت کر رہے ہیں۔ ابتدائی تیاریاں شروع ہیں (روزنامہ پرتاب جاننہر ۱۳/۳/۴۹ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضور انور کے دعائوں سے خاکسار کو تیسری مرتبہ ۱۸/۸ کو عطا فرمایا ہے اللہ حضور نے امداد سعادت اور کرم کا نام محمد نوری تجویز فرمایا ہے۔ نور بود کو تحریک و دفع نویں پیش کیا گیا ہے صحت و سلامتی و آزادی عمر اور قوت کا اہل بننے کے لئے انجناب جماعت سے عاجز اور دعا کی درخواست ہے نور بود کرم محمد امام صاحب غوری حیدر آباد کا پوتا اور کرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیان غوم کا نواسہ ہے خاکسار محمد تقرب غوری قادیان

درخواستہائے دعا

• خاکسار کے چھوٹے چچا کافی کمزور ہو گئے ہیں ان کی صحت و سلامتی و آزادی عمر کے لئے۔
• محمد کرم صاحب کو چند دن پہلے دل کا حملہ ہوا تھا شفا کے لئے دعا کی عاجز اور درخواست ہے (خاکسار - مریم صدیقہ اہل کم قریشی صاحبہ صاحبہ درویش قادیان)
• خاکسار اپنے والدین و اہلیہ اور دیگر رشتہ داروں کی صحت و سلامتی و دینی و دنیوی ترقیات۔
• پریشانیوں کے ازالہ کے لئے براہم قریشی محمد رحمت اللہ کی شادی صرف ۱۹/۱۰ کو عزیزہ صاحبہ بیگم صاحبہ بنت کرم صاحبہ جمال الدین صاحبہ ساگر آباد کھٹک کے ساتھ ہونی سے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (قریشی محمد فضل احمد)

• خاکسار کے خسر کرم میر احمد اشرف صاحب جو بھر پور پچھلے چند دنوں سے نوبھ جھارن اور کلاباری پریشانیوں سے دوچار ہیں کامل شفا یابی اور پریشانیوں کی دوری کے لئے دعا کی درخواست ہے صرف نے امانت بدین مبلغ بیس روپے ۱۱ کئے ہیں۔ (خاکسار حبیب احمد خادم قادیان)

منقولات

پہریم کورٹ نے قادیانیوں کی اپیل سماعت کیلئے منظور کر لی

اہلیت قرار دینے کے ۱۹۷۴ء کے قانون کو کالعدم قرار دینے کیلئے کہا گیا ہے

لاہور ۲۸ فروری (دنامنگار) پہریم کورٹ نے قادیانیوں کو اہلیت قرار دینے سے متعلق نئی قادیانی ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء کے خلاف درخواست برائے اپیل آج باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کر لی یہ درخواست قہود کے دو احمدیوں کی جانب سے دائر کی گئی ہے جس میں موقع اختیار کیا گیا ہے کہ حقہ کو ایکٹ بنیادی حقوق اور آئین کے خلاف ہے اس لئے اسے غیر قانونی اور کالعدم قرار دیا جائے۔ قبل ازیں درخواست دہندگان لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی تھی جو نفاصل عدالت عالیہ نے مسترد کر دی تھی ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف انہوں نے اب پہریم کورٹ میں اپیل دائر کی ہے (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء)

الشیاد نیوکی

اسلم تسلمہ

اسلام والوہ خرابی۔ برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے
محتاج عاب۔ یکے ازار آئین جماعت احمدیہ (مہاراشٹر)

الذین التصدیقہ

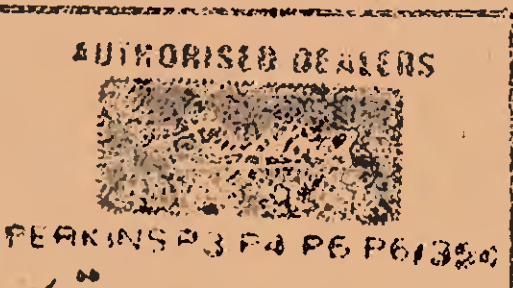
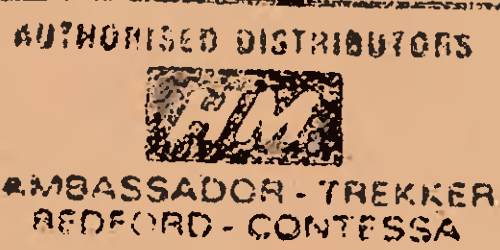
توہمہ۔ دین کا خدا صہ خبر خواہی ہے

MOHAMMED RAHMAT PHONE/0 896008

AZ SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES

45-B PANDUMALI COMPOUND

DR. BHADKA MKAR MARG BOMBAY-2400008



"AUTOCENTRE" تار کا بیٹہ۔ قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کارٹرک بس۔ بیسپ اور ہاروی کے اصل پڑھ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
285 222 ٹیلیفون نمبر
28-1652
AUTOTRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA-700001.
۱۴۔ مینگو لیس کا کٹہہ

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(صحیح نبوی علی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: - اوران شوپنی ۴/۵/۳۱ نوٹ پت پور روڈ کلکتہ

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHIT PUR ROAD

PH: 275475

RES: 273902

CALCUTTA-700073

الْحَبِيرُ كُنْفِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی غیر برکت قرآن مجید میں ہے
(ابا) حضرت یحییٰ بن یسوع علیہ السلام

THE JANTA PHONE 279203

CARD BOARD BOX M.F.G. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET CALCUTTA

700072

بجانات امام اللہ بنگال کے لئے ایک ضروری اعلان

بجانات امام اللہ بنگال کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فرزند نور جہان بیگم صاحبہ اہلیہ سید منظور احمد صاحبہ انجینئر کونیرگال کی بجانات کے لئے صوبائی سرور بنایا گیا ہے۔ بنگال کی ہلم بجانات صوبہ کے سابقہ سرکار کا تھا اس دوران مقامی پرائمری اسکول میں لیکن چونکہ ہمیں وہ اسکول میں لگانا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس کے لئے ایک نیا اسکول بنایا گیا ہے۔

ہر ایک شیک کی جتنی تقویٰ ہے!

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE-670001 PHONE NO 6498

HEAD OFFICE: P.O. PAVANGADI-670302 (KERALA)

PHONE NO-12

قرآن شریف کی ترقی اور پائیدار کامیابی کے لئے۔

الائیڈڈ پروڈکٹس
بہترین قسم کا گنو تیار کرنے والے

بھارتی حکومت کی طرف سے منظور شدہ (انڈیا پروڈکشن)

(فون نمبر: ۲۶۹۱۴)

اطلع ایل

اپنے باپ کی اطاعت

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS

DEALERS IN TIMBER TEAK PILES SIZES

FIREWOODS, MANUFACTURERS OF WOODEN

FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC

P.O. VANIAMBALAM

(KERALA)

فائل ہر قسم کے حکم و نواہی میں: خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

رائچوری الیکٹریکلز (ایلیکٹریکل گنریٹرز)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRA

TARUN BHARRICO OP HOUSE SOCT -CTORE

PLOT NO.6 GROUND FLOORS OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

OFFICE - 634 8559

RESID - 6289389

BOMBAY 400099

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

پروپر ایلٹر: - سید شوکت علی اینڈ سنٹر

پتہ: -

خورشید کلاخو مارکیٹ حیدری نارتھ ٹائم آباد کراچی - ۷۴۰۰۰۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نفرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر وہ عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درمیں)

AUTOWINGS

15 SANTHOME HIGHROAD

MADRAS-600004

PHONE { 76360

74350

آؤوگس

يٰۤاَيُّهَا رِجَالُ نُوْحٍ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ { تیری مدد وہ لوگ کریں گے }
 { جنہیں ہم آسمان سے بھی کریں گے }
 (اہم حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام)

پیشکش { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرز، سٹاکسٹ جینون ڈریسینر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰۔ (اڈیسہ)
 پرو پرائیٹرز۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(اہم حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام)

SK.GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS
 CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

”فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔“ { ارشاد حضرت نامر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، گڈ لک الیکٹرانکس،
 کدھ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر) انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ڈی۔ وی۔ اوشا پنکھڑے سلفٹے شین کے لیے اور سونے!

ملفوظات حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)
 M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
 6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT.
 GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE - 560002.
 PHONE:- 60555B.

”قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔“ (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)
 فون نمبر:- ۲۲۹۱۶ نیٹلام ”ALLIED“

الائیڈ پروڈکٹس،

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیس اور ہارن ہونس وغیرہ
 (پتہ) نمبر ۲/۲/۲۲۰ عقب کاجیکوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد (۱) (آندھرا پردیش)

پندرھویں صدی، ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!
 (حضرت خلیفہ المسیح اٹاٹ روڈ منڈی تھانی) (پیشکش)

SAAR Traders

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
 SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
 PHONE NO. 522860.

نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زمین ہے!
 (ملفوظات حضرت یحییٰ موعود)

MIR[®]
 CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیت، ہوائی چیل نیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

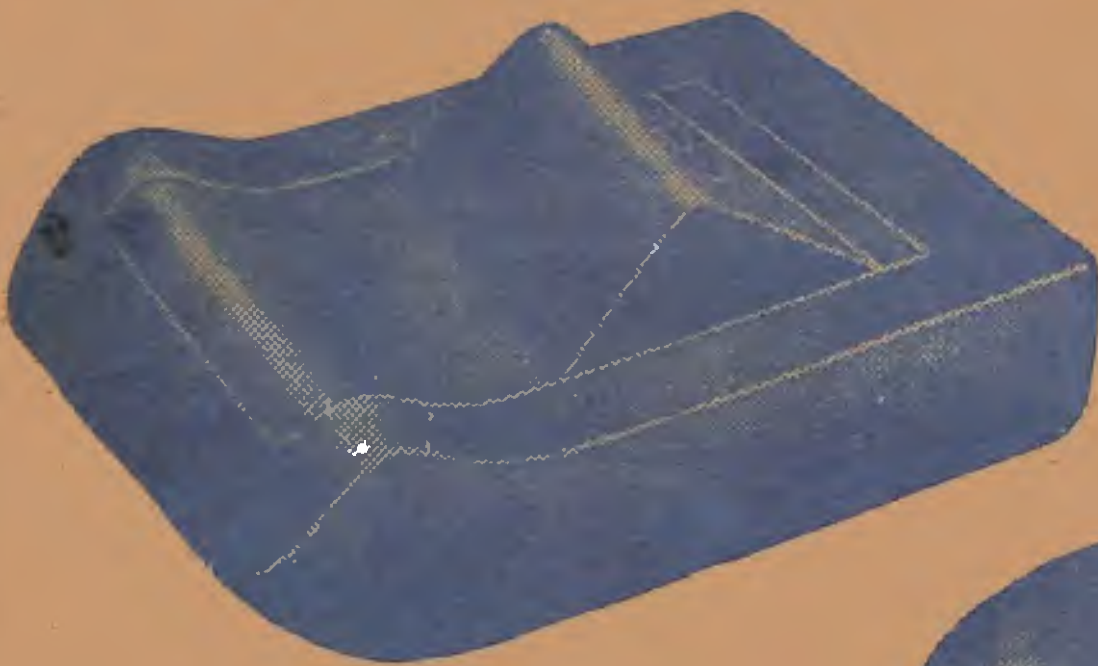
16/23 March

The Weekly Badr QADIAN 143516
AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY
1889 — 1989

NUMBER

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ نجات



1956-1981



ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)

CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2185 CABLE : **AUTOMOTIVE**

دعاؤں کے محتاج : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی سرخوم و منفور